

القول المسبوق في غزوة التبوك

غزوة تبوك ^{المعروف} كما مبارك سفر



عَلَّامَهُ مَوْلَانَا حَافِظُ
ضِيَاءِ أَحْمَدِ قَادِرِي رِضْوِي

يا ايها النبي جاهد الكفار والمنافقين واغلظ عليهم

القول المسبوق في غزوة التبوك

المعروف

غزوة تبوك كما مبارك سفر

علامہ مولانا حافظ ضیاء احمد قادری رضوی

مکتبہ طلع البدر علینا

جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

نام کتاب

غزوہ تہوک کا مبارک سفر

مؤلف

علامہ حافظ ضیاء احمد قادری رضوی

03044161912

تعداد

۱۰۰۰

کمپوزنگ

قادری کمپوزنگ سینٹر

ناشر

مکتبہ طلع البدر علیہا

مطبع

فالکن ایڈوٹائزر

سن اشاعت ربیع النور شریف ۱۴۳۸ بمطابق دسمبر 2016

پروف ریڈنگ

مولانا محمد شہر یار رضوی و مولانا محمد یعقوب و مولانا افتخار رضوی

ہدیہ

ملنے کے پتے

سجاد پبلی کیشنز رحمان پلازہ مچھلی منڈی اردو بازار لاہور 03007591943

بجویری ورائٹی ہاؤس سوڈیوال ملتان روڈ لاہور 03004111526

مکتبہ طلع البدر علیہا مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور 03214066274

دارالنور مرکز الاولیس دربار مارکیٹ لاہور قادری کتب خانہ قائد اعظم روڈ میلسی

مکتبہ فیضان مدینہ رائے ونڈ 03034783579

مولانا فیض احمد قادری رضوی 03078774437

عاشق رسول جناب عزت مآب الحاج محمد آفتاب قادری رضوی صاحب

عاشق رسول عزت مآب جناب الحاج چوہدری محمد نعیم صاحب

جناب محمد انعام اللہ قادری رضوی صاحب جناب قاری محمد سراج الدین قادری صاحب

جناب محمد وسیم صاحب جناب محمد سہیل قادری صاحب جناب محمد الیاس قادری صاحب

مولانا قاری غلام شبیر قادری صاحب مولانا قاری محمد سجاد حسین قادری صاحب

محمد فیصل صاحب جناب مولانا قاری مشتاق قادری صاحب

01	حدیث دل
05	ہم کو سمجھ نہیں آتی کہ کون حق پر ہے؟
06	ہم مولویوں کے اسلام کو نہیں مانتے
07	ہماری عوام کی سوچ کیسے بگڑ رہی ہے
09	رسول اللہ ﷺ کا فرمان
11	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان
12	حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا فرمان دیکھیں
12	میری ماں کو گالی دے لو مگر رسول اللہ ﷺ کو کچھ نہ کہو
13	امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان
13	ہم امن پسند ہیں یا غیرت سے عاری
14	کیا منافقت آگئی ہے؟
17	سیر و مغازی کا لغوی و اصطلاحی مفہوم
17	امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان
17	امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں
18	لفظ مغازی کی تحقیق
18	امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
18	علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
18	مغازی کی تصنیف کی ابتداء
19	دوراوول کے راویان و مصنفین مغازی
19	پہلے مصنف کتاب المغازی
20	علامہ چلی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا
20	ولادت و تعلیم
20	صاحب الفہرست کا قول
20	دوسرے مصنف کتاب المغازی
21	تیسرے مصنف کتاب المغازی

الانتساب

حضرت اقدس عارف باللہ مفتی محمد فیاض احمد سعیدی صاحب

مہتمم جامعہ سراج الحرمین

محقق العصر حضرت مفتی محمد خان قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

جامع المعقول والمنقول محقق اہل سنت

حضرت علامہ مولانا مفتی حفیظ اللہ مہروی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

حسب الارشاد

سراپا خلوص ہمدرد اہل سنت عاشق رسول

جناب الحاج محمد عارف قادری رضوی

صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

29	محمد بن عمرو اقدی
29	مسجد نبوی میں درس مغازی
30	امام ابو یوسف رحمہ اللہ
30	مساجد میں مغازی کے تذکرے
30	ابوالاحوص رحمۃ اللہ علیہ کا قول
31	فرمان امیر
31	مسجد نبوی شریف میں درس
31	حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا درس
31	امام و اقدی کا درس
32	بصرہ کی مسجد میں درس
33	خواتین میں مغازی کے تذکرے
34	حضرت امیہ بن قیس غفاریہ رضی اللہ عنہا کا بیان
34	میری ماں مجھے غزوات کا درس دیا کرتیں
35	مجھے احد کے واقعات بیان کرو
35	مدارس میں مغازی کی تعلیم
37	بچوں کو تیر اندازی کی تعلیم
38	حضرت مکحول شامی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان
38	بچوں کو تیراکی کی تعلیم
38	مدرسین کی تنخواہیں
38	مغازی میں صاحب نظر ہونا چاہیے
39	اپنے بچوں کو مغازی کی تعلیم کیسے دیتے؟
39	جو مغازی سیکھنا چاہے
39	امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
39	امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
40	حضرت عرزہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کس چیز سے کھیل کرتے

21	زہری کا سفر شام
22	چوتھے مصنف کتاب المغازی
22	پانچویں مصنف کتاب المغازی
22	ابوالاسود دیمتیم عروہ مدنی رحمۃ اللہ علیہ
23	محمد بن سعد بن ابی وقاص قرشی زہری مدنی
23	مغازی کی تعلیم
24	علی بن حسین بن علی المعروف امام زین العابدین
24	آپ مدرس مغازی تھے
24	خطیب مغازی
24	مغیرہ بن عبد الرحمن مدنی مخزومی
25	صرف کتاب المغازی تھی
25	عاصم بن عمر بن قتادہ انصاری مدنی
25	جامع دمشق میں خطیب
26	شرجیل بن سعد انصاری مدنی رضی اللہ عنہ
26	دورثانی کے راویان و مصنفین مغازی
26	ابو محمد موسیٰ بن عقبہ مدنی
27	امام مالک کا جواب
27	امام احمد بن حنبل کا قول
27	محمد بن اسحاق مطلی مدنی
27	فضائل و مناقب
28	امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے بارے میں فرمایا
28	ابو معشر حجاج سندی مدنی
28	مغازی کیسے یاد کر لئے؟
28	امام احمد بن حنبل کے پسندیدہ شخص

40	مجلس درس میدان جہاد لگتی
41	گویا کہ یہ جہاد میں موجود ہوں
42	غزوات کے مقامات و شہداء کے مزارات
42	مزارات احد کی زیارت
42	سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا
43	محمد ﷺ کے غلاموں کا کفن میلا نہیں ہوتا
43	جسم تر و تازہ تھے
43	شجرہ بیعت رضوان
44	اگر میری بنائی لوٹ آتی
44	حضرت ابوقادہ انصاری رضی اللہ عنہ زیارت کراتے تھے
44	حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ زیارت کراتے تھے
45	امام واقدی معلومات جمع کرتے تھے
45	بارون قروی کا بیان
45	امام واقدی زیارت کراتے تھے
46	غزوہ و سریہ کی تعریف
46	غزوات و سریا کی تفصیل
47	غزوات کی تفصیل
48	سرایا کی تفصیل
53	رسول اللہ ﷺ کے آلات حرب
53	رسول اللہ ﷺ کی تلواریں
53	رسول اللہ ﷺ کی زرہ شریف
53	رسول اللہ ﷺ کے خود اور ڈھال
53	رسول اللہ ﷺ کا نیزے اور حربہ
54	رسول اللہ ﷺ کی کمانیں
54	رسول اللہ ﷺ کے خیمے

56	غزوہ تبوک ایک تعارف
58	رومیوں کے خلاف اعلان جہاد
59	نام غزوات
59	جیش عسرة
60	عام الحسرة
60	انفاق فی سبیل اللہ
60	تبوک شریف
61	یا اللہ میں بھی راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا
61	آج کے بعد کوئی عمل عثمان کو نقصان نہیں دے گا
62	اللہ تعالیٰ بخشش فرمائے گا
62	اونٹ بھی پالان بھی سامان بھی
63	تین سواونٹ بھی پالان بھی سامان بھی
63	صدیق کے لئے خدا اور اس کا رسول بس
64	آدھ مال لیکر حضرت عمر بھی حاضر ہو گئے
64	حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
65	عثمان و عبدالرحمن اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں
65	رسول اللہ ﷺ کی دعا کا اثر
66	حضرت عمیر بن سعد کے دل میں تڑپ
68	خواتین کا خرچ کرنا
68	ہر طرح کا زیور حاضر کر دیا
69	منافقین کا طریقہ
69	امیروں پر ریا کاری کا الزام اور غریبوں کا مذاق اڑانا
69	عبدالرحمن بن عوف کا صدقہ
70	حضرت ابو عقیل رضی اللہ عنہ کا ایثار
72	علیہ بن زید کا عجیب صدقہ

73	رونے والے اور معذوری کی بنا پر پیچھے رہنے والوں کا بیان
74	اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا
75	دواور غازیوں کی تیاری ہوگئی
76	رونے والوں کا کام بن گیا
76	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو سواری عطا فرمائی
77	علیہ بن زید رضی اللہ عنہ کا رات کو اٹھ کر رونا
78	ان کی تعداد جو رونے لگ گئے تھے
79	وہ لوگ جو اجازت مانگئے آئے مگر ان کو اجازت نہ ملی
81	روانگی بجانب تبوک
81	جمہرات کو روانگی
82	سواریوں کی کمی
82	منافع کی بکواس
83	جو منافع ساتھ گئے ان کا مقصد کیا تھا؟
83	جھنڈوں کی تقسیم
83	غلام کو واپس بھیج دیا
84	قوم ثمود کے گھروں کے پاس سے گزر
84	قوم ثمود کے کنویں سے پانی نہ پیا
85	جو پانی لے لیا اس کو گرانے کا حکم
85	وہاں اسے روتے ہوئے گزرو
86	قوم ثمود پر عذاب کیوں آیا؟
87	رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے دور جانے کا قصہ
88	محدث مکہ امام حسن بن محمد المشاط فرماتے ہیں
88	پہلی غیب کی خبر

89	دوسری غیب کی خبر
89	جد بن قیس
90	جد بن قیس کی بیٹے کے ہاتھوں ذلت
91	جب یہ آیت اتری تو کیا ہوا؟
92	جد بن قیس نے ورغلانہ شروع کر دیا
93	اہل مسجد خزار
94	منافقین نے اجازت مانگ لی
94	مولا علی رضی اللہ عنہ روانہ ہو گئے
95	یا رسول اللہ ﷺ میں راضی ہوں
96	مولا علی رضی اللہ عنہ جنگ میں شریک
96	مولا علی رضی اللہ عنہ کو دہرا حصہ کیوں؟
97	منافق واپس آ گیا
98	جھنڈے عطا فرمائے
98	جو منافع ساتھ گئے ان کا حال
102	حضرت ابو زر رضی اللہ عنہ بعد میں جا کر ملے
103	عاشق ایسا کیسے گوارا کر سکتا ہے؟
106	وادی قری میں پھلوں کا اندازہ لگایا
107	رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حلوہ پیش کیا گیا
107	یہاں قیام نہ کرو
108	ہاتھ اٹھنے کی دیر تھی کی بارش آگئی مگر منافق نہ مانا
110	مومن کا ایمان اور کافر کا کفر زیادہ ہو گیا
111	حضرت عبدالرحمن بن عوف کی اقتداء میں نماز
113	نماز صبح
114	رسول اللہ ﷺ نے تبوک کے راستہ میں عجیب فیصلہ فرمایا
114	فوارہ تبوک

116	منافق نے رسول اللہ ﷺ کی عظمت کو تسلیم نہ کیا
116	خطبہ شریفہ
121	دوسرا خطبہ شریفہ
122	شہداء کی فضیلت پر خطبہ
123	گھوڑوں کی پشت اپنی چادر مبارک سے صاف فرمائی
124	روزہ کا ثواب
125	مجاہد کی زوجہ کی فضیلت
125	اپنے اصحاب کی تربیت کا انوکھا انداز
127	پانچ انعام جو صرف رسول اللہ ﷺ پر ہوئے
128	رسول اللہ ﷺ کے محافظ
129	دوران نماز رسول اللہ ﷺ کے آگے سے گزرنے والا
130	معجزہ میرے نبی کا کہہ دیا گیا
132	سات کھجوریں بہت زیادہ لوگ کھاتے رہے مگر ختم نہ ہوئیں
135	رسول اللہ ﷺ نے تبوک میں خبر دے دی
135	کنکریاں ڈالنے سے پانی جاری ہو گیا
137	حضرت معاویہ بن معاویہ کی نماز جنازہ تبوک سے پڑھائی
138	اس حدیث کو موضوع کہنے والوں کا رد
139	حضرت ذوالجاندین کا تبوک میں وصال
143	جولاء اللہ کی گواہی دے
143	رسول اللہ ﷺ لوگوں پر چکر لگاتے رہتے
145	جہاں تیرا نقش کف پادیکھا ہم نے مسجد بنائی
145	مساجد معروفہ
147	رسول اللہ ﷺ کا گرامی نامہ ہر قل کے نام
154	اکیدر کا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونا
157	رسول اللہ ﷺ کا مشورہ فرمانا

158	واپسی کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا
160	پنیر کا تحفہ پیش کیا گیا
161	طاعون والے علاقہ میں جانے کی ممانعت
161	رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت
162	امام واقدی کی روایت
164	کتنے دن قیام فرمایا؟
164	ایلہ کے باشندوں سے مصالحت
165	اہل جبراء و اذرح کو خط
166	چشمے جاری ہو گئے
169	جن کے تلوں کا دھون ہے آب حیات
171	سوار یوں کو روکنا مشکل ہو گیا
171	جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا
172	جب اپنے ہی ایسے کریں تو دکھ ہوتا ہے
174	منافقین کی رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنے کی ناپاک سازش
179	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنے بارے میں سوال کرنا
179	وہ لوگ کتنے تھے؟
180	یہ لوگ جنت نہیں جاسکیں گے
180	بارہ منافق جنت نہیں جاسکیں گے
181	اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ سے جنگ کرنے والے
181	رسول اللہ ﷺ کا اعلان
182	وہ لوگ بھی ہمارے ساتھ ہیں جو۔۔۔۔۔
183	مدینہ منورہ طابہ ہے
183	احد ہم سے محبت کرتا ہے
184	کیا تمھارے لئے یہ کافی نہیں؟
184	رسول اللہ ﷺ کا استقبال

حدیث دل

جب بھی کوئی جعلی چیز اصلی کے مقابلہ میں آتی ہے تو سمجھ دار وہی شخص ہے جو صرف جعلی و نقلی کا مخالف ہوتا اور اصلی کی قدر پہچانتا ہے اگر اصلی حقیقی چیز کا ہی مخالف ہو جائے تو اس کو سمجھ دار کوئی بھی نہ کہے گا جیسے پہلی امتوں میں لوگ خدائی دعویٰ کرنے والے تھے نمرود و فرعون وغیرہ ان کے غلط کاموں کو دیکھ کر کوئی بھی شخص جو عقل والا ہوتا تھا وہ مالک حقیقی سے دور نہیں ہوتا تھا وہ جانتا تھا کہ جعلی کی غلط حرکتوں کو دیکھ کر انسان کو رب تعالیٰ سے دور نہیں ہونا چاہیے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کرنا شروع کر دیا جو ان کے کثرت دیکھنے والے لوگ سمجھ دار تھے وہ اللہ کے سچے رسولوں اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہم وسلم کے دامن کرم سے دور نہیں ہوئے اس کی ایک موٹی سی مثال ماضی قریب کو دیکھ لیں مرزا قادیانی کتنا جھوٹا تھا اس کے کتنے دعوے غلط ثابت ہوئے جو گڑ کے ساتھ استنجا کرتا تھا اور استنجا والا ڈھیلا کھا جاتا تھا صحیح عقل والے لوگ اس جھوٹے کو دیکھ کر سچے انبیاء کرام علیہم السلام سے دور نہیں ہوئے انگریز نے چال چلی علماء جعلی تیار کئے تاکہ ان کے غلط کاموں کو دیکھ کر لوگ سچے علماء سے بیزار ہو جائیں لوگ جاہل تھے جعلی علماء کے کرتوتوں کو دیکھ کر سچے علماء سے بھی دور ہو گئے انہوں نے یہی سمجھا کہ یہ لوگ تو ایسے ہی ہوتے ہیں آجکل تو جاہل لوگ ایسے منہ پھٹ ہو گئے کہ انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم کو مولوی کی ضرورت نہیں ہم مولوی والا اسلام نہیں چاہتے نعوذ باللہ کافر

185	تبوک سے واپسی پر جشن آمد سرکار ﷺ
186	مسجد نبوی شریف جشن آمد سرکار ﷺ
187	اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا
187	صحابہ کرام کا اسلحہ فروخت کرنا
188	منافق غم سے نڈھال ہو گئے
188	تبوک سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کی دعا
189	مسجد ضرار کا تعارف
190	شان نزول
191	مسجد ضرار بنانے کی وجہ جو انہوں نے ظاہر کی تھی
191	مسجد ضرار بنانے کی اصل وجہ
192	گستاخ کے قدموں کی نحوست
192	مسجد ضرار و دن ہی رہی
193	بانی مسجد ضرار کا تعارف
193	مسجد بنانے کا مقصد
193	منافقین نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے
194	مسجد کو گرانے کا حکم دیا
194	جبریل کا منادی کرنا
195	ان کے امام کون مقرر ہوئے؟
195	امام مسجد ضرار کی توبہ
195	مسجد ضرار کا امام مسجد قباء کا امام نہیں ہو سکتا
196	مسجد ضرار میں نماز نہیں پڑھتا
197	مسجد ضرار میں شہید دینے والا
197	رسول اللہ ﷺ اس راستے سے بھی نہ گزرے
198	منافق کے قدم کی نحوست
	ماخذ و مراجع

بہت بڑا فریبی ہے جب وہ اسلامی چیز سے لوگوں کو دور کرنا چاہتا ہے تو سیدھا نہیں کہتا کہ اس کو چھوڑ دو بلکہ اس کی نقل لاتا ہے آج آپ دیکھیں کہ کافر نے ہوٹل کے بیرے کو پگڑی پہنادی اب ہوا یہ کہ جب کوئی معزز شخص جب شادی میں گیا عمامہ پہن کر تو آگے سے جو ویڑ ہیں ان لوگوں نے بھی پگڑیاں پہن رکھی ہیں اب کسی نے اس معزز شخص کو بھی ویڑ ہی سمجھ لیا اب آپ خود بتائیں کہ وہ معزز شخص دوبارہ عمامہ پہن کر آئے گا؟ بیلداروں کو پگڑیاں پہنادی گئیں تاکہ لوگوں کو یہ باور کرایا جاسکے کہ یہ لباس تو بیلداروں کا ہے اور مزدوروں کا ہے یہی حال اس عیار نے ہر معاملہ میں کیا اسی طرح اگر غور کیا جائے تو معاملہ سمجھ آ جائے گا کافر نے سیدھا نہیں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام چھوڑ دو بلکہ اس نے یہاں بھی یہی معاملہ کیا جعلی مسلمان تیار کئے جنہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام شرک ہے اس طرح لوگوں کے دلوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام نکالنے میں ایک حد تک کامیاب ہو گئے ہیں کاش کہ ہمارے سادہ لوح مسلمان کافر کی ان سازشوں کو سمجھ جاتے میں نے ایک اخبار میں دیکھا ایک عورت کا بیان تھا وہ کہتی ہے کہ فلم سے بڑھ کر لوگوں کی اصلاح کرنے والی کوئی چیز نہیں العیاذ باللہ لوگوں کو کس نے ایسا کر دیا جو گندگی کو گندگی سے دھونا چاہتے ہیں ایک شخص کا بیان پڑھ کر میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا کہ اس نے کہا کہ فلم بنانا ایک اعلیٰ عبادت ہے افسوس کہ آجکل یہ معاملہ ہو گیا ہے لوگ علماء سے دور ہونے کی وجہ سے حرام کاموں کو عبادت کہہ رہے ہیں یہ نتیجہ ہے جعلی کو دیکھ کر حقیقی علماء سے دور ہونے کا بالکل ایسا ہی معاملہ یہاں ہوا جب کافر نے دیکھا کہ لوگ سادات و مشائخ سے وابستہ ہیں تو انہوں نے جعلی پیر تیار کئے تاکہ لوگ جب ان کے کرتوت دیکھیں گے تو سچے لوگوں سے بھی دور ہو جائیں گے پھر جاہل لوگوں نے یہاں بھی یہی معاملہ کیا جعلی سید و جعلی پیر تیار کئے جو اپنے عقیدہ و عمل کے حوالے سے جھوٹے تھے ان کو دیکھنے سے لوگ سچے لوگوں سے بھی دور ہونے لگے آج لوگ یہی کہتے ہیں کہ جی اس کی کیا ضرورت ہے اسلام کے ایک شعار کے پیچھے کافر پڑ گیا لیکن آج کا مسلم نہ سمجھا کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے انڈیا کے اندر گائے کی قربانی پے

پابندی لگادی گئی ان ہندوؤں کو وہاں بھی کرائے کے ملا لگئے جنہوں نے ان کو جواز فراہم کر دیا کہ گائے کی قربانی نہ کی جائے تو کوئی مسئلہ نہیں ایسے جاہل ملاہر دور میں اہل اسلام کے لئے دکھ کا باعث بنتے رہے بالکل ایسا ہی معاملہ جہاد کے ساتھ کیا گیا کافر نے اپنے نام نہاد جہادی تیار کئے جو حقیقت میں فسادی تھے انہوں نے جہاد کا نام لیکر اہل اسلام کو قتل کرنا شروع کر دیا اور کافروں نے جہاد کو بدنام کرنا شروع کر دیا کہ یہ لوگ تو انتہا پسند ہیں وہ لوگ جو ان کے تیار کردہ تھے وہ بھی مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں اور اوپر سے کافروں نے بھی اہل اسلام کا قتل عام شروع کر دیا اس طرح کافر لوگ جہاد کو بدنام کرنے میں کامیاب ہو گئے اور بد قسمتی سے نام نہاد مسلمان بھی جہاد کے دشمن بن گئے اب یہاں بھی ہونا تو یہی چاہیے تھا کہ لوگ جس طرح جھوٹے خداؤں کے کارنامے دیکھ کر سچے معبود سے دور نہیں ہوئے اور جس طرح جھوٹے نبیوں کو دیکھ کر سچے انبیاء علیہم السلام سے دور نہیں ہوئے اسی طرح اہل اسلام کو چاہیے تھا کہ وہ جہاد سے بھی اپنے آپ کو دور نہ کرتے آج جو داعش کی صورت میں عذاب دیکھ رہے ہیں اس وجہ ہی صحیح جہاد کا سبق نہ دینا ہے اگر علماء جہاد کے بارے میں لوگوں کو بتاتے رہتے تو یہ صورتحال نہ ہوتی جس طرح لوگ سچے خدا سے دور نہیں ہوئے وجہ اس کی یہی ہے کہ لوگوں کو معبود برحق کی پہچان تھی اس لئے وہ باطل خدا کی طرف مائل نہیں ہوئے اور اسی طرح جھوٹے نبی کی طرف بھی مائل نہیں ہوئے اس کی وجہ بھی یہی ہے ان کا دامن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مضبوط تھا اس لئے سچے کے دامن سے وابستہ تھے کہ جھوٹے کی طرف نہیں گئے اسی طرح اصلی جہاد کی رات دن تشہیر ہوتی اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی کا درس یاد ہوتا تو کبھی بھی لوگ ان جھوٹے لوگوں کے ہتھے نہ چڑھتے آج کتنے ہمارے لوگ ہیں کہ جن کو پتہ ہی نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوات میں شرکت فرمائی ہے اور انہیں لوگوں سے اگر سوال کیا جائے کہ کتنی فلموں کے مراشیوں کے نام آتے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کون سے صحابی کس جنگ میں شہید ہوئے یہ معلوم نہیں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک کس جنگ میں شہید ہوئے؟ افسوس ہے اپنے

آپ کو مسلمان کہنے پر آجکل علماء کو اور مرثیوں کو ایک ہی جگہ بٹھا کر سوال و جواب ہو رہے ہیں بلکہ اب تو نوبت یہاں تک آچکی ہے کہ مرثیوں کو علماء کی جگہ بٹھا کر ان سے سوال و جواب ہو رہے ہیں وہ دین کے مسائل کا حل بتا رہے ہیں کیا کسی کے پاس اس بات کا جواب ہے کہ مسلم ملکوں میں حجاب پر پابندی کیوں؟ مسلم ملکوں میں حکومتوں کی سرپرستی میں سودی کاروبار کیوں؟ کیا اس کا جواب ہے کسی کے پاس کہ خود کش بمبار مسجد نبوی شریف کے قریب کیسے چلا گیا؟ کیا اس کا جواب ہے کسی کے پاس کہ ملک پاکستان کے اہم ترین شہر اسلام آباد میں ابوجہل کے نام کی موم بتیاں کیوں روشن کی گئیں؟ اور یہ کیوں کہا گیا کہ وہ شہید ہے اور وہ اپنے وطن کی خاطر مارا گیا ہم اس لئے اس کی یاد میں موم بتیاں روشن کر رہے ہیں؟ ہمارے ملک میں ایک گستاخ جو مقتول ہے اس کی یاد میں موم بتیاں روشن کر دی جائیں اور کوئی پوچھنے والا نہ ہو ایک مسلمان ملک میں شارع مسیلہ کیسے بن گئی؟ اور اسی ملک میں ایک سکول کا نام مدرسہ ابی لہب کیسے رکھا گیا؟ اور ایک سکول کا نام یزید بن معاویہ کیسے ہو گیا؟

جب کافروں نے اپنے مشنری لوگوں کو ہندوستان بھیجا تو جب وہ واپس گئے تو انہوں نے سوال کیا کہ کیا بنا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو وہاں کسی ایک شخص کو بھی عیسائی نہیں بنا سکے مگر ان کو مسلمان بھی نہیں رہنے دیا افسوس آج یہاں یہی کچھ ہو رہا ہے اور نام کے مسلمان ہیں جب ان سے بات کی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ اسلام پر اعتراض کرتے ہیں یعنی نام مسلمانوں والا ہے اور ذہنی طور پر اسلام سے بے زار ہیں میں ایک مرتبہ خطاب کرنے جا رہا تھا گاڑی میں کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا ایک وارڈن نے دیکھا کہ میں عربی کتاب پڑھ رہا ہوں تو پاس آ کر کہنے لگا کہ میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا کہ کہو کیا پوچھنا ہے؟ تو وہ کہنے لگا کہ اگر ایک لڑکی سے کوئی زنا کرتا ہے تو اب لڑکی کے پاس گواہ کوئی نہیں بس ڈی این اے رپوٹ ہے تو اس لڑکے پر حد جاری کی جائے گی؟ میں نے کہا کہ اس کو گواہ پیش کرنے ہوں گے ہاں اگر گواہ بھی موجود ہوں تو ڈی این اے رپوٹ کو بطور تائید پیش کیا جاسکتا ہے اگر گواہ نہ ہوں تو اس پر حد جاری نہیں کی جائے

گی وہ کہنے لگا کہ وہ رپوٹ جو ڈاکٹر نے بنا کر دی ہے اس کا کیا بنے گا میں نے کہا کہ جو حکم اللہ تعالیٰ نے جو احکم الحاکمین ہے قرآن میں فرمایا ہے اس کا کیا بنے گا؟ اس کا انداز قرآن پر اعتراض کرنے والا تھا کہنے لگا ہم کو ایسی باتیں سمجھ نہیں آتیں اور نہ ہی ہم مانتے ہیں اب اس کے نزدیک ایک فاسق و فاجر ڈاکٹر کی رپوٹ کا تو اعتبار تھا مگر قرآن کا کوئی اعتبار نہیں تھا

اب ہر آدمی سمجھ دار ہے کہ اس نے یہ باتیں کہاں سے سیکھ لیں؟ یہی وہ بات ہے اس کافر کی کہ ہم نے اگرچہ کسی کو عیسائی نہیں بنایا مگر مسلمان بھی نہیں رہنے دیا۔

ہم کو سمجھ نہیں آتی کہ کون حق پر ہے؟

یہ بھی ایک جملہ ہے جو بے دین لوگوں نے لوگوں کو دین سے دور کرنے کے لئے اور دین سے بے زار کرنے کے لئے لوگوں کے ذہنوں میں اتارا ہے جو کہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت لوگوں تک اس کی تبلیغ کی گئی اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج ایک بہت بڑا طبقہ ہے جو یہ کہہ کر دین سے دوری اختیار کئے ہوئے ہے کہ ہم کو سمجھ نہیں آتی کہ کون حق پر ہے یہ بھی قرآن پڑھتا ہے وہ بھی قرآن پڑھتا ہے انسان کہاں جائے کس کی بات مانے؟ یہاں پر ہم ایک روایت نقل کرتے ہیں تاکہ بات سمجھنا آسان ہو جائے

عن خالد بن معدان قال ما من عبد الا وله عينان في وجهه يبصر بهما امر الدنيا، وعينان في قلبه يبصر بهما امر الآخرة، فاذا اراد الله بعبد خيرا، افتح عينيه اللتين في قلبه فابصر بهما ما وعد الله بالغيب فابصر الغيب بالغيب واذا اراد غير ذلك، تركه على ما فيه ثم قرأ امر على قلوب اقلها

ترجمہ حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر انسان کو اللہ نے دو آنکھیں چہرے کے اندر عطا کی ہیں جن کے ساتھ وہ دنیا کے معاملات دیکھتا ہے اور دو آنکھیں دل میں عطا کی ہیں جن کے ساتھ وہ آخرت کے معاملات دیکھتا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ

فرماتا ہے تو اس کی دل کی آنکھیں کھول دیتا ہے پھر وہ شخص ان دو آنکھوں سے ان چیزوں کو دیکھتا جن کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے جو غیب ہیں پھر انسان غیب کی آنکھوں سے غیب کی چیزوں کو دیکھتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی سے اس کے علاوہ کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو ایسے ہی چھوڑ دیتا ہے جیسے وہ ہوتا ہے پھر

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ یہ آیت مبارکہ تلاوت کی۔۔ ام علی قلوب اقفالہا

جامع الآثار فی مولد النبی المختار جلد ۲ ص ۱۰۲۶ مطبوعہ دار لکنتب العلمیہ بیروت لبنان

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وجہ سے کہا ہے

دل بینا بھی کر خدا سے طلب

آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

ہم مولویوں کے اسلام کو نہیں مانتے

بابا محمد اشفاق کی ایک بات مجھے بہت اچھی لگی کہ اس نے کہا کہ جو لوگ اسلام پر اعتراض کرنا چاہتے ہیں صرف ڈر کی وجہ سے نہیں کرتے اور اسلام کو گالی نہیں دے سکتے تو وہ لوگ مولوی کو گالی دیتے ہیں کیونکہ اسلام کا جاننے والا اور اسلامی حکم بیان کرنے والا چونکہ مولوی ہے اور عالم ہے اس لئے مولوی کو گالی دیکر اپنا بغض نکالتے ہیں اب بات سادہ سی ہے کسی بھی ہنر کے ماہر کا انکار حقیقت میں اس ہنر کا انکار ہے اسی طرح ڈاکٹر کا انکار حقیقت میں ڈاکٹری کا انکار ہے حکیم کا انکار ہے حقیقت میں طب کا انکار ہے معلم کا انکار حقیقت میں علم کا انکار ہے سائنس دان کا انکار حقیقت میں سائنس کا انکار ہے چونکہ یہ لوگ اپنے اپنے فن کے ماہر ہیں کسی بھی فن کے ماہر کا انکار اس فن کا انکار ہے اب مسئلہ غور سے پڑھیں کیا دین کے ماہر کا انکار کرنا حقیقت میں دین کا انکار نہیں؟ یہ لوگ اس طرح باتیں کر کے حقیقت میں اپنی دین دشمنی کا اظہار کرتے رہتے ہیں اور یہ آئے دن ایسا ہوتا رہتا ہے اور یہ ایک دین دشمن ٹولے کی سوچی سمجھی سازش ہے اور وہ اس سازش میں بہت حد تک کامیاب ہیں جتنا بے دین اور سیکولر طبقہ ہے وہ یہی کہتا سنائی دیتا ہے کہ ہم مولویوں کے اسلام کو نہیں مانتے کیا اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا اسلام دو طرح کا ہے مولویوں کے لئے اور دوسرے

لوگوں کے لئے اور؟ کیا کسی نے آج تک یہ کہا کہ ہم ڈاکٹروں کی ڈاکٹری نہیں مانتے اپنا علاج خود کر لیں گے؟ کیا کسی نے آج تک یہ کہا ہے کہ ہم پروفیسروں کی پروفیسری نہیں مانتے ہم خود پڑھ لیں گے؟ کیا کسی نے آج تک کہا ہے ہم مکینک کی مکینکی کو نہیں مانتے ہم اپنی گاڑی خود ڈھیک کر لیں گے؟ انکا انکار کوئی بھی نہیں کرے گا کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنی ساری زندگیاں اسی کام میں صرف کی ہیں اور وہ ماہر ہیں اس فن کے ان کے بغیر ہمارا گزارا نہیں تو بھائی یہ بھی تو دیکھو علماء جو ہیں انہوں نے بھی اپنی زندگیاں اسی کام میں صرف کی ہیں تو ان کے بغیر ہمارا گزارا کیسے ہو سکتا ہے ہم سے ریاضی کا ایک سوال بغیر استاد کے حل نہیں ہوتا abc بغیر استاد کے پڑھی نہیں جاتی تو دین کیسے بغیر ماہر کے سمجھ آ جائے گا؟

ہماری عوام کی سوچ کیسے بگڑ رہی ہے؟

،، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو دشمنوں کے پاؤں کے نیچے چادریں بچھاتے تھے،،

یہ وہ جملہ ہے جس کو بول بول کر دین دشمن اور سیکولر لوگ اور ٹی وی کے مراشیوں نے ایک طرح کا اودھم مچا رکھا ہے اب یہ جملہ جب عوام ان سے سنتے ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں بیچارے نہیں سمجھ پاتے کہ اصل وجہ کیا ہے؟ اور اس کے پیچھے کیا سوچ کا فرما ہے جس طرح خارجیوں نے کہا تھا ان الحکم اللہ یہ جملہ کتنا اچھا تھا اور اس کے پیچھے سوچ کیا تھی وہ اہل علم سے مخفی نہیں ہے اور اسی طرح جو لوگ توحید توحید کی رٹ لگاتے ہیں توحید والا ہونا موحد ہونا ایک اچھی بات ہے اور یہ جملہ بھی بہت اچھا ہے مگر اس کی آڑ میں اللہ والوں کی دشمنی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے لوگوں کے دل خالی کرنا یہ ان کا اصل مقصد ہوتا ہے اور عوام ان کی اصلیت سے نا آشنا ہوتی ہے اس لئے ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور اسی طرح لوگ یہ جملہ بولتے ہیں کہ اللہ کے نام پر گھروں سے نکلو یہ جملہ بھی بہت خوب صورت ہے اب عوام جب سنتی ہے تو ساتھ نکل پڑتی ہے پتہ

بعد میں چلتا ہے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے ادب بن چکے ہوتے ہیں اسی طرح کا حال بے دینی کی تعلیم نے کیا ہے اس کے لئے بہت ہی خوبصورت جملوں کا انتخاب کیا گیا عوام و خواص سب اوندھے جا پڑے علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور علم حاصل کرو چاہے تم کو چین جانا پڑے یہ جملے نہایت ہی خوبصورت ہیں پڑھنے والا حیران ہو جاتا اور یہ علم حاصل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اب ہوتا کیا ہے علم کے نام پر لوگوں کو بے دینی بے حیائی اور ڈانس اور اس طرح کی بہت سے اشیاء سیکھائی جاتی ہیں ان لوگوں کو پتہ ہے اگر ہم لوگ گندی چیز کو اچھا نام نہ دیں گے تو ہمارا سودا کبھی بھی فروخت ہونے والا نہیں اس لئے ان لوگوں نے اپنی ناکارہ چیزوں کو بیچنے کے لئے اچھے نام دئے تاکہ سودا ناکام نہ ہو اب آپ اصل مسئلہ کی طرف آئیں اور غور کریں کہ یہ لوگ کیسے اپنی گندی سوچ لوگوں کے دلوں میں بسانے کے لئے اور لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے جملے کتنے اچھے اچھے منتخب کرتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو دشمنوں کے لئے چادریں بچھاتے تھے

اب اس کے پیچھے جو سوچ ہے وہ یہ ہے کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ ہیں ان کو کچھ نہ کہا جائے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے دشمنوں کے پاؤں کے نیچے چادریں بچھائی ہیں تو تم بھی ان کو کچھ نہ کہو

اب خود اندازہ لگائیں کہ یہ سوچ کتنی ناپاک و پلید ہے یہ باتیں کر کر کے یہ قادیانیوں کے لئے نرم رویہ رکھنے کی تاکید کرتے ہیں اب جس دن قادیانیوں کے بارے میں نرم گوشہ امت مسلمہ نے رکھنا شروع کر دیا اس دن سے ایمان ختم ہو جائے گا یہ لوگ مومن نہ ہیں گے کیونکہ مسئلہ ختم نبوت ایمان کی اساس ہے اور اس کے بغیر مومن مومن نہیں ہو سکتا اور اسی طرح جتنے بھی کافر لوگ ہیں ان کے بارے میں اور جتنے بھی گستاخ لوگ ہیں ان کے بارے میں نرم رویہ رکھنے کی تلقین بھی یہی جملہ بول کر کرتے ہیں اب ایک شخص خود بھی گستاخوں کے ساتھ قلبی لگاؤ رکھتا ہو اور دوسروں کو بھی تلقین کرتا ہو تو اس کے پاس ایمان کہاں ہوگا؟

اب قادیانیوں کی چال دیکھو کہ وہ لوگ روٹی کپڑا اور مکان کا لالچ دے کر لوگوں کو برطانیہ لے جاتے ہیں اور ان کا مطالبہ صرف اتنا ہوتا ہے کہ تم کاغذات پر لکھ دو کہ میں قادیانی ہوں اب یہ لوگ ان کے اس جھانسنے میں آکر اپنے آپ کو قادیانی لکھ کر دیتے ہیں پھر جب باہر گئے تو وہاں ان کی رات دن کی کوشش سے وہی شخص جس نے یہ کہا تھا کہ صرف لکھنے سے کیا ہوتا ہے؟ بس میں لکھ دیتا ہوں کہ میں قادیانی ہوں وہی شخص پکا قادیانی بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا دشمن بن جاتا ہے

اب ہمارا ان سے یہ سوال ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں کے پاؤں کے نیچے چادریں بچھائی ہیں تو تمہارے لئے تو سنت بن گئی تم بھی اپنے دشمنوں کے پاؤں کے نیچے چادریں بچھاؤ۔ تم لوگ کیوں لوگوں کو عدالتوں میں گھسیٹتے ہو اور یہ عدالتیں کیوں بھری پڑی ہیں؟ کیوں ایک دوسرے کے خلاف ہتک عزت کے ہر جانے کے دعوے کئے جاتے ہیں؟

یہی لوگ ان کو جا کر یہ بیان کیوں نہیں کرتے جو لوگ تو بین عدالت پر لوگوں کو پکڑتے ہیں ان کو بھی تو بتائیں کہ بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو دشمنوں کے پاؤں کے نیچے چادریں بچھاتے تھے تم لوگ کیوں ایسا کرتے ہو؟

ثابت ہوا صرف ہمدردی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کے ساتھ ان کے لئے ایسے بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان گستاخوں اور گستاخوں کے حمایتیوں کے شر سے بچائے

ہے یہ سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین
ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کے والد اور اس کی اولاد اور سارے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں
(صحیح بخاری ص ۶۲)

محبت کا تقاضہ ہے غیرت کا اظہار کیونکہ جہاں محبت ہوگی وہاں غیرت ہوگی کسی بھی شخص کے سامنے کسی کو برا کہا جائے تو اگر اس کا تعلق اس کے ساتھ ہے تو سننے والا ضرور اس کو روکے گا کہ کیونکہ اس کے ساتھ محبت کرتا ہے جس کو گالی دی جا رہی ہے اب کسی کے سامنے اس کی ماں کو گالی دی جائے تو وہ کبھی برداشت نہیں کرے گا کیونکہ اس کے ساتھ محبت کرتا ہے کسی کی بہن کو گالی دی جائے تو کبھی برداشت نہیں کرے گا کیونکہ اس کے ساتھ محبت کرتا ہے کسی کی بیٹی کو گالی دی جائے تو وہ کبھی برداشت نہیں کرے گا کیونکہ وہ اس کے ساتھ محبت کرتا ہے جہاں محبت جتنی زیادہ ہوگی اتنی غیرت بھی زیادہ ہوگی جہاں دعویٰ محبت کا تو ہو مگر غیرت نہ ہو تو کوئی بھی شخص دعویٰ محبت کو سچ نہیں مانے گا ثابت ہوا کہ جہاں محبت ہوگی وہاں غیرت ہوگی کیونکہ غیرت کے بغیر محبت کا دعویٰ خالص جھوٹ ہے کسی کی ماں بہن بیٹی کو گالی دی جائے تو جتنی زیادہ وہ شخص ان کے ساتھ محبت کرتا ہوگا اسی قدر غیرت کا اظہار زیادہ کرے گا جس قدر محبت کا تعلق کم ہوگا اسی قدر غیرت کا اظہار مفقود ہوگا اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذرا دل کے کان کھول کر پڑھیں اور غور کریں کہ مومن کے لئے سب سے زیادہ محبوب ترین ذات کون سی ہے

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يَكُونَ أَحِبَّ إِلَيْهِ مَنِ وَالِدُهُ وَوَلَدُهُ وَالنَّاسُ

اجمعین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کے والد اور اس کی اولاد اور سارے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں

ماں سے بھی بڑھ کر باپ سے اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ترین ہستی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی تو مومن مومن ہوگا اب ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ محبت کے حقدار ہیں تو سب سے زیادہ غیرت کا اظہار بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہو نا چاہئے اب کوئی آدمی یہ دعویٰ تو کرے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ

محبت کرتا ہوں مگر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی جائے تو خاموشی کے ساتھ سن لے اور غیرت کا اظہار نہ کرے تو دنیا میں کون شخص اس کے محبت کے دعویٰ کو سچا مانے گا ایسے شخص کا تو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول نہیں

علماء فرماتے ہیں کوئی شخص دن میں لاکھوں بار درود پڑھتا ہو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی خاموشی سے سن لیتا ہو غیرت کا اظہار نہ کرتا ہو تو اس کا درود قیامت کے دن اس کے منہ پر مار دیا جائے گا اب آپ غور کریں وہ درود جو ہر صورت قبول ہی قبول ہے وہ بھی قیامت کے دن اس کے منہ پر مار دیا جائے گا تو باقی عبادات کا کیا بنے گا؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان اور آج کا مومن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو سب کی محبتوں پر ترجیح ہوگی تو ایمان آئے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سب رشتوں پر اور اپنی جان کی محبت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو ترجیح دی اور یہی ایمان ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جان کے بعد ہر چیز سے زیادہ آپ سے محبت کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس وقت تک ایمان کامل نہیں جب تک مجھ سے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت نہ ہو تو فوراً حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب میں اپنی جان سے بھی زیادہ آپ سے محبت کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر اب ایمان کامل ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدْ اهْتَدَوْا

اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لے آئے تو یہ لوگ بھی ہدایت پا جائیں گے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان تو یہ ہے کہ اپنی جان سے اور ماں باپ سے اور بہن بیٹی

سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی جائے اور ان کی عزت و ناموس کے واسطے کافروں سے لڑا جائے اپنی عزت کی پرواہ کئے بغیر اور ماں باپ بہن بیٹی کی عزت کی پرواہ کئے بغیر تو ایمان دار کہلانے کے حقدار ہوں گے وگرنہ ایمان دار نہیں کہلا سکتے

اور ہماری حالت یہ ہے ہم اپنی ماں بہن بیٹی کی عزت کے لئے تولڑیں مگر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی بات آئے تو پھر بیٹھ جائیں ایمان تو اس طرح حاصل نہیں ہوتا اور یہی فرق ہے ہمارے ایمان میں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو سب عزتوں پر ترجیح دیتے اور آج کے لوگ سب عزتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر ترجیح دیتے ہیں

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا فرمان دیکھیں

فان ابی ووالدتی وعرضی	لعرض محمد منکم وقاء
-----------------------	---------------------

ترجمہ میرا باپ اور میری ماں اور میری ساری عزت و آبرو الغرض سب کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و آبرو کو تم سے اور تمہارے شر محفوظ رکھنے کی ذمہ دار ہے

میری ماں کو گالی دے لو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ نہ کہو

دوران جنگ ایک کافر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اسے کہا

انا فلان بن فلان و اخی فلانة فسينی و سب اخی و كف عن رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ میرا نام یہ ہے اور باپ اور میری ماں کا نام یہ ہے مجھے اور میری ماں کو گالی دے لو مگر میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی نہ دو

السيف المسلول ص ۳۶۰

حضرت حذیفہ بن محسن رضی اللہ عنہ کا جواب

آپ رضی اللہ عنہ عمان کے علاقہ میں کفار کے خلاف برسرِ پیکار ہیں کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب دیا تم مجھے اور میرے ماں باپ کو گالیاں دے لو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کچھ نہ کہو

نصب الراية جلد ۳ ص ۴۵۲

امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں تو شکر کرتا ہوں جب مجھے گالیاں دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے دین حق کے لئے ڈھال بنایا ہے جتنی دیر مجھے گالیاں دیتے ہیں اتنی دیر تو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص سے باز رہتے ہیں ہماری عزت ان کی عزت پر نثار ہونے کے لئے ہے بلکہ ان کی عزت پر نثار ہونا ہی ہماری عزت ہے

المفسر ملاحظہ دوم ص ۲۴۰

یہ ہیں اہل ایمان جن کا ایمان کامل ہے اور جن لوگوں نے لایو من احد کم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ و الناس اجمعین پر عمل کیا اور اسی کے مطابق زندگی گزاری

ہم امن پسند ہیں یا غیرت سے عاری؟

جب کسی کی ماں کو گالی دی جائے تو لوگ لڑ پڑتے ہیں جب کہا جائے بھائی کیوں لڑ رہے ہو؟ تو جواب آتا ہے کہ ہماری ماں کو گالی دے دی ہے تب ان کو کہا جائے بھائی امن بھی کوئی چیز ہوتی ہے تو کہتے ہیں غیرت بھی کوئی چیز ہوتی ہے جب کسی کی بہن کو گالی دی جائے تو لڑ پڑتے ہیں تب امن یا نہیں رہتا بیٹی کو گالی دی جائے تو لڑ پڑتے ہیں تب امن یا نہیں رہتا مگر بات جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی تو یہ لوگ امن پسند ہو جاتے ہیں آج اپنی

ماں، بہن، بیٹی، کی عزت کا مسئلہ ہو تو امن یا دشمنی رہتا جب بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی ہو تو امن یاد آ جاتا ہے تو کیا اسکو امن پسندی کہیں گے یا بے غیرتی؟ حالانکہ اگر قرآن پڑھا جائے تو معلوم ہوتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی ابولہب نے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی پوری سورت نازل فرما کر گستاخوں کو جواب دیا اور ہمارے لئے سنت بنا دیا

کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی منہ کھولے تو ہم اس کو جواب دیں سورۃ قلم کے شروع کی آیات مبارکہ کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی تو اللہ تعالیٰ نے کیسے جواب دیا گستاخوں کو جو بدینا تو سنت الہیہ ہے اگر اس کو کوئی بے امنی کہتا ہے تو مومن کہاں رہتا ہے؟

کیا منافقت آگئی ہے؟

اپنی ماں کی عزت کا مسئلہ بھی سمجھ آ گیا اور بہن کی عزت کا مسئلہ بھی سمجھ آ گیا بیٹی کی عزت کا مسئلہ سمجھ آ گیا اپنی عزت کا مسئلہ بھی سمجھ آ گیا سمجھ نہیں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا مسئلہ سمجھ نہیں آیا یہی بات اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمائی

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٨﴾

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں عزت اللہ تعالیٰ کے لئے اور عزت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور مومنین کے لئے مگر منافقوں کو خبر نہیں

اب ہم کو غور کرنا چاہئے کہ کہیں منافقت تو ہمارے اندر نہیں آگئی ہم کو ساری عزتیں سمجھ آتی ہیں اگر نہیں سمجھ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا مسئلہ سمجھ نہیں آتا اب ہر شخص خود غور کرے کیا وہ مومن ہے یا منافق؟

رسیرج اور تحقیق ؟

یہ الفاظ آج کے لوگوں کو بے دینی کی طرف لے کے جارہے ہیں یہ کتنے خوش نما الفاظ ہیں

آج تحقیق اور رسیرج کے نام پر ہر شخص کی تقریر سننے چلے جاتے ہیں ہر شخص کے لیکچر سننے چلے جاتے ہیں جب منع کیا جائے تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو رسیرج کر رہے ہیں یہ نہیں دیکھنا کہ وہاں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف باتیں ہوں گی اگر ان کو کہا بھی جائے کہ بھائی وہاں نہ جاؤ تو جواب آتا ہے کہ ہم تو صرف سننے جارہے ہیں کہ وہ کہتے کیا ہیں؟ میرا ان لوگوں سے ایک چھوٹا سا سوال ہے کہ اگر ان کو معلوم ہو کسی جگہ پر ان کی ماں کو برا کہا جائے گا تو کیا یہ لوگ وہاں بھی جائیں گے؟ اگر ان کو معلوم ہو کہ کسی جگہ ان کی بہن کو گالیاں دی جائیں گی تو کیا یہ لوگ وہاں جائیں گے؟ ظاہری بات ہے ایسی جگہ کوئی نہیں جائے گا کیونکہ کوئی شخص اپنے کانوں سے ایسی بات نہیں سن سکتا

اب ایسے لوگوں کو میرا مشورہ ہے کہ وہاں بھی ان کو جانا چاہئے کہ ہو سکتا ہے کوئی شخص ان کی ماں بہن بیٹی کو گالی دے اور اس کو وہیں یہ بات بھی سمجھ آ جائے کہ کیسے ٹھنڈے دل سے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف باتیں سن لیتے ہیں

سیر و مغازی کا لغوی و اصطلاحی مفہوم

سیر و مغازی کا لغوی و اصطلاحی مفہوم

سیرت کے لغوی معنی چال چلن طور طریقہ اور روش کے ہیں یہ لفظ صاحب سیرت کے پورے احوال زندگی پر بولا جاتا ہے اور محدثین و مورخین نے کتاب السیرۃ کے نام سے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات مبارک جمع کئے ہیں جن میں مغازی کا تذکرہ بھی ہوتا ہے البتہ فقہاء کے نزدیک سیرۃ کا مفہوم عام نہیں بلکہ جہاد و غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ساتھ جو معاملہ فرمایا ہے وہ اس کو سیرۃ سے تعبیر کرتے ہیں جس کی جمع سیر ہے

امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

والسیر جمع سیرۃ، وہی الطريقة فی الامور فی الشرع تختص

بسیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مغازیہ ولكن غلب فی لسان

اہل الشرع علی الطرائق الامور بہا فی غزوۃ الکفار

سیر لفظ سیرۃ کی جمع ہے اور اس کا اطلاق شریعت میں مغازی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے احوال کے ساتھ خاص ہے مگر علماء شریعت کے نزدیک اس کا اطلاق عام طور پر ان طریقوں پر ہوتا ہے جن کا حکم کفار سے جنگ میں دیا گیا ہو

فتح القدیر جلد ۲ ص ۲۷۷

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

والسیر جمع سیرۃ، واطلق ذلك علی ابواب الجہاد، لانہا ملتقاة من

احوال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزواتہ

ترجمہ سیر جمع ہے سیرۃ کی اور اس کا اطلاق جہاد کے ابواب پر ہوتا ہے کیونکہ وہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ان حالات سے ماخوذ ہوتے ہیں جو غزوات میں پیش آئے

فتح الباری جلد ۶ ص ۳

لفظ مغازی کی تحقیق

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

واصل الغزو القصد، مغزی الکلام مقصده، والمراد بالمغازی هنا ما وقع من قصد النبي صلى الله عليه وسلم الكفار بنفسه، أو بجيش من قبله وقصدهم اعم من ان يكون الى بلادهم او الى الاماكن التي حلّوها، حتى دخل مثل احد والحدائق

غزوہ کا لغوی معنی قصد و ارادہ ہے اور یہاں مغازی سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنفس نفیس یا اپنے لشکر کے ذریعے کفار کا قصد و ارادہ کرنا یہ قصد کفار کے شہر کا ہو یا ان کے مقامات کا ہو جہاں وہ اترے ہوں تاکہ اس میں غزوہ احد و خندق بھی شامل ہو جائیں فتح الباری جلد ۷ ص ۲۷۹

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

مغازی مغزی کی جمع ہے اور مغزی مصدر بھی ہو سکتا ہے اور اسم ظرف بھی یعنی غزوہ کی جگہ یا غزوہ کا وقت غزوہ کی جمع غزوات آتی ہے ابن سیدہ نے لکھا کہ غزوہ کا معنی ہے دشمن سے لڑنے جانا غزوہ کا اصطلاحی معنی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے ہوں

نعمۃ الباری شرح صحیح بخاری جلد ۷ ص ۲۱۶

مغازی کی تصنیف کی ابتداء

مدینہ منورہ میں مغازی کی تصنیف و مصنفین کے دو دور ہیں پہلا دور پہلی صدی کے نصف ثانی سے اس کے اختتام تک اس میں مغازی کے مصنف فقہائے مدینہ تھے جو خالص حدیث و فقہ

وفتای اور دینی علوم کے حامل تھے جن میں علم مغازی بھی شامل ہے اور دوسرا دور دوسری صدی سے شرع ہوا اس میں تصنیف و تالیف کا باقاعدہ سلسلہ چلا علیحدہ علیحدہ موضوعات پر باقاعدہ کتب لکھی گئیں پہلے دور کے مقابلہ میں اس دور میں کتب کی تنقیح زیادہ تھی

دور اول کے روایان و مصنفین مغازی

پہلی صدی نصف ثانی مدینہ منورہ میں سیر و تاریخ پر تصنیف کا پہلا دور جس میں بعض اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان سے روایت کرنے والی تابعین کی بہت بڑی تعداد موجود تھی اور یہ سب کے سب ثقہ و عادل تھے ان میں کسی قسم کا ضعف نہیں تھا اکابر صحابہ جو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر غزوات و سرایاں میں شریک رہے ان میں سے اکثر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف سے پہلے یا بعد میں دنیا سے تشریف لے گئے اس لئے ان سے مغازی کی روایت نہ کی جاسکی اس وقت تک نہ اسکی ضرورت تھی اور نہ رواج ان میں جو حضرات بعد میں بھی حیات رہے ان سے بہت کم روایات ہیں صحابہ کرام کے بعد ان تلامذہ کا دور ہے یعنی تابعین کا زمانہ مبارک جنہوں نے احادیث و آثار سیر و مغازی کے واقعات اپنے شیوخ یعنی صحابہ کرام اور خاندانی بزرگوں سے سن کر بیان کئے اس طبقہ میں مجاہدین انصار و مہاجرین اور دوسرے صحابہ کرام کی اولاد میں یہ علم زیادہ رہا ان کے بعد تبع تابعین کا زمانہ آیا جنہوں نے صحابہ کرام اور تابعین کے علم کو آگے بڑھایا سیر و مغازی کا تمام تر سرمایہ ان ہی صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کی روایتوں سے جمع کیا گیا طبقات ابن سعد جلد ۲ ص ۷۶۳

پہلے مصنف کتاب المغازی

حضرت عروہ بن زبیر اسدی مدنی رضی اللہ عنہ متوفی ۹۴ ہجری کے بارے میں ابن کثیر نے علامہ واقدی کا قول نقل کیا

كان عالما لما مونا، ثبت له حجة عالم بالسير، اول من صنف المغازی

ترجمہ: وہ عالم، مامون، مثبت حجت، اور سیر کے عالم تھے اور مغازی تصنیف کرنے والوں میں پہلے مصنف تھے

البدایہ والنہایہ جلد ۹ ص ۱۰۱

علامہ چلی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا

ویقال اول من صنف فیہا عروہ بن الزبیر

ترجمہ: کہا جاتا ہے کہ جس نے سب سے پہلے مغازی لکھی وہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے۔ (کشف الظنون جلد ۲ ص ۷۷)

ولادت و تعلیم

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں اور اسماء بنت صدیق رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں پیدا ہوئے بہت سے صحابہ کرام اور صحابیات علم الرضون سے احادیث روایت کی اور تفقہ کی تعلیم اپنی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حاصل کی

صاحب الفہرست کا قول

ولہ من الکتب کتاب المغازی عروہ بن زبیر

ترجمہ: ان کتابوں میں عروہ بن زبیر کی کتاب المغازی بھی ہے

الفہرست ص ۱۶۰

دوسرے مصنف کتاب المغازی

ابان بن عثمان مدنی رضی اللہ عنہما متوفی ۱۰۵ ہجری ان کی ولادت ۲۰ ہجری کے لگ بھگ ہوئی مدینہ منورہ کے اہل فقہ وفتویٰ میں ان کا شمار تھا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے

شاگرد تھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارہ مخصوص شاگرد جو ان کی فقہ کے ترجمان ہیں ان میں حضرت ابان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی ہیں

کتاب العلل ومعرفۃ الرجال ابن مدینی ص ۳۹ تا ۵۱

حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے والد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بھی سے احادیث روایت کیں اور ان کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے

تیسرے مصنف کتاب المغازی

ابوبکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب زہری مدنی متوفی ۱۲۴ ہجری علمائے تابعین میں دینی علمی جامعیت میں بے مثال اور سیر و مغازی کے مصنف و امام تھے اور اس فن کو دینا و آخرت کا علم قرار دیتے تھے ان کے بھتیجے محمد بن عبد اللہ بن مسلم کا بیان ہے

سمعت عمی الزہری یقول علم المغازی علم الآخرة والدنیا
ترجمہ میں نے اپنے چچا زہری سے سنا فرما رہے تھے علم المغازی دنیا و آخرت میں کام آنے والا علم ہے۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۳ ص ۲۳۱)

زہری کا سفر شام

امام زہری مدینہ منورہ سے شام چلے گئے وہاں اموی خلفاء و امراء نے ان کی بڑی آؤ بھگت کی اور ان کے علوم و فنون کے مدون کرایا عبد الملک بن مروان نے ان کو اپنا ندیم و مقرب بنایا ان کا قرضہ ادا کر کے انعام و اکرام سے نوازا ہشام بن عبد الملک نے ان کو اپنی اولاد کا مربی و معلم مقرر کیا سات ہزار دینار قرضہ ادا کیا زید بن عبد الملک نے ان کو عہدہ قضا پر فائز کر دیا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے ان کو عالم اسلام کا سب سے بڑا عالم قرار دیا اور ان سے کتابیں لکھوائیں دو کاتب مقرر فرمائے دو سال تک ان کے علوم کو کتابی شکل میں جمع کیا جامع بیان العلم جلد ۱ ص ۷۷

چوتھے مصنف کتاب المغازی

جعفر بن محمود انصاری مدنی رحمۃ اللہ علیہ علمائے تابعین کے طبقہ اولیٰ میں ان کا شمار ہوتا ہے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں اور اپنی دادی تویلہ بنت اسلم رضی اللہ عنہا جو کہ صحابیہ ہیں سے بھی احادیث روایت کرتے ہیں آپ کے بھتیجے فرماتے ہیں کہ میرے چچا جعفر بن محمود حدیث وفقہ سیر و مغازی کے بہت بڑے عالم تھے انہوں نے کتاب الغزوات لکھی جو اہل علم کے نزدیک مستند تھی اور اپنے شاگردوں کو اس کی روایت کی ترغیب دیتے تھے یحییٰ بن معین کا بیان ہے کان صالح بن کیسان امر بکتاب الغزوة عنہ ترجمہ صالح بن کیسان نے جعفر بن محمود کی روایت سے کتاب الغزوات پڑھنے کا حکم دیا

(تہذیب التہذیب جلد ۲ ص ۱۰۶)

پانچویں مصنف

عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم انصاری مدنی رضی اللہ عنہ متوفی ۱۳۵ ہجری بھی مغازی کے ابتدائی کے مصنفین میں سے ہیں ان کے جد اعلیٰ حضرت عمرو بن حزام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کا امیر بنا کر روانہ فرمایا ان کا خاندان حدیث وفقہ و مغازی میں ممتاز مقام رکھتا تھا عروہ بن زبیر اور شہاب زہری ان کے شیوخ میں ہیں اور شاگردوں میں کتاب المغازی کے مشہور مصنف محمد بن اسحاق ہیں عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا وصال شریف ستر سال کی عمر میں ۱۳۵ ہجری میں ہوا ان کی کوئی اولاد نہیں تھی

تہذیب التہذیب جلد ۵ ص ۱۶۵

ابوالاسود یتیم عروہ مدنی رحمۃ اللہ علیہ

ابوالاسود محمد بن عبد الرحمن بن نوفل اسدی مدنی متوفی ۱۳۷ ہجری کی کتاب المغازی درحقیقت عروہ بن زبیر کی کتاب المغازی کا نسخہ ہے جس میں یتیم عروہ مدنی نے دوسرے شیوخ کی روایات شامل

کی تھیں ان کے والد حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہو گئے تھے انہوں نے اپنے بچے عروہ بن زبیر کی کفالت میں دینے کی وصیت کی تھی اور عروہ بن زبیر نے ان کو اپنی تربیت میں یوں رکھا کہ یتیم عروہ کے نام سے مشہور ہو گئے دونوں کا شجرہ نسب اوپر جا کر خویلد بن اسد سے مل جاتا ہے آپ نے عروہ بن زبیر کے علاوہ حضرت سیدنا امام زین العابدین اور سالم بن عبد اللہ بن عمر اور عمرہ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا

جمہرۃ انساب العرب ص ۱۲۱ ابن شاہین نے تصریح کی ولہ کتاب المغازی ابوالاسد کی تصنیف کتاب المغازی ہے تاریخ اسماء الثقات ص ۱۵۲

محمد بن سعد بن ابی وقاص قرشی زہری مدنی

ابوالقاسم

محمد بن سعد بن ابی وقاص قرشی زہری مدنی متوفی ۸۲ ہجری قلیل الحدیث نہایت ثقہ تابعی تھے ۸۲ ہجری میں حجاج بن یوسف نے ان کو قتل کر دیا تھا

طبقات ابن سعد جلد ۵ ص ۱۶۷

مغازی کی تعلیم

ان کے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنی اولاد سے جہاد و غزوات کے واقعات بیان کرتے تھے اور ان کو صبر و استقامت کی دعائیں یاد کرایا کرتے تھے محمد بن سعد نے بھی یہ سلسلہ جاری رکھا وہ اپنی اولاد کو مغازی کی تعلیم دیا کرتے تھے ان کے بیٹے اسماعیل متوفی ۱۳۴ ہجری کا بیان ہے

کان ابی یعلّمنا المغازی والسرایا ویقول یابنی انہا شرف آبائکم

فلا تضییعوا ذکرہا

ترجمہ: میرے والد ماجد ہم لوگوں کو مغازی کی تعلیم دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے میرے بیٹو یہ تمہارے آبائی مجد و شرف ہیں انکی یاد کو باقی رکھو

السيرة النبوية احمد زيني دحلان ص ۳۶۰

علی بن حسین بن علی المعروف امام زین العابدین

آپ خاندان نبوة کے چشم چراغ ہیں امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد مبارک کا سلسلہ آپ ہی چلا آپ رضی اللہ عنہ ۶۱ ہجری میں کربلاء سے واپس تشریف لائے تب آپ کی عمر مبارک ۲۳ سال تھی (ابن خلکان جلد ۱ ص ۳۷۷)

آپ مدرس مغازی تھے

روی الواقدي عن عبد الله بن عمر بن علي، عن ابيه سمعت علي بن حسين يقول كنا نعلم مغازی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما نعلم السورة من القرآن

ترجمہ: عمر بن علی سے روایت ہے کہ میں امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی کی تعلیم ایسے دیتے تھے جیسے قرآن کی سورۃ کی تعلیم دیتے تھے (البدایہ والنہایہ جلد ۳ ص ۲۴۲)

خطیب مغازی

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ جامع دمشق میں مغازی و مناقب صحابہ بیان کرنے کے لئے مامور کیا تھا اور امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بچوں کو ایسے مغازی حفظ کراتے تھے جیسے قرآن حفظ کیا جاتا ہے

البدایہ والنہایہ جلد ۳ ص ۲۴۲

مغیرہ بن عبد الرحمن مدنی مخزومی

ابو ہاشم مغیرہ بن عبد الرحمن مدنی مخزومی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بارے میں اختلاف ہے غالباً ۱۰۵ ہجری اور ۱۰۵ ہجری کے درمیان ہوئی یہ ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے شاگرد خاص

ہیں ان کے شاگردوں میں امام مالک و محمد بن اسحاق صاحب المغازی ہیں جہاد میں ان کی ایک آنکھ چلی گئی تھی اپنے استاذ ابان بن عثمان کی کتاب کی روایت بھی فرماتے تھے اور اس کو زیادہ سے زیادہ پڑھنے پڑھانے کی تاکید فرماتے تھے

صرف کتاب المغازی تھی

قال يحيى بن مغيرة بن عبد الرحمن عن ابيه انه لم يكن عنده خط

مكتوب من الحديث الا مغازی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذها

من ابان بن عثمان فكان كثير امانا نقرأ عليه وأمرنا بتعليمها

مغیرہ بن عبد الرحمن کے بیٹے یحییٰ نے بیان کیا کہ میرے والد کے پاس حدیث کا کوئی تحریری مجموعہ نہ تھا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی کے جو انہوں نے حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا تھا یہ کتاب ان کے پاس بہت زیادہ پڑھی جاتی تھی اور ہم کو اس کی تعلیم کا حکم دیتے تھے (طبقات ابن سعد جلد ۵ ص ۱۵۶)

عاصم بن عمر بن قتادہ انصاری مدنی

کا وصال ۱۲۰ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے فارس تھے کے پوتے ہیں علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

شیخ محمد بن اسحاق وکان اخباراً علامۃ بالمغازی

ترجمہ حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ محمد بن اسحاق کے استاذ ہیں اور اخبار

(العبر جلد ۱ ص ۱۵۱)

کے عالم ہیں اور مغازی کے علامہ ہیں

جامع دمشق میں خطیب

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ کو مامور فرمایا کہ وہ جامع دمشق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب

(تہذیب التہذیب جلد ۵ ص ۵۴)

بیان کیا کریں

شرجیل بن سعد انصاری مدنی رضی اللہ عنہ

کا وصال شریف ۱۲۳ ہجری میں ہوا بمبئی عمر پائی اور ان کا شمار شیوخ مدینہ میں ہوتا تھا علی بن عبد اللہ مدینی نے سفیان بن عیینہ سے سوال کیا کہ کیا شرجیل بن سعد انصاری مدنی رضی اللہ عنہ فتویٰ دیا کرتے تھے؟ اس پر انہوں نے ہاں کہہ کر کہا کہ

ولم یکن بالمدينة احد اعلم بالمغازی والبدريين منه

ترجمہ مغازی اور شہدائے بدر کے بارے میں ان سے زیادہ جاننے والا کوئی نہ تھا
الجرح والتعديل جلد ۲ ص ۳۳۰

دورثانی کے راویان مغازی و مصنفین

پہلی صدی کے نصف آخر میں خاص خاص ابواب پر تدوین کی ابتداء ہو چکی تھی اور سب سے پہلے سیر و مغازی پر کتب لکھی گئیں امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے حکم پر احادیث کی تدوین کی فتح الباری جلد ۱ ص ۲۰۸

اس سے پہلے عام طور پر علمائے اسلام اپنے صحیفوں اور نسخوں سے یا اپنی یادداشتوں زبانی تعلیم دیتے تھے دوسرے دور میں مدینہ منورہ کے کئی مصنفین مغازی نے بغداد میں اور دوسرے مقامات میں تدریس و تصنیف کی خدمات سرانجام دیں اس دور کے مشہور مصنفین مغازی میں حضرت موسیٰ بن عقبہ نے مدینہ منورہ میں رہ کر کتاب المغازی لکھی اور محمد بن اسحاق، ابو معشر سندی، اور واقدی نے بغداد وغیرہ میں اپنی کتب لکھیں اسی طرح دوسرے شہروں میں جا کر یہاں کے علماء نے اس علم کو بڑھایا۔

ابو محمد موسیٰ بن عقبہ اسدی مدنی

ابو محمد موسیٰ بن عقبہ اسدی مدنی کا وصال ۱۴۱ ہجری میں ہوا دوسرے دور کے مصنفین

مغازی میں سب سے پہلے مصنف ہیں یہ تین بھائی تھے محمد بن عقبہ، ابراہیم بن عقبہ، اور موسیٰ بن عقبہ یہ تینوں بھائی مدینہ منورہ کے مشہور محدث تھے ان کا حلقہ درس مسجد نبوی شریف میں الگ الگ لگتا تھا سب سے چھوٹے موسیٰ بن عقبہ تھے کثیر الحدیث اور فقہ و فتویٰ من امامت کا درجہ رکھتے تھے۔
(تہذیب التہذیب جلد ۱ ص ۳۶۰)

امام مالک کا جواب

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے جب لوگ سوال کرتے کہ مغازی کس کی پڑھیں؟ تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جواب دیتے کہ موسیٰ بن عقبہ کی پڑھو کہ وہ سب سے ثقہ ہیں۔
(الجرح والتعديل جلد ۲ ص ۱۵۴)

امام احمد بن حنبل کا قول

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے
علیکم بمغازی موسیٰ بن عقبہ فانہ ثقہ
تم لوگ موسیٰ بن عقبہ کی مغازی حاصل کرو کیونکہ وہ ثقہ ہیں
تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ ص ۱۴۰

محمد بن اسحاق مطلبی مدنی

آپ کا وصال ۱۵۱ ہجری میں ہوا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ زیارت سے مشرف ہوئے اور بہت سے اجلۃ تابعین سے احادیث روایت کیں

فضائل و مناقب

علی بن عبد اللہ مدینی نے کہا کہ اہل مدینہ کی حدیثوں کا مدار محمد بن شہاب زہری، کے بعد مالک بن انس اور محمد بن اسحاق پر ہے

کتاب العلل ومعرفۃ الرجال ص ۳۴

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے بارے میں فرمایا

کہ جب تک محمد اسحاق مدینہ منورہ میں ہیں علم کثیر باقی ہے اور عاصم بن عمر کا قول ہے کہ جب تک ابن اسحاق زندہ ہیں لوگوں میں علم باقی رہے گا، شعبہ بن حجاج نے کہا کہ محمد بن اسحاق حفظہ و اتقان میں امیر المؤمنین ہیں ایک قول یہ ہے کہ محمد بن اسحاق امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں

تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ ص ۲۱۶

ابو معشر نجیح سندى مدنى رحمۃ اللہ علیہ

ابو معشر نجیح بن عبد الرحمن سندى مدنى رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۷۰ ہجری میں ہوا ایک زمانہ میں یمن کی حدود میں سندھیوں کی بہت کثرت تھی ان ہی میں ابو معشر کا خاندان تھا ابو معشر مدینہ منورہ کے فقہاء میں خاص مقام رکھتے تھے فن مغازی میں ان کے استاذ ہشام اور شاگرد واقدی ہیں انہوں نے مغازی کا بہت سارا حصہ مدینہ منورہ کے علماء کی مجالس میں بیٹھ کر سن کے ہی یاد کر لیا تھا۔

مغازی کیسے یاد کر لئے؟

ایک بار ان کے بیٹے محمد بن ابی معشر سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کے والد کو مغازی کیسے

یاد ہو گئی؟

تو انہوں نے جواب دیا

كان التابعون يجلسون الى استاذهم فكانوا يتذاكرون المغازی فحفظ

ترجمہ تابعین ان کے استاذ کے پاس بیٹھ کر مغازی کا تذکرہ کرتے تو میرے والد یاد

کر لیتے تھے (تاریخ بغداد جلد ۱۳ ص ۲۲۸)

امام احمد بن حنبل کے پسندیدہ شخص

ابن ابی حاتم فرماتے ہیں

كان احمد بن حنبل يرضاه، ويقول كان بصيرا بالمغازی

ترجمہ: احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ابو معشر کو پسند کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ

ابو معشر علم مغازی میں بصیرت رکھنے والے ہیں (الجرح والتعديل جلد ۲ ص ۲۹۴)

خطیب بغدادی نے لکھا

وكان اعلم الناس بالمغازی وہ مغازی کے سب سے بڑے عالم تھے۔

تاریخ بغداد جلد ۱۳ ص ۲۲۷

محمد بن عمر واقدی

ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن واقدی سلمی واقدی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال شریف ۲۰۷ ہجری

میں ہوا انہوں نے مالک بن انس، سفیان ثوری، امام زہری کے بھتیجے محمد بن عبد اللہ سے علم حاصل کیا

امام حربی کا قول كان الواقدي امن الناس على اهل الاسلام وكان الواقدي

اعلم الناس بامر الاسلام واما الجاهلية فلم يعلم منها شيئا ترجمہ واقدی

مسلمانوں کے سب سے بڑے علمی امانتدار تھے اور واقدی اسلامی امور کے سب سے بڑے عالم

تھے اور جاہلیت کے بارے تو کچھ بھی نہیں جانتے تھے

تاریخ بغداد جلد ۳ ص ۵

مسجد نبوی میں درس مغازی

یوسف بن ابراہیم سہمی کا بیان ہے کہ امام واقدی مسجد نبوی شریف میں درس دے رہے

تھے تو ان سے سوال ہوا کہ کیا پڑھا رہے ہیں؟ تو امام واقدی نے جواب دیا جزء من المغازی

یعنی مغازی کے ایک جز کا درس دے رہا ہوں (تاریخ بغداد جلد ۳ ص ۵)

امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی

آپ کا وصال ۲۱۱ ہجری میں ہوا امام عبد الرزاق فرماتے ہیں کہ میں سات سال تک معمر

بن راشد کے درس میں بیٹھا رہا ہوں امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ عبد الرزاق معمر کی احادیث

کے حافظ تھے میرے نزدیک عبدالرزاق عن معمر والی حدیث اہل بصرہ کی حدیث سے محبوب ہے وہ معمر کی کتابوں کو پیش نظر رکھتے ہیں، ابراہیم بن عباد فرماتے ہیں کہ عبدالرزاق کو ستر ہزار احادیث زبانی یاد تھیں بعض لوگوں نے ان پر تشیع کا الزام لگایا ہے بات صرف اتنی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا علی رضی اللہ عنہ سے محبت زیادہ رکھتے تھے باوجود اس الزام کے ائمہ اسلام نے دور دراز کے سفر کر کے ان سے احادیث کا فیض حاصل کیا ہے

تہذیب التہذیب جلد ۶ ص ۳۱۰

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

قاضی ابو یوسف نے سیر و مغازی کی تعلیم کے لئے باقاعدہ آغاز کیا تھا وہ فقہ و فتویٰ کے امام تھے مگر تفسیر و مغازی میں بھی کمال حاصل تھا اس کا اندازہ ہلال بن یحییٰ کے بیان سے لگایا جاسکتا ہے۔

کان ابو یوسف یحفظ التفسیر والمغازی وایام العرب
ترجمہ: ابو یوسف تفسیر اور مغازی اور ایام ناس کے حافظ تھے

اخبار ابی حنیفہ واصحابہ ص ۹۳

مساجد میں مغازی کے تذکرے

عہد سلف میں عام طور پر دینی تعلیم کی مجالس مساجد میں ہی قائم ہوتی تھیں جن میں ہر قسم کے دینی مسائل بیان کئے جاتے تھے

ابوالاحوص رحمۃ اللہ علیہ کا قول

فرماتے ہیں کہ ہم نے ان علماء کو پایا جن کی علمی مجالس مساجد ہی میں قائم ہوتی تھیں

الفقیہ والمحققہ جلد ۲ ص ۱۳۹

فرمان امیر

حضرت **عمر بن عبدالعزیز** رضی اللہ عنہ نے امراء کے نام حکم جاری فرمایا کہ اپنی مساجد میں علم کی اشاعت عام کریں کہ یہ سنت متروک ہو چکی ہے۔

المحدث الفاضل بین الراوی والواعی ص ۶۰۳

مسجد نبوی شریف میں درس

حضرت **سیدنا عبداللہ بن عباس** رضی اللہ عنہما نے دن مقرر کئے ہوئے تھے ایک دن فقہ کا ایک دن تفسیر کا ایک دن صرف مغازی کا ایک دن صرف اشعار کا ایک دن صرف ایام عرب کا درس دیا کرتے تھے

طبقات ابن سعد جلد ۲ ص ۳۶۸

حضرت **عقیل بن ابی طالب** رضی اللہ عنہ کا درس

حضرت **عقیل بن ابی طالب** رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد نبوی شریف میں نمکیہ لگایا جاتا تھا اور لوگ ان کے گھر جمع ہو جاتے یہ انساب و ایام کے واقعات سناتے تھے وہ خاص طور پر قریش کے ایام و انساب جن میں غزوات بھی شامل ہوتے بیان کرتے تھے

اسد الغابہ جلد ۳ ص ۴۲۳

امام **واقدی** کا درس

سف بن ابراہیم سمتی کا بیان ہے کہ امام **واقدی** مسجد نبوی شریف میں درس دے رہے تھے تو ان سے سوال ہوا کہ کیا پڑھا رہے ہیں؟ تو امام **واقدی** نے جواب دیا جزء من المغازی یعنی مغازی کے ایک جز کا درس دے رہا ہوں

(تاریخ بغداد جلد ۳ ص ۵)

بصرہ کی مسجد میں درس

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چار غزوات میں شریک رہے ہیں وہ بصرہ کی مسجد کے پچھلے حصے میں لوگوں وعظ سنایا کرتے تھے اور ان میں مغازی کا ذکر کیا کرتے تھے

بخاری کتاب الجہاد جلد ص

خواتین میں مغازی کے تذکرے

حضرت امیہ بن قیس غفاریہ رضی اللہ عنہا کا بیان

حضرت امیہ بن قیس غفاریہ رضی اللہ عنہا نے ایک بار عورتوں کے مجمع اپنے غزوہ خیبر میں جانے کا واقعہ یوں بیان کیا کہ قبیلہ غفار کی چند عورتیں اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور ہم سب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے ساتھ غزوہ خیبر میں جانا چاہتی ہیں ہم اپنی طاقت کے مطابق مجاہدین کی مدد کریں گی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی برکتہ اللہ اور شرکت کی اجازت عطا فرمادی میں اس وقت نو عمر لڑکی تھی راستہ میں مجھے نسوانی کیفیت پیش آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانی میں نمک ملا کر غسل کر لو اور جب خیبر فتح ہوا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال فتنے میں سے یہ ہار خود پہنایا جو انہوں نے عورتوں کو دیکھا یا اور اللہ کی قسم یہ ہار میرے گلے سے کبھی بھی جدا نہیں ہوگا جسے میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنایا ہے وہ زندگی بھر اس ہار کو پہنے رہیں اور ان کے انتقال کے وقت وہ ہار ان کے گلے میں تھا وصال شریف کے وقت وصیت کی تھی کہ یہ ہار میرے گلے نہ اتارا جائے بلکہ اسی کے ساتھ مجھے دفن کیا جائے اور اسی طرح اپنی میت کو بھی نمک والے پانی کے ساتھ غسل دیا جائے ان کی ان ساری وصیتوں پر عمل کیا گیا ان کی ساری زندگی کا معمول تھا جب بھی غسل کرتی تھیں پانی میں نمک ضرور ملاتی تھیں (طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۲۹۳)

میری ماں مجھے غزوات کا درس دیا کرتیں

ام سعد جمیلہ بنت سعد بن ربیع خزرجیہ رضی اللہ عنہا اپنے والد کی اکیلی بیٹی تھیں ان کی والدہ عمرہ بنت حزم بن زید رضی اللہ عنہا غزوہ خندق میں شریک تھیں اس وقت جمیلہ رضی اللہ عنہا صرف دو سال کی تھیں آپ بیان فرماتی ہیں

انا یوم الخندق ابنة سنتین وکانت امی تخبرنی بعد ان ادرکت عن

امرهم فی الخندق

ترجمہ میں غزوہ خندق کے وقت دو سال کی تھی جب میں نے ہوش سنبھالا تو میری امی

جان مجھے غزوہ خندق کے مجاہدین کے واقعات سنایا کرتیں

طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۳۵۹

مجھے احد کے واقعات بیان کرو

ام سعد جمیلہ بنت سعد بن ربیع خزرجیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو میں نے کہا کہ اے خالہ مجھے احد شریف کے واقعات بیان کریں تو انہوں نے بتایا کہ میں صبح سویرے احد چلی گئی تھی میرے پاس پانی کا مشکیزہ تھا اس وقت لڑائی ہو رہی تھی مسلمانوں کا حال اچھا تھا صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور جب نقشہ بدل گیا تو میں جلدی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور آپ کا دفاع کرنے لگی ام سعد جمیلہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے کندھے پر گہرے زخم کا نشان دیکھا تو میں نے کہا کہا اے خالہ یہ نشان کیسے لگا؟ تو انہوں نے بتایا کہ ابن قتیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہا دیکھ کر آپ کی گستاخی کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے آگے بڑھے میں بھی ان ہی لوگوں کے ساتھ تھی جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے لگا تو میں آگے آگئی تو اس کی تلوار مجھے لگ گئی اس زخم کے باوجود میں نے اس پر حملہ کیا مگر اس اللہ تعالیٰ کے دشمن نے دہری زر پہن رکھی تھی (طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۴۱۳)

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں اس وقت کی خواتین میں جذبہ جہاد کیسے کوٹ کوٹ کر

بھرا ہوا تھا

مدارس میں مغازی کی تعلیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں جہاد کی تعلیم کے سلسلہ میں تیر اندازی، شمشیر زنی، شہ سواری، نشانہ بازی، تیراکی، گھڑ دوڑ، اور اسی قسم کی جہاد میں کام آنے والی باتوں کی باقاعدہ مشق کروائی جاتی تھی اس زمانہ میں یہی حربی تعلیم تھی بعد میں صحابہ کرام اور تابعین نے اسی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعلیم کا بھی اہتمام کیا تا کہ فتوحات میں ان سے

مدد ملی جائے اور یہ آبائی مجدد و شرف محفوظ رکھا جائے جس میں دنیا و آخرت کی خیر ہے بچوں کے لئے گھروں میں اور مکتبوں کا انتظام کیا گیا اور بڑوں کے لئے مستقل درس گاہیں کھولی گئیں اس طرح مغازی کا بہت سا حصہ کتابوں میں آنے سے پہلے سینوں میں محفوظ ہو گیا یہاں پر چند مثالیں ذکر کی جاتی ہیں جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان کی نگاہ میں ان کی اہمیت کتنی تھی

بچوں کو تیر اندازی کی تعلیم دو

حضرت مکحول شامی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ

كتب عمر بن خطاب رضي الله عنه الى الشام ان علموا اولادكم
الرحمى والفروسة

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اہل شام کی طرف خط بھیجا کہ تم
لوگ اپنی اولادوں کو تیراندازی اور شہ سواری کی تعلیم دو۔

مجموع الفتاویٰ جلد ۲۸ ص ۱۰

بچوں کو تیراکی کی تعلیم دو

كتب عمر بن الخطاب رضي الله عنه الى امراء الشام ان يتعلموا الغرض
ویمشون بین الغرضین وعلّموا صبیانکم الكتابة والسباحة ترجمہ حضرت عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ نے اہل شام کے امراء کی طرف خط بھیجا کہ تم لوگ نشانہ بازی
یکھو اور دونشانوں کے درمیان پیدل چلو اور تم لوگ اپنی اولادوں کو لکھنا اور تیرنا سکھاؤ
مصنف عبدالرزاق جلد ۹ ص ۱۹

مدرسین کی تنخواہیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور مبارک میں تین مدرسے قائم کئے اور ان کے
معلمین کو پندرہ درہم ماہانہ دیا کرتے تھے (کنز العمال جلد ۲ ص ۱۹۲)

مغازی میں صاحب نظر ہونا چاہئے

ہشام بن عبدالملک نے اپنے بیٹے کی تربیت کے لئے حضرت سلیمان کلبی کو تعلیم کے
بارے میں جو ہدایات دی تھیں ان میں ایک بات بطور خاص یہ ہے

وبصّرہ طرفاً من الحلال والحرام والخطب والمغازی

ترجمہ تم اس کو حلال و حرام، خطبات، مغازی کے ایک حصہ کا صاحب نظر بنادو
تربیت الاولاد فی الاسلام جلد ۲ ص ۱۴۵ عبداللہ بن ناصح علوان

اپنے بچوں کو مغازی کی تعلیم کیسے دیتے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنی اولاد سے جہاد و غزوات کے واقعات بیان
کرتے تھے اور ان کو صبر و استقامت کی دعائیں یاد کرایا کرتے تھے محمد بن سعد نے بھی یہ سلسلہ
جاری رکھا وہ اپنی اولاد کو مغازی کی تعلیم دیا کرتے تھے ان کے بیٹے اسماعیل متوفی ۱۳۴ ہجری کا
بیان ہے

كان ابی یعلّبنا المغازی والسرایا ویقول یابنی انہا شرف آبائکم
فلا تضییعوا ذکرها

ترجمہ: میرے والد ماجد ہم لوگوں کو مغازی کی تعلیم دیا کرتے تھے اور فرماتے
تھے کہ اے میرے بیٹو یہ تمہارے آبائی مجد و شرف ہیں انکی یاد کو باقی رکھو۔

السیرۃ النبویۃ احمد زینی دحلان ص ۳۶۰

جو مغازی سیکھنا چاہے

امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

من اراد المغازی فالمدینۃ ومن اراد المناسک فمکۃ ومن

اراد الفقہ فالکوفۃ ویلزم اصحاب ابی حنیفۃ

جو مغازی سیکھنے کا ارادہ کرے اس کے لئے مدینہ منورہ ہے اور جو حج کے احکام سیکھنے کا
ارادہ کرے اس کے لئے مکہ مکرمہ ہے اور جو شخص فقہ سیکھنے کا ارادہ کرے تو اس کے لئے کوفہ ہے اور
وہ ابوحنیفہ کے شاگردوں سے سیکھے۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ ص ۷۵)

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

روى الواقدي عن عبد الله بن عمر بن علي، عن ابيه سمعت علي بن حسين يقول كنا نعلم مغازی النبی صلی اللہ علیہ وسلم كما نعلم السورة من القرآن

ترجمہ: عمر بن علی سے روایت ہے کہ میں امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی کی تعلیم ایسے دیتے تھے جیسے قرآن کی سورۃ کی تعلیم دیتے تھے

البدایہ والنہایہ جلد ۳ ص ۲۴۲

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کس چیز سے کھیلا کرتے

مغازی کے اولین مصنف عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں فرماتے ہیں کہ میرے ابا جی حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو بدر میں تین گہرے زخم آئے تھے

كنت ادخل اصابعي في تلك الضربات العب وانا صغير
ترجمہ میں ان زخموں کے گہرے نشانوں میں انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا حالانکہ میں اس وقت بچہ تھا

تاریخ کبیر جلد ۴ ص ۵۸

مجلس درس میدان جہاد لگتی

حضرت عکرمہ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما مغازی کا ایسے دل نشین انداز میں ذکر کرتے کہ سننے والے کو یوں لگتا کہ وہ خود میدان جنگ میں موجود ہے سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں کان عکرمہ اذا تكلم في المغازی فسمعه انسان قال كانه مشرف علیہم یراہم

ترجمہ: عکرمہ رضی اللہ عنہ جب مغازی کا بیان کرتے تو سننے والا کہتا تھا کہ گویا کہ میدان جہاد میں مجاہدین کو دیکھ رہا ہے

تہذیب التہذیب جلد ۷ ص ۲۶۶

گویا کہ یہ جہاد میں موجود ہوں

ایک بار امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی کا درس دے رہے تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہاں سے گزرے سن کر فرمایا
انه ليحدث حديثا كانه شهد القوم ترجمہ یہ اس طرح بیان کر رہے ہیں
جیسے یہ مجاہدین کے ساتھ تھے

کتاب الآثار لا امام ابو یوسف ص ۲۱۶

ان عبارات سے ثابت ہوا کہ مغازی کی تعلیم کے لئے باقاعدہ مجلس قائم ہوتی تھیں جن میں صرف مغازی کا بیان ہوتا تھا

غزوات کے مقامات و شہداء کے مزارات

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین اور علماء و مشائخ کو جہاد و غزوات کے مقامات اور شہداء کے مزارات کی زیارت سے خاص شغف تھا وہ ان کی زیارت کے لئے خاص اہتمام کرتے تھے ان کے بارے میں تحقیق کرتے تھے اور ان سے متعلق واقعات کی یاد تازہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد شریف کے متعلق فرمایا کرتے۔

هذا جبل يحبنا ونحبه

یہ جبل احد ہم سے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (بخاری و مسلم)

مزارات احد کی زیارت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال مزارات احد پر تشریف لے جاتے اور ان کو خطاب فرما کر یوسلام کرتے سلام علیکم بما صبرتم فنعمر عقبی الدار حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت مولاعلی رضی اللہ عنہ کا یہی عمل مبارک تھا اور ایک بار حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ شام سے حج کے لئے آئے تو شہدائے احد کی زیارت کے لئے گئے

سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے جایا کرتی تھی اور اس کی اصلاح و مرمت کیا کرتی تھیں اور نشان کے لئے قبر مبارک پر ایک پتھر رکھا تھا ایک روایت میں آپ دوسرے تیسرے دن اور ایک روایت میں ہر جمعہ کے دن جایا کرتی تھیں۔

وفاء الوفا جلد ۳ ص ۹۳۲

تاکہ میں مامون رہوں

حضرت انیسہ بنت عدی انصاریہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے عبد اللہ بن سلمہ عجلانی غزوہ احد

میں شہید ہو گئے اور وہیں ان کی تدفین ہوئی بعد میں انیسہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی میرا بیٹا غزوہ احد میں شہید ہوا ہے میں چاہتی ہوں اس کو قریب لا کر دفن کروں تاکہ اس کی قربت سے مامون رہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمادی

اسد الغابہ جلد ۵ ص ۴۰۶

محمد کے غلاموں کا کفن میلا نہیں ہوتا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد احد میں سب سے پہلے شہید ہوئے اور ان کو ایک دوسرے شہید کے ساتھ دفن کیا گیا میں سوچا کہ میں اپنے والد کی علیحدہ قبر بناؤں تو جب میں ان کو نکالا تو چھ ماہ بعد بھی جسم ان کا صحیح سلامت تھا۔

بخاری جلد ۱ ص ۱۶۱

جسم تروتازہ تھے

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اعلان کرایا عین زرقاء کے اجراء کے وقت اہل مدینہ احد کے نشیبی علاقہ میں جن شہداء کی قبریں ہیں ان کو بالائی جگہ پر دفن کریں اس اعلان کے بعد شہداء کے جسموں کو نکالا گیا تو ان کے جسم بالکل تروتازہ تھے ان ہی شہداء میں حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے دونوں حضرات غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے ان کو ایک قبر میں دفن کیا گیا تھا ان کو اس موقع پر نکالا گیا تو جسم نرم و نازک تھا بالکل تغیر نہیں ہوا تھا ایک صحابی کے جسم پر زخم تھا اور ان کا ہاتھ زخم کی وجہ سے الگ تھا اسی طرح دفن کئے گئے تھے باہر نکالنے کے بعد ان کا ہاتھ وہاں سے ہٹا کر چھوڑا گیا تو پھر وہیں چلا گیا یہ واقعہ غزوہ کے چھیالیس سال بعد کا ہے (موطا امام مالک ص ۳۴۵)

شجرہ بیعت رضوان

طارق بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں سفر حج میں تھا راستہ میں دیکھا کہ لوگ ایک جگہ نماز

ادا کر رہے ہیں میں نے سوال کیا کہ کیا یہاں مسجد ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہاں وہی درخت ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے بیعت رضوان لی تھی

بخاری کتاب المغازی جلد ۲۹ ص

اگر میری بینائی لوٹ آتی ----

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ نے بینائی جانے کے بعد فرمایا کہ اے بھتیجے اگر میں اور تو مقام بدر میں ہوتے اور اللہ تعالیٰ میرے بینائی واپس کر دیتا تو میں تم کو وہ وادی دیکھاتا جہاں سے فرشتے ہماری مدد کرنے آئے اور تم کو اس بارے میں کوئی شک و شبہ نہ رہتا

البدایہ والنہایہ جلد ۳ ص ۵۲۹

حضرت ابوققادہ انصاری رضی اللہ عنہ زیارت کراتے تھے

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ احد اور اس کے علاوہ تمام غزوات میں شریک رہے یہ مواقع و مقامات کی معلومات رکھتے تھے جس زمانہ میں مروان بن حکم امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ منورہ کا والی تھا اس نے حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ کو بلایا تاکہ وہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مواقف و مشاہد کی زیارت کروائیں حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اس نے ان کی راہنمائی میں زیارت کی

تہذیب التہذیب جلد ۱۲ ص ۲۰۵

حضرت ابان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ زیارت کراتے

سلیمان بن عبد الملک بن مروان ۸۲ ہجری میں اپنی ولی عہدی کے دور میں جب حج و زیارت کے لئے مدینہ منورہ آیا تو وہاں کے اعیان و اشراف اس کے استقبال کے لئے نکلے اس موقع پر اس نے ابان بن عثمان اور عمرو بن عثمان، ابوبکر بن عبد اللہ کی راہنمائی میں مدینہ منورہ کے

متبرک مقامات کی زیارت کی جن مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی اور جن مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام شہید ہوئے تھے سب کی زیارت کی اسی سلسلہ میں جبل احد، مشربہ ابراہیم، اور قباء تک گیا اور ہر مقام و مشہد کے بارے میں معلومات حاصل کیں ان حضرات نے یہ تمام واقعات تفصیل کے ساتھ بیان کئے سلیمان بن عبد الملک نے قباء شریف جا کر کہا اے ابان بن عثمان آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سیر و مغازی مرتب کر دو تو حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے یہ کتاب پہلے مرتب کر لی ہے

کتاب الموقفیات فی الاخبار بزمیر بن بکار ص ۲۲۲

امام واقدی معلومات جمع کرتے

امام واقدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں صحابہ و شہداء کی اولاد میں سے یا ان کے غلاموں میں سے جس کو ملتا اس سے پوچھتا کہ تم نے اپنے خاندان میں سے کوئی بات سنی ہو جو غزوہ میں شریک ہوئے ہوں اگر وہ شہید ہوئے ہیں تو کہاں؟ اور کس غزوہ میں؟ اور جب کوئی بات معلوم کر لیتا تو خود جا کر تحقیق کرتا تھا چنانچہ غزوہ مریسہ کا محل وقوع وہاں جا کر دیکھا اسی طرح جس غزوہ کے بارے میں معلوم ہوتا خود جا کر تحقیق کرتا

ہارون قروی کا بیان

ایک راوی ہارون قروی کا بیان ہے کہ میں نے واقدی کو مکہ مکرمہ میں دیکھا کہ برتن میں پانی لئے کہیں جا رہے ہیں میں نے سوال کیا کہ کہاں جا رہے ہیں؟ بولے حنین جا رہا ہوں تاکہ وہاں کا محل وقوع اور اس کی نوعیت معلوم کروں (تاریخ بغداد جلد ۳ ص ۳)

امام واقدی رحمہ اللہ زیارت کراتے تھے

واقدی رحمۃ اللہ علیہ غزوات و مشاہد کے چشم دید معلومات کے مستند عالم تھے خلیفہ ہارون الرشید حج کے بعد مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو یحییٰ بن خالد کو کہا کہ کوئی ایسا عالم تلاش کرو جو مدینہ منورہ

کے مشاہد، مقدس مقامات، شہداء کے مزارات، اور نزول وحی کے مواقع جانتا ہو لوگوں نے یحییٰ کو امام واقدی کا نام لیا اس نے آدمی بھیج کر امام واقدی کو بلایا اور کہا کہ امیر المؤمنین کی خواہش ہے کہ آپ عشاء کی نماز ان کے ساتھ ادا کریں میں نے عشاء کی نماز مسجد نبوی شریف میں ادا کی اور باہر نکل کر دیکھا دو گھوڑے سوار موجود تھے اور سامنے روشنی ہو رہی تھی یحییٰ بن خالد نے مجھے بلایا میں نے ان دونوں کو لہجا کر مسجد نبوی شریف کے مقدس مقامات دیکھائے دونوں نے مقام جبریل پر دو دو نقل ادا کئے اور دعا کی اسکے بعد دونوں کو لیکر رات بھر میں مدینہ کی مشاہد و مزارات کی زیارت کراتا رہا اور دونوں ہر جگہ دو دو نقل ادا کرتے اور دعا کرتے حتیٰ کہ جب مسجد نبوی شریف میں آئے تو فجر کی آذان ہو رہی تھی اس خدمت کے عوض خلیفہ ہارون نے مجھے دس ہزار دینار دیئے کا حکم دیا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۵ ص ۴۲۵)

غزوہ وسریہ کی تعریف

غزوہ وسریہ کے متعلق ارباب سیر کی اصطلاح یہ ہے کہ ہر وہ لشکر جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس خود تشریف لے گئے ہوں اسے غزوہ یا غزوات کہتے ہیں اور جس لشکر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود نہ گئے ہوں بلکہ کوئی لشکر روانہ فرمایا ہو اسے بعثت یا سریہ کہتے ہیں۔

غزوات و سرائی کی تفصیل

غزوات کی تعداد ۲۷ ہے ان میں سے صرف ۱۹ ایسے ہیں جن میں قتال ہوا ہے اور ۱۸ ایسے ہیں جن میں جنگ نہیں ہوئی ہے

نمبر شمار	غزوہ	سنہ	تعداد و شرکاء	کیفیت
۱	غزوہ ابواء	صفر ۱ سنہ ۱ ہجری	مہاجرین ۲۰۰	قتال نہیں ہوا
۲	غزوہ بواط	ربیع الاول سنہ ۲ ہجری		قتال نہیں ہوا
۳	غزوہ سفوان	ربیع الاول ۲ ہجری		قتال نہیں ہوا

۴	غزوہ ذوالعشیرہ	جمادی الاخریٰ ۲ ہجری	۱۵۰ یا ۲۰۰	معمول قتال ہوا
۵	غزوہ بدر الکبریٰ	رمضان سنہ ۲ ہجری	۵۱۳ یا ۳۰۵	قتال ہوا
۶	غزوہ بنو قینقاع	شوال ۲ ہجری		جلاوطن کئے گئے
۷	غزوہ سویق	ذولحجہ ۲ ہجری	۲۰۰ سوار	قتال نہیں ہوا
۸	غزوہ قرقرۃ الکدر	محرم ۳ ہجری	۲۰۰ سوار	قتال نہیں ہوا
۹	غزوہ غطفان/ذوامر	ربیع الاول ۳ ہجری	۴۵۰	قتال نہیں ہوا
۱۰	غزوہ بنی سلیم	جمادی الاولیٰ ۳ ہجری	۳۰۰	قتال نہیں ہوا
۱۱	غزوہ احد	شوال ۳ ہجری		قتال ہوا
۱۲	غزوہ حمراء الاسد	شوال ۳ ہجری		قتال نہیں ہوا
۱۳	غزوہ بنی نضیر	ربیع الاول ۴ ہجری		جلاوطن کئے گئے
۱۴	غزوہ بدر الموعدا بدر الصغریٰ	ذوقعدہ ۴ ہجری	۱۵۰۰	قتال نہیں ہوا
۱۵	غزوہ ذات الرقاع	محرم ۴ ہجری	۷۰۰ یا ۲۰۰	قتال نہیں ہوا
۱۶	غزوہ دومتہ الجندل	ربیع الاول ۵ ہجری	۱۰۰۰	قتال نہیں ہوا
۱۷	غزوہ مریسج	شعبان ۵ ہجری		قتال ہوا
۱۸	غزوہ خندق/احزاب	ذوالقعدہ ۵ ہجری	۳۰۰۰	قتال ہوا
۱۹	غزوہ بنو قریظہ	ذوالقعدہ ۵ ہجری	۳۰۰۰	قتال ہوا
۲۰	غزوہ بنی لحيان	ربیع الاول ۶ ہجری	۲۰۰	قتال نہیں ہوا
۲۱	غزوہ غلبہ	ربیع الاول ۶ ہجری	۷۰۰ یا ۵۰۰	قتال نہیں ہوا
۲۲	غزوہ حدیبیہ	ذوالقعدہ ۶ ہجری	۱۶۰۰ یا ۱۴۰۰	قتال نہیں ہوا
۲۳	غزوہ خیبر	جمادی الاولیٰ ۷ ہجری	۱۴۰۰	قتال ہوا
۲۴	غزوہ فتح مکہ	رمضان ۸ ہجری	۱۰۰۰۰	معمولی قتال ہوا

۹	سریہ ابی سلمہ بن عبدالاسد مخزومی (محرم ۳ ہجری قطن/قریب فید	۱۵۰ مہاجرین و انصار، قتال نہیں ہوا
۱۰	سریہ عبداللہ بن انیس (محرم ۳ ہجری) عرنہ برائے قتل سفیان بن خالد ہذلی	عبداللہ بن انیس، قتل ہوا
۱۱	سریہ منذر بن عمرو ساعدی (صفر ۴ ہجری) بزمعونہ	۷۰ نوجوان قراء، سب شہید کردئے گئے
۱۲	سریہ مرثد بن ابی مرثد غنوی (صفر ۴ ہجری) مقام رجع	۱۰ نفر انصار، شہید کردئے گئے
۱۳	سریہ محمد بن مسلمہ (محرم ۵ ہجری) قرطاء/بطن بنی بکر	ایک نفر، قتال اور حصول غنیمت
۱۴	سریہ عکاشہ بن محسن اسدی (ربیع الاول ۶ ہجری) غمر مرزوق	چالیس نفر، حصول غنیمت بغیر قتال
۱۵	سریہ محمد بن مسلمہ (ربیع الاول ۶ ہجری) ذی القصہ	۱۰ نفر، حصول غنیمت بغیر قتال
۱۶	سریہ ابو عبیدہ بن جراح (ربیع الاخر ۶ ہجری) ذی القصہ	۴۰ نفر، حصول غنیمت بغیر قتال
۱۷	سریہ زید بن حارثہ (ربیع الاخر ۶ ہجری) بنو سلیم / جموم ناحیہ	۱۰۰ سوار، حصول غنیمت بغیر قتال
۱۸	سریہ زید بن حارثہ (جمادی الاولیٰ ۶ ہجری) مقام عیس	۱۵۰ سوار، حصول غنیمت بغیر قتال
۱۹	سریہ زید بن حارثہ (جمادی الاخریٰ ۶ ہجری) مقام طرف/بنی ثعلبہ	۱۵۰ نفر، غنیمت بغیر قتال
۲۰	سریہ زید بن حارثہ (جمادی الاخریٰ ۶ ہجری) مقام حسی	۵۰۰ نفر، قتال و حصول غنیمت
۲۱	سریہ زید بن حارثہ (رجب ۶ ہجری) وادی القری	قتال نہیں ہوا
۲۲	سریہ عبدالرحمن بن عوف (شعبان ۶ ہجری) دومۃ الجندل	

۲۵	غزوہ حنین/ہوازن	شوال ۸ ہجری	۱۲۰۰۰	قتال ہوا
۲۶	غزوہ طائف	شوال ۸ ہجری		قتال ہوا
۲۷	غزوہ تبوک/محیش العسرة	رجب ۹ ہجری	۳۰۰۰۰	قتال نہیں ہوا

سرایا کی تفصیل

زمنہ شمار یہ سنہ ہجری	کس جانب روانہ	تعداد شرکاء کیفیت
۱	سریہ حمزہ بن عبد *	سیف البحر
۲	سریہ عبیدہ بن حارث (شوال ۱ ہجری)	بطن رابغ
۳	سریہ سعد بن ابی وقاص (ذولقعدہ ۱ ہجری)	خزار
۴	سریہ عبداللہ بن جحش اسدی (رجب ۱ ہجری)	بطن نخله
۵	سریہ عمیر بن عدی قحطی (رمضان ۳ ہجری)	گستاخ عورت عصماء بنت مروان
۶	سریہ سالم بن عمیر عمری (شوال ۳ ہجری)	گستاخ رسول ابو عقیق
۷	سریہ قتل کعب بن اشرف یہودی (ربیع الاول ۳ ہجری)	گستاخ رسول کعب بن اشرف یہودی
۸	سریہ زید بن حارثہ (جمادی الاخریٰ ۳ ہجری)	قروہ/عجد

۲۳	سریہ علی بن طالب (شعبان ۶ ہجری)	فدک/ بنی سعد	۱۰۰ نفر، حصول غنیمت بغیر قتال
۲۴	سریہ زید بن حارثہ (رمضان ۶ ہجری)	ام قرظہ/ ناحیہ وادی القری	حصول غنیمت بغیر قتال
۲۵	سریہ عبداللہ بن عتیک (رمضان ۶ ہجری)	ابورافع بن ابی حقیق	۵ نفر قتل ہوا
۲۶	سریہ عبداللہ بن رواحہ (شوال ۶ ہجری)	اسیر بن زارم یہودی	۳۰ نفر، قتال ہوا
۲۷	سریہ کرز بن جابر فہری (شوال ۶ ہجری)	عرینہ	۲۰ قتل کئے گئے
۲۸	سریہ عمرو بن امیہ ہمیری	مکہ مکرمہ	۲ نفر، ایک قتل ہوا ایک گرفتار ہوا کر مسلمان ہوا
۲۹	سریہ عمر بن خطاب (شعبان ۷ ہجری)	ترہ/ ہوازن	۳۰ نفر، قتال نہیں ہوا
۳۰	سریہ ابو بکر صدیق (شعبان ۷ ہجری)	حجہ/ بنی کلاب	قتال ہوا
۳۱	سریہ بشیر بن سعد (شعبان ۷ ہجری)	فدک/ بنی مرہ	۳۰ نفر، قتال ہوا
۳۲	سریہ غالب بن عبداللہ * (رمضان ۷ ہجری)	میفعہ/ بنی عوان	۱۳۰، قتال ہوا
۳۳	سریہ بشیر بن سعد (شوال ۷ ہجری)	یمن وجبار	۳۰۰ نفر، حصول غنیمت بغیر قتال
۳۴	سریہ ابن ابی العوجاء (ذوالحجہ ۷ ہجری)	بنی سلیم	۵۰ نفر، قتال ہوا
۳۵	سریہ غالب بن عبداللہ * (صفر ۸ ہجری)	بنی ملوح/ کدید	۱۰ نفر سے زائد، قتال نہیں ہوا
۳۶	سریہ غالب بن عبداللہ * (صفر ۸ ہجری)	فدک	۲۰۰ نفر، معمولی قتال
۳۷	سریہ شجاع بن وہب اسدی (ربیع الاول ۸ ہجری)	حی/ بنی عامر	۲۴ نفر، حصول غنیمت بغیر قتال

(ہجری)

۳۸	سریہ کعب بن عمیر غفاری (ربیع الاول ۸ ہجری)	ذات الطلاع/ قریب وادی القری	۱۵ نفر، شدید قتال ہوا اور شہادت بھی
۳۹	سریہ موتہ/ زید بن حارثہ (جمادی الاولیٰ ۸ ہجری)	موتہ/ بلقاء دمشق	۳۰۰۰ نفر، شدید قتال ہوا
۴۰	سریہ عمرو بن عاص (جمادی الاخریٰ ۸ ہجری)	ذات السلاسل	۳۰۰ مجاہدین و انصار پھر ۲۰۰، قتال نہیں ہوا
۴۱	سریہ خطہ/ ابو عبیدہ بن جراح (رجب ۸ ہجری)	سیف البحر/ جہینہ	۳۰۰ انصار و مجاہدین، قتال نہیں ہوا
۴۲	سریہ ابوققادہ بن ربیع انصاری (شعبان ۸ ہجری)	خضرہ/ نجد	۱۵ نفر، قتال ہوا
۴۳	سریہ ابوققادہ بن ربیع انصاری (شعبان ۸ ہجری)	بطن اضم	۸ نفر، قتال نہیں ہوا
۴۴	سریہ خالد بن ولید (رمضان ۸ ہجری)	عزی/ بت	۳۰ سوار، عزی بت مسمار ہوا
۴۵	سریہ عمرو بن عاص (رمضان ۸ ہجری)	سواع بت	بت مسمار ہوا
۴۶	سریہ سعد بن زید اشہلی (رمضان ۸ ہجری)	مناۃ بت	۲۰ سوار، بت مسمار ہوا
۴۷	سریہ خالد بن ولید (شوال ۸ ہجری)	بنی جذمہ/ اسفل مکہ	۳۵۰ انصار و مجاہدین، قتال ہوا
۴۸	سریہ طفیل بن عمرو دوسی (شوال ۸ ہجری)	ذو لکھین/ بت	قبیلہ دوس کے افراد، بت مسمار ہوا

۴۹	سریہ عبیدہ بن حصن فزاری (محرم ۹ ہجری)	بنی تمیم	۵۰ عرب سوار، قتال نہیں ہوا قیدی لائے گئے
۵۰	سریہ قطبہ بن عامر (صفر ۹ ہجری)	قبیلہ خثعم	۲۰ نفر، قتال ہوا
۵۱	سریہ ضحاک بن سفیان کلابی (ربیع الاول ۹ ہجری)	بنی کلاب/قرطاء	جیش، قتال ہوا
۵۲	سریہ علقمہ بن مجرمدجی (ربیع الثانی ۹ ہجری)	حبشہ	۳۰۰ نفر، قتال نہیں ہوا
۵۳	سریہ علی بن ابی طالب (ربیع الثانی ۹ ہجری)	فلس صنم طی	۱۵۰ نفر، بت مسمار ہوا
۵۴	سریہ عکاشہ بن محسن اسدی (ربیع الثانی ۹ ہجری)	ارض غدرہ	
۵۵	سریہ خالد بن ولید (ربیع الاول ۱۰ ہجری)	نجران	
۵۶	سریہ علی بن ابی طالب (رمضان ۱۰ ہجری)	یمین	۳۰۰ نفر، قتال پھر اسلام
۵۷	سریہ اسامہ بن زید بن حارثہ (صفر ۱۱ ہجری)	اہل ابنی	

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آلات حرب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلواریں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کئی تلواریں تھیں البتہ یہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا کہ یہ ساری ایک وقت میں جمع تھیں یا مختلف اوقات میں زیر دست اطہر رہتی تھیں ان میں سے بعض کے اسماء یہ ہیں

۱۔ ماثور ۲۔ عضب ۳۔ مخذم ۴۔ رسوب ۵۔ قلعی ۶۔ قصب ۷۔ ذولفقار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ شریف

یہ لوہے کی جیکٹ ہوتی ہے جو کہ جنگ میں دشمن کے وار سے بچنے کے لئے پہنی جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد زریں استعمال فرمائی ہیں ان میں سے بعض کی اسماء یہ ہیں

۱۔ سعدی یا صعدیہ ۲۔ فضہ ۳۔ ذات الفضول، ۴۔ ذات الحواشی و ترا، ۵۔ حریف، ۶۔ روحا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خود و ڈھال

خود سر پر پہننے کی ٹوپی یا ہیلمٹ کو کہتے ہیں اور ڈھال لوہے کی وہ شئی جو ہاتھ میں لیکر دشمن کے وار سے بچتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان جنگ میں خود اور ڈھال استعمال فرمائے ہیں ڈھالوں کے اسماء یہ ہیں ازلق، فلق، ووفر، یہ اسماء ملتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیزے اور حربہ

نیزہ چھوٹے برچھے کو کہتے ہیں اور حربہ بڑے برچھے کو کہتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کئی نیزے اور حربے تھے ان میں سے بعض کے اسماء

یہ ہیں ۱۔ مٹوی، ۲۔ بیغہ، ۳۔ نبغہ، ۴۔ عثرۃ القر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قینقاع کے اسلحہ خانہ سے چھ کمائیں اپنے لئے منتخب فرمائی تھیں جن کے اسماء بعض کتب میں یوں درج ہیں ۱ الزوراء ۲ الروحاء ۳ الصفراء ۴ البیضاء ۵ الکتوم ۶ شوخط

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دبیز کپڑے کے خیمے بھی استعمال فرمائے اور چمڑے کے خیمے بھی استعمال فرمائے ہیں

غزوہ تبوک ایک تعارف

غزوہ تبوک ایک تعارف

تبوک ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ منورہ اور دمشق کے درمیان میں واقع ہے غزوہ تبوک کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ کا آخری غزوہ ہے جو رجب المرجب ۹ ہجری میں وقوع پذیر ہوا اس غزوہ کے اسباب جو کہ کتب سیرت میں مذکور ہیں ان میں سے کچھ بیان کرتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات دن کی کوششوں نے چند ہی سالوں میں جزیرہ عرب کے مکھرے ہوئے ایک دوسرے کے دشمن قبائل کو ایک قوم و ملت میں تبدیل کر دیا سرزمین عرب جو چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہو کر رہ گئی تھی اب وہ ایک وسیع و عریض ریاست میں بدل چکی تھی اسلام کا نور ایک طرف تو یمن اور بحرین کی سرحدوں تک نور پھیلا رہا تھا تو دوسری طرف بحر احمر کے مشرقی ساحل اور شمال میں اردن کی حدود کو تائبندہ کر رہا تھا عرب کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے سینکڑوں بتوں کو پوجنے کے سبب کئی ملتوں میں تقسیم ہو چکے تھے اسلام نے سب کو بھائی بھائی بنا دیا اور سب آپس میں شیر و شکر ہو گئے مکہ مکرمہ کی فتح اور ہوازن کی شرمناک شکست کے بعد ملک عرب میں کوئی ایسی طاقت باقی نہ رہی تھی جو اسلام و اہل اسلام سے ٹکر لے سکے

تبوک کی جنگ عام قسم کی جنگ نہ تھی بلکہ ہر پہلو سے یہ بے مثال جنگ تھی مدینہ منورہ سے میدان جنگ دس بیس یا پچاس میل کی مسافت نہ تھی بلکہ سات سو کلومیٹر اور ایک روایت کے مطابق نو سو کلومیٹر کا فاصلہ ہے تبوک کا اور یہ سارا فاصلہ قودق صحرا اور بے آب و گیاہ ریگزار سے ہو کر گزرتا تھا مجاہدین اسلام کے پاس نہ خورد و نوش کے اطمینان بخش ذخائر تھے اور نہ مجاہدین کے پاس سوار یوں کا معقول انتظام تھا تین تین مجاہدین کے پاس ایک اونٹ تھا اگر ہر ہر مجاہد پانچ میل سفر اونٹ پر بیٹھ کر طے کرتا تو اسے دس میل پیدل چلنا پڑتا تھا پانی کی اشد کمی تھی

انہیں اپنی خشک زبانوں کو اور خشک حلق کو صرف تر کرنے کے لئے اپنی سواری کے اونٹ کو ذبح کرنا پڑتا تھا کہ ان کی آنتوں اور معدوں سے جو مانع چیز دستیاب ہو اس سے وہ

اپنی زبان کو تر کر سکیں

وہ موسم جس میں یہ جنگ پیش آئی تھی سخت گرمی کا موسم تھا گرم لو چلتی تھی تو جسم کی کھال کو جلا کر رکھ دیتی تھی صحرائے عرب کا سورج سارا دن ایسی آتشیں کرنیں برساتا تھا کہ زمین تانے کی ہو جاتی تھی لشکر اسلام کا مقابلہ بھی کسی صحرائی قبیلہ سے نہ تھا جس کے جوانوں کی تعداد چند سو ہو یا چند ہزار ہو بلکہ یہاں مقابلہ سلطنت روم سے تھا جو اس وقت کی دو عالمی طاقتوں میں سے ایک تھی جس نے ابھی ابھی اپنی حریف

عالمی طاقت سلطنت ساسان کو زبردست شکست دی تھی جس کے پاس جدید اسلحہ کے انبار تھے اور فوج کی تعداد لاکھوں میں تھی کھانے پینے کی اشیاء کے ذخائر تھے ان ناگفتہ بہ حالات میں مجاہدین اسلام نے جس جرات و بہادری کا مظاہرہ کیا، اقوام عالم کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی

قیصر روم ایک سپر پاور ملک کا سربراہ تھا جزیرہ عرب میں میں تحریک اسلام کے آغاز اور پھر غزوہ طائف تک ہو ہونے والے واقعات اور ان واقعات کے نتیجے میں عرب کی سیاسی، اقتصادی، عسکری، روحانی، اور ثقافتی زندگی پر اہل اسلام کی مکمل گرفت کی اطلاعات برابر رومیوں کو پہنچ رہی تھیں پہلے تو رومیوں نے اپنے خطرہ نہ جانا لیکن جب اہل اسلام علاقہ کی سب سے بڑی عسکری قوت بن کر ابھرے اور ان کا سیاسی پس منظر عزم و استقلال کی کرنوں سے بھلہ لانے لگا تو رومیوں کو خطرہ محسوس ہوا کہ اگر مسلمان اسی طرح اپنی سیاسی عسکری اور اقتصادی قوت بڑھاتے رہے تو ایک دن آئے گا کہ طاقت کا توازن بگڑ جائے گا

ان کو یہ خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں اسلام کا دائرہ ان علاقوں تک نہ پھیل جائے ان کے قبائل قضاہ اور کنہہ کو اسلام سے شدید عداوت تھی اور وہ اکثر اسلام کے قلعہ مدینہ منورہ پر حملہ کرنے بارے میں غور و خوض کرتے رہتے تھے رومی سلطنت اپنی مضبوط فوج اور بے پناہ مادی وسائل کے باعث دنیا بھر میں پہلے نمبر پر شمار ہوتی تھی لیکن رومیوں نے مدینہ منورہ پر حملہ کرنے میں جلدی اس

تیار کی مکمل طریقہ سے کر لیں دوسری وجہ یہ تھی کہ کہ اہل کفر کو معلوم ہو جائے کہ جو کافر اہل اسلام کے مرکز پر بری نظریں رکھتے ہیں وہ مسلمان ان کے گھر آ کر ان سے نبر آزا ہونا چاہتے ہیں اس نفسیاتی حربہ کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا اور رومیوں کے دل میں اہل اسلام کا رعب بیٹھ گیا

جیش العسرة

لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ
الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبَ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ
بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١١﴾

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے

نام غزوات جیش عسرة

یعنی غزوہ تبوک میں جس کو غزوہ عسرت بھی کہتے ہیں، اس غزوہ میں عسرت کا یہ حال تھا کہ دس دس آدمیوں میں سواری کے لئے ایک ایک اونٹ تھا، نوبت بہ نوبت اسی پر سوار ہو لیتے تھے اور کھانے کی قلت کا یہ حال تھا کہ ایک ایک کھجور پر کئی کئی آدمی بسر کرتے تھے اس طرح کہ ہر ایک نے تھوڑی تھوڑی چوس کر ایک گھونٹ پانی پی لیا، پانی کی بھی نہایت قلت تھی، گرمی شدت کی تھی، پیاس کا غلبہ اور پانی ناپید۔ اس حال میں صحابہ اپنے صدق و یقین اور ایمان و اخلاص کے ساتھ حضور کی جاں نثاری میں ثابت قدم رہے۔ حضرت ابو بکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے! فرمایا کیا تمہیں یہ خواہش ہے عرض کیا جی ہاں تو حضور نے دست مبارک اٹھا کر دعا فرمائی اور ابھی دست مبارک اٹھے ہی ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ابر بھیجا، بارش ہوئی، لشکر سیراب ہوا، لشکر والوں نے اپنے برتن بھر لئے اس کے بعد جب آگے چلے تو زمین خشک تھی، ابر نے لشکر کے باہر بارش ہی نہیں کی وہ خاص اسی لشکر کو سیراب کرنے کیلئے بھیجا گیا تھا۔

لئے نہ کی اول تو قیصر روم ابوسفیان سے سن چکا تھا کہ عرب میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو چکا ہے دوسرے رومی صحرائی جنگ کا کوئی خاص تجربہ نہیں رکھتے تھے اس لئے رومی حکومت سرحد پر آباد قبائل کو مسلمانوں کے خلاف اکساتی رہتی تھی ان قبائل نے کئی مسلمانوں کو شہید بھی کر دیا تھا ان کی یہ اشتعال انگیز کاروائیاں اہل اسلام کو مجبور کر رہی تھیں کہ ان کے خلاف فوری مسلح کاروائی کی جائے ایرانیوں کو شکست دینے کے بعد رومیوں کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو چکی تھی کہ عرب میں کاروائی کر کے اہل اسلام کو ختم کر دیا جائے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اطلاعات مل رہی تھیں کہ رومیوں کی جانب سے مدینہ منورہ پر حملہ ہو سکتا ہے کیونکہ شمالی سرحد پر رومی لشکر جمع ہو رہا تھا ظاہر ہے کہ یہ لشکر سرحد پر آباد قبائل سے تو لڑنے نہیں آیا تھا بلکہ ان قبائل کی مدد سے اہل اسلام کے خلاف ٹکر لینا مقصود تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ساری صورت حال کا جائزہ لیا اور فیصلہ کیا کہ اس سے پہلے کہ رومی لشکر مدینہ منورہ آپہنچے اسے آگے بڑھ کر روکنا چاہیے اور اسے اسکے اپنے گھر میں شکست دینی چاہیے تاکہ عرب ہی نہیں بلکہ دور دراز تک اس کے مثبت نتائج مرتب ہو سکیں اور اسلام کی ترویج کے لئے راہ ہموار ہو سکے

رومیوں کے خلاف اعلان جہاد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان جہاد کیا گیا اہل اسلام میں بہت زیادہ جوش و جذبہ پایا جاتا تھا کیونکہ یہ پہلے عرب کی تمام عسکری قوتوں کو شکست دے چکے تھے اب قیصر روم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کی اور اس کو لاکارنے کی ضرورت تھی تاکہ وہ مدینہ منورہ پر گندی نظر ڈالنے کی ہمت نہ کر سکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً غزوہ میں جانے کے ارداووں کو پوشیدہ رکھتے تھے اس لئے کہ دشمن بروقت چو کنا ہو کر حفاظتی اقدامات اختیار نہ کر لے لیکن غزوہ تبوک کی تیاری کا نہ صرف حکم دیا بلکہ لوگوں کو یہ بھی بتا دیا کہ ہم کس دشمن کے خلاف میدان جنگ میں اترنے والے ہیں اس اعلان کی وجہ یہ تھی کہ اہل اسلام پہلی بار عرب کی حدود سے باہر ایک ایسی طاقت سے لڑنے جا رہے ہیں جو ایرانیوں کو شکست دے چکے ہیں تاکہ اہل اسلام اپنی

عام العسرة

(عام عسر) أى: شدة وضيق (اعتري) أى: طرأ على المسلمين في الماء، وفي الظهر، وفي النفقة، وحين طابت الثمار، والمسلمون يحبون

المقام في ثمارهم وظلالهم؛ فلذلك سميت: (غزوة العسرة)

یہ سال بھی تنگیوں کا سال ہے یعنی مسلمانوں کو پانی میں تنگی تھی اور خرچ میں بھی تنگی تھی اور اس وقت پھل بھی پک چکے تھے اور مسلمان یہ گھر رہنا چاہ رہے تھے اور گرمی بہت زیادہ تھی تو لوگوں نے سایہ میں رہنا پسند کیا مگر پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روانہ ہو گئے اسلئے اس کا نام عام العسرة رکھا گیا

انارة الدجی فی مغازی خیر الوری جلد ۱ ص ۷۱۶

انفاق فی سبیل اللہ

تبوک شریف

وأنفق عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه نفقه عظيمة لم ينفق أحد مثلها، قال: فانه جهز عشرة آلاف أنفق عليها عشرة آلاف دينار غير الإبل والخيول، وهي تسعمائة بعير ومائة فرس والزاد وما يتعلق بذلك حتى ما تربط به الأسقية. أى وفي كلام بعضهم أنه أعطى ثلاثمائة بعير بأحلاسها وأقتابها وخمسين فرسا، وعند ذلك قال صلى الله عليه وسلم: «اللهم ارض عن عثمان، فإنني عنه راض».

ترجمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بہت سارا مال خرچ کیا اتنا مال کسی نے بھی خرچ نہ کیا فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دس ہزار دینار خرچ کیے نو سو اونٹ ایک سو

گھوڑے اور اس کے علاوہ سامان بھی اور بعض نے کہا کہ آپ نے تین سو اونٹ دیے سامان اور پلان سمیت اور پچاس گھوڑے دیے رسول اللہ ﷺ نے اُس وقت یہ عادی تھی یا اللہ میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا۔

یا اللہ میں بھی راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا

وعن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه: "رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم من أول الليل إلى أن طلع الفجر رافعا يديه الكريمتين يدعو لعثمان بن عفان يقول: اللهم عثمان رضيت عنه فارض عنه

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم رات کی ابتداء سے لیکر صبح ہونے تک اپنے دونوں کریم ہاتھوں کو اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دعا کر رہے تھے یا اللہ میں بھی عثمان سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۳۵

آج کے بعد کوئی عمل عثمان کو نقصان نہیں دے گا

وجاء رضي الله تعالى عنه بألف دينار فصبها في حجر النبي صلى الله عليه وسلم، فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يقلبها بيديه ويقول: «ما ضر عثمان ما عمل بعد اليوم يردها مرارا» اهـ.

ترجمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں ایک ہزار دینار رکھ دئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان دیناروں کو اپنے مبارک ہاتھوں سے الٹ رہے تھے اور بار بار یہ فرما رہے تھے آج کے بعد عثمان کو اس کا کوئی عمل نقصان نہیں دے سکتا: والحدیث رواہ الترمذی فی کتاب المناقب 91 باب مناقب عثمان الحدیث (2073) ص (5/626).

اللہ تعالیٰ بخشش فرمادے گا

عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَانَ بْنَ عَفَّافٍ يَقُولُ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَلِيٍّ وَالزُّبَيْرِ وَطَلْحَةَ: أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْطَرَةِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ" فَجَهَّزَهُمْ حَتَّى مَا يَفْقِدُونَ خَطَامًا وَلَا عِقَالًا؛ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ! وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ مِنْ حَدِيثِ حُصَيْنٍ بِهِ

ترجمہ: حضرت اخنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سعد بن ابی وقاص اور مولانا علی اور زبیر وطلحہ رضی اللہ عنہم کو قسم دے کر فرما رہے تھے کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا جس شخص نے جیش العسرة کی تیاری کرادی اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمادے گا پس میں نے انہیں تیار کیا یہاں تک کہ انہیں نکیل اور اونٹ کے زانوؤں کو باندھنے والی رسی بھی فراہم کر دی تھی تو آگے سے تینوں صحابہ نے بیک زبان کہا کہ ہاں ہم کو معلوم ہے آپ نے ایسا ہی کیا تھا

رواہ البیہقی فی الدلائل ج 5 / 512، والنسائی فی حدیث طویل أخرجه فی کتاب الاحباس، باب وقف المساجد (6/432).

اونٹ بھی پالان بھی سامان بھی

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَبَّابٍ السَّلَمِيِّ قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَثَّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْطَرَةِ. فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَنَاجِهَا. قَالَ ثُمَّ نَزَلَ مِرْقَاةً مِنَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ حَثَّ فَقَالَ عُثْمَانُ: عَلَى مِائَةِ أُخْرَى بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَنَاجِهَا قَالَ فَرَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِبَيْدِهِ هَكَذَا يَمْرُكُهَا. وَأَخْرَجَ عَبْدُ الصَّدِّ

یدہ کالمتعجب "ماعلی عثمان ماعول بعد هذا"

ترجمہ عبدالرحمن بن حباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور جیش العسرة کے متعلق ترغیب دی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک سواونٹوں کا پالانوں اور عرق گیروں سمیت ذمہ لیتا ہوں پھر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی سیڑھی سے نیچے اترے پھر ترغیب دی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں مزید ایک سواونٹوں کا پالانوں اور عرق گیروں سمیت ذمہ لیتا ہوں راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ مبارک اس طرح ہلا رہے ہیں جس طرح کوئی تعجب کرنے والا اپنے ہاتھ کو ہلاتا ہے اور فرمایا عثمان آج کے بعد جو کام کرے گا اس کو گزند نہیں پہنچے گا

مسندال إمام أحمد ج 4 / 57.

تین سواونٹ بھی سامان بھی پالان بھی

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ: مِنْ طَرِيقِ عَمْرِو بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ سَكَنِ بْنِ الْمَغِيرَةِ (2) بِهِ وَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِنَّهُ التَّوَمَ بِثَلَاثُمِائَةِ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَنَاجِهَا.

ترجمہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ عمرو بن مرزوق کے طریق سے وہ حضرت سکن بن المغیرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تین بار کہا کہ میں تین سو اونٹوں کو پالانوں اور عرق ریزوں کا ذمہ لیتا ہوں

رواہ البیہقی فی الدلائل ج 5 / 412 وفیہ عن السکن بن ابی کریمۃ.

صدیق کے لئے خدا اور اس کا رسول بس

: وکان أول من جاء بالنفقة أبو بكر الصديق رضي الله تعالى عنه جاء بجميع ماله أربعة آلاف درهم، فقال له رسول الله صلى الله

علیہ وسلم: هل أبقيت لأهلك شيئاً. قال: أبقيت لهم الله ورسوله

ترجمہ: جو سب سے پہلے مال لیکر آئے وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عنہ تھے آپ رضی اللہ عنہ گھر کا سارا مال لیکر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے وہ چار ہزار درہم تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں

غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۴۶

آدھا مال لیکر حضرت عمر بھی حاضر ہو گئے

وجاء عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه بنصف ماله، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: هل أبقيت لأهلك شيئاً قال: النصف الثاني.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے سارے گھر کا نصف مال لیکر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ نصف آپ کی بارگاہ میں حاضر کر دیا ہے اور نصف گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔

سبل المحدثي والارشاد جلد ۵ ص ۳۳۵

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

وجاء عبد الرحمن بن عوف رضي الله تعالى عنه بمائة أوقية ترجمہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سو اوقیہ سونا لیکر حاضر ہوئے

سیرت حلبیہ جلد ۳ ص ۹۲

عثمان وعبد الرحمن اللہ کے خزانے ہیں

، أی ومن ثم قيل عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف رضي الله تعالى عنهما كانا خزانتي من خزائن الله في الأرض ينفقان في طاعة الله تعالى

پھر اسی وجہ سے یہ کہا جاتا تھا کہ عثمان غنی اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما دونوں اللہ تعالیٰ کے زمین کے خزانوں میں سے خزانے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت والی جگہ میں خرچ کرتے ہیں سیرت حلبیہ جلد ۳ ص ۹۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا اثر

قَالَ أَهْلُ التَّفْسِيرِ: حَقَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ بِأَرْبَعَةِ أَلْفٍ دِرْهَمٍ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي بِمِائَةِ أَلْفٍ جِئْتُكَ بِأَرْبَعَةِ أَلْفٍ فَاجْعَلْهَا لِي سَبِيلَ اللَّهِ، وَأَمْسَكْتُ أَرْبَعَةَ أَلْفٍ لِيَعْيَالِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيمَا أُعْطِيتَ وَفِيمَا أَمْسَكْتَ»، فَبَارَكَ اللَّهُ فِي مَالِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ^۱ حَتَّى إِنَّهُ خَلَّفَ أَمْرَ اثْنَيْنِ يَوْمَ مَاتَ فَبَلَغَ ثَمَنُ مَالِهِ لَهُمَا مِائَةً وَسِتِّينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کی رغبت دلائی تو حضرت عبد الرحمن بن عوف چار ہزار درہم لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا کل مال آٹھ ہزار درہم تھا چار ہزار تو یہ راہ خدا میں حاضر ہے اور چار ہزار میں نے گھر والوں کے لئے روک لئے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تم نے دیا اللہ اس میں برکت فرمائے اور جو روک لیا اس میں بھی برکت فرمائے، حضور کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ ان کا مال بہت بڑھا یہاں تک کہ

جب ان کی وفات ہوئی تو انہوں نے دو پیپیاں چھوڑیں انہیں آٹھواں حصہ ملا جس کی مقدار ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم تھی۔

تفسیر بغوی سورۃ توبہ آیہ نمبر ۷۹

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے دل میں تڑپ

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے والد فوت ہو گئے انکی والدہ نے جلاس بن سدید سے نکاح کر لیا حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے بچپن میں ہی اسلام قبول کر لیا جب غزوہ تبوک کا موقع آیا تو یہ عمیر رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا نبیل اللہ خرچ کرنے کا اتنے میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے سونے کے دینار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دیناروں کو اپنے مبارک ہاتھوں میں لئے فرما رہے ہیں آج کے بعد عثمان کو اس کا کوئی عمل نقصان نہیں دے گا اتنے میں حضرت عمیر نے دیکھا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف آتے ہیں اور انہوں نے اپنے کندھے پر دو سواقیہ خالص سونا اٹھایا ہوا ہے اسے بھی کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا تھوڑی دیر گزری کہ خواتین بھی اپنے زیورات سونے چاندی کے اتار اتار کر پیش کر رہی ہیں اتنے میں ایک صحابی کو دیکھا کہ وہ اپنا بستر کسی کو فروخت کر رہے ہیں تاکہ اس کی قیمت کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش کر سکیں حضرت عمیر کے دل میں تڑپ اٹھی آپ بھی روانہ ہوئے اور جلاس کو جا کر کہا کہ آپ بھی مالدار ہیں اس میں سے راہ خدا میں دیں تو آگے سے وہ کہنے لگا کہ

”ان کان محمد صادقاً فیما یدعیہ من النبوة فنحن شر من الحمیر“

اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نبوت کے دعویٰ میں سچے ہیں تو پھر تو ہم گدھے سے بھی بدتر ہیں حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے جلاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سارے لوگوں سے بڑھ کر تو محبوب تھا مگر اب تو میری نظر میں منافق ہے:

”والله لقد صدق محمد صلی الله عليه وسلم وانت اشر من الحمار“

ولك على منة و فضل ولكن الله ورسوله صلى الله عليه وسلم اولی منك بالفضل“

ترجمہ: اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی فرماتے ہیں سچ فرماتے ہیں اور اللہ کی قسم تو گدھے سے بھی بدتر ہے میں مانتا ہوں کہ تیرا احسان ہے مجھ پر مگر اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان و فضل مجھ پر زیادہ ہے اور یہ بھی سنو میں ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر تیری یہ بات ضرور عرض کروں گا حضرت عمیر کے عرض کرنے پر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلاس کو بلایا جب وہ آیا تو کہنے لگا کہ اللہ کی قسم یہ عمیر جھوٹ بول رہا ہے لوگ دو حصوں میں تقسیم ہو گئے جو مومن تھے انہوں کہا اللہ کی قسم یہ عمیر سچ کہہ رہا ہے منافقین کہنے لگے کہ جلاس سچ بول رہا ہے حضرت عمیر وہاں سے اٹھے ایک کونے میں بیٹھ کر رونے لگے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرنے لگے کہ یا اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل فرماتا کہ میرا سچا ہونا معلوم ہو جائے اللہ تعالیٰ نے حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کی التجاء قبول فرمائی اور قرآن کریم کی یہ آیات نازل فرمادیں۔

يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ
وَهُمْ مُّؤْمِنُونَ بِمَا لَمْ يَنْتَهِوا ۖ وَمَا نَقَبُوا إِلَّا أَنْ أَعْنَبَهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ
فَإِنْ يَنْتَهِوا يَكْ خَيْرًا لَهُمْ ۚ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ

اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں اگر کافر ہو گئے اور وہ چاہا تھا جو انہیں نہ ملا اور انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا تو اگر وہ توبہ کریں تو ان کا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں تو اللہ انہیں سخت عذاب کرے گا دنیا و آخرت میں اور زمین میں کوئی نہ ان کا حمایتی ہوگا نہ مددگار۔

سورۃ توبہ ۷۴

اس پر جلاس کو بہت زیادہ شرمندگی ہوئی اور عرض کرنے لگے کہ میں توبہ کرتا ہوں اور

انہوں نے سچی توبہ کی اتنے میں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ فرمائی اور مبارک باد دی اپنے ہاتھ مبارک سے ان کے کان کو نرمی کے ساتھ پکڑا اور فرمایا اے بچے تیرے کانوں نے کیسے پوری بات سنی کہ اللہ تعالیٰ نے تیری سچائی کو اپنے قرآن میں بیان فرمایا پھر حضرت جلاس رضی اللہ عنہ جب بھی حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کو یاد کرتے تو کہتے تھے اللہ تعالیٰ عمیر کو جزا دے کہ جس نے مجھے کفر اور میری گردن کو جہنم سے بچایا۔

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ص 94

خواتین کا خرچ کرنا

حَتَّىٰ إِنْ كُنَّ النِّسَاءُ لِيَعْنَنَّ بِكُلِّ مَا قَدَرْنَ عَلَيْهِ
یہاں تک کہ خواتین نے بھی غزوہ تبوک کے لئے مقدور بھر مدد کی
کتاب المغازی للواقدي جلد ۹۹۱۳

ہر طرح کا زیور حاضر کر دیا

قَالَتْ أُمُّ سَيِّدَانٍ الْأَسْلَمِيَّةُ: لَقَدْ رَأَيْتُ ثَوْبًا مَبْسُوطًا بَيْنَ يَدَيْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِيهِ
مِسْكٌ، وَمَعَاضِدُ ()، وَخَلَا جُلَا وَقِرْطَةُ وَخَوَاتِيمُ، وَخَدَمَاتٌ، وَهِيَ
يَبْعَثُ بِهِ النِّسَاءُ يُعْنَنَ بِهِ الْمُسْلِمِينَ فِي جَهَارِهِمْ.

حضرت ام سنان اسمیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں دیکھا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک کپڑا بچھا ہوا تھا کستوری، بازو بند، پازیب، کان میں پھنی جانے والی بالی، انگوٹھیاں، کڑے

کتاب المغازی للواقدي جلد ۳ ص ۹۹۲

عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ

وَتَصَدَّقَ عَاصِمُ بْنُ عَدَى - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِسَبْعِينَ وَسَقَامًا مِنْ قَمَرٍ
ترجمہ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے ستر و سق کھجوریں دیں

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۳۵

منافقین کا طریقہ امیروں پر ریا کا الزام اور غریبوں کا مذاق اڑانا

الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ
لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ
الْبَئِيسُ ﴿۹۹﴾

وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں
پاتے مگر اپنی محنت سے تو ان سے ہنستے ہیں اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لئے دردناک
عذاب ہے

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا صدقہ

قَالَ أَهْلُ التَّفْسِيرِ: حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
الصَّدَقَةِ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ بِأَرْبَعَةِ أَلْفٍ دِرْهَمٍ، وَقَالَ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي تَمَانِيَةُ أَلْفٍ جُنْتُكَ بِأَرْبَعَةِ أَلْفٍ فَاجْعَلْهَا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ، وَأَمْسَكْتُ أَرْبَعَةَ أَلْفٍ لِيَعْيَا لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: «بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيمَا أُعْطِيتَ وَفِيمَا أَمْسَكْتَ»، فَبَارَكَ اللَّهُ فِي
مَالِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ [۱] حَتَّى إِذَا خَلَفَ أَمْرَ اثْنَيْنِ يَوْمَ مَاتَ فَبَلَغَ ثَمَنُ
مَالِهِ لَهَا مِائَةً وَسِتِّينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کی رغبت دلائی تو حضرت عبدالرحمن بن عوف چار ہزار درہم لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا کل مال آٹھ ہزار درہم تھا چار ہزار تو یہ راہ خدا میں حاضر ہے اور چار ہزار میں نے گھر والوں کے لئے روک لئے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تم نے دیا اللہ اس میں برکت فرمائے اور جو روک لیا اس میں بھی برکت فرمائے، حضور کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ ان کا مال بہت بڑھایا گیا کہ جب ان کی وفات ہوئی تو انہوں نے دو بیبیاں چھوڑیں انہیں آٹھواں حصہ ملا جس کی مقدار ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم تھی۔

تفسیر بغوی سورۃ توبہ آیہ نمبر ۷۹

حضرت ابو عقیل رضی اللہ عنہ کا ایثار

حضرت ابو عقیل انصاری رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم ترغیب دے رہے ہیں کہ تبوک کے لئے مال خرچ کرنے کی تو آپ کے دل میں ٹپ پیدا ہوئی کہ میں بھی کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مال حاضر کروں تو گھر پر نظر ڈالی تو گھر میں کچھ نظر نہ آیا جو بارگاہ اقدس میں حاضر کریں وہ ایک یہودی کے باغ میں چلے گئے اس کے ساتھ یہ طے کیا کہ اس کے کنویں سے پانی نکال کر اس کے باغ کو سیراب کریں گے وہ ان کو دو صاع کھجور دے گا آپ رضی اللہ عنہ ساری رات اس کنویں سے پانی نکالتے رہے سارے باغ کو سیراب کر دیا تو اس نے صبح کے وقت آپ کو دو صاع کھجوریں دے دیں آپ رضی اللہ عنہ لیکر آئے ایک صاع گھر والوں کو دے دیں اور ایک صاع کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر کر دیں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دل شکنی نہیں کی بلکہ فرمایا ایک صحابی کو کہ ان کی ایک ایک دودھ کھجوریں سارے سامان کے کے اوپر رکھ دو اس شخص کے خلوص کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کے مال کو بھی قبول فرمائے گا

وَجَاءَ أَبُو عَقِيلٍ الْأَنْصَارِيُّ وَاسْمُهُ الْحَبَابُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَقَالَ: يَا

رَسُولَ اللَّهِ بِتَمْرٍ لَيْلِي أَجْرٌ بِالْجَرِيرِ الْمَاءِ حَتَّى نِلْتُ صَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ فَأَمْسَكْتُ أَحَدَهُمَا لِأَهْلِي وَأَتَيْتُكَ بِالْآخَرِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَثَرُ فِي الصَّدَقَةِ، فَلَمَزَهُمُ الْمُنَافِقُونَ،

ابو عقیل انصاری ایک صاع کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے آج رات پانی کھینچنے کی مزدوری کی، اس کی اجرت دو صاع کھجوریں ملیں، ایک صاع تو میں گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا اور ایک صاع راہ خدا میں حاضر ہے۔ حضور نے یہ صدقہ قبول فرمایا اور اس کی قدر کی منافقین نے عیب لگانا شروع کر دیا۔ تفسیر بغوی سورۃ توبہ آیہ نمبر ۷۹

وَقَالُوا: مَا أُعْطِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَاصِمٌ إِلَّا رِيَاءً وَإِنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ لَغَيْرِيَّانِ عَنْ صَاعِ أَبِي عَقِيلٍ، وَلَكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَذْكَرَ فِيمَنْ أُعْطِيَ الصَّدَقَةُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: الَّذِينَ يَلْمِزُونَ أُمِّي: يَعِيبُونَ الْمُطَّوِّعِينَ [الْمُتَبَرِّعِينَ] مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ، يَعْنِي: عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَعَاصِمًا. وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ، أُمِّي: طَائِفَتُهُمْ، يَعْنِي: أَبَا عَقِيلٍ وَالْجُهْدُ: وَالْجُهْدُ: الطَّاقَةُ، بِالضَّمِّ لُغَةً قُرَيْشِيًّا وَأَهْلِي الْحِجَازِ. وَقَرَأَ الْأَعْرَجُ بِالْفَتْحِ. وَقَالَ الْقَتَنِبِيُّ: الْجُهْدُ بِالضَّمِّ الطَّاقَةُ وَالْفَتْحِ الْمَشَقَّةُ، فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ، يَسْتَهْزِئُونَ بِهِمْ، سَخَّرَ اللَّهُ مِنْهُمْ، أُمِّي: جَاءَ اللَّهُمَّ اللَّهُ عَلَى السُّخْرِيَّةِ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ.

شان نزول: جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو لوگ صدقہ لائے ان میں کوئی بہت کثیر لائے انہیں تو منافقین نے ریاکار کہا اور کوئی ایک صاع (1/2-3 سیر) لائے تو انہیں کہا اللہ کو اس کی کیا پرواہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کی رغبت دلائی تو حضرت عبدالرحمن بن عوف چار

ہزار درہم لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا کل مال آٹھ ہزار درہم تھا چار ہزار تو یہ راہ خدا میں حاضر ہے اور چار ہزار میں نے گھر والوں کے لئے روک لئے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تم نے دیا اللہ اس میں برکت فرمائے اور جو روک لیا اس میں بھی برکت فرمائے، حضور کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ ان کا مال بہت بڑھا یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوئی تو انہوں نے دو پیپیاں چھوڑیں انہیں آٹھواں حصہ ملا جس کی مقدار ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم تھی۔

ابو عقیل انصاری ایک صاع کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے آج رات پانی کھینچنے کی مزدوری کی، اس کی اجرت دو صاع کھجوریں ملیں، ایک صاع تو میں گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا اور ایک صاع راہ خدا میں حاضر ہے۔ حضور نے یہ صدقہ قبول فرمایا اور اس کی قدر کی۔

ضیاء النبی جلد ۴ ص ۵۷۲

علیہ بن زید رضی اللہ عنہ کا عجیب صدقہ

وقام علیہ بن زید، فصلی من اللیل وبکی وقال: اللہم إناک قد أمرت بالجهاد ورغبت فیہ ثم لم تجعل عندی ما أتقوی به مع رسولک، ولم تجعل فی ید رسولک ما یحملنی علیہ، وإنی أنصدق علی کل مسلم بکل مظلمة أصابنی فیہا، مال أو جسد أو عرض، ثم أصبح مع الناس، فقال صلی اللہ علیہ وسلم: "أین المتصدق بهذه اللیلة؟" فلم یقم أحد، ثم قال: "أین المتصدق بهذه اللیلة؟" فلم یقم أحد، ثم قال: "أین المتصدق فلیقم"، فقام إلیہ فأخبرہ، فقال صلی اللہ علیہ وسلم: "أبشر فوالذی نفس محمد ببیدہ لقد کتبت فی الزکاة المقبلة". رواہ یونس کہا ذکرہ السہیل فی الروض لہ، والبیہقی فی الدلائل.

حضرت علیہ بن زید رضی اللہ عنہ رات کے وقت نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور روتے رہے اور یوں عرض کرنے لگے یا اللہ تو نے جہاد حکم دیا اور رغبت دلائی پھر تو نے مجھے اتنا مال بھی نہیں دیا کہ میں جس سے جہاد کی طاقت رکھ سکوں اور تو نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کوئی سواری نہیں دی جس پر مجھے سوار کرادیں اور میرے جسم، مال، اور عزت کو جو بھی نقصان پہنچا ہے وہ میں سارے مسلمانوں پر خیرات کرتا ہوں پھر وہ لوگوں کے ساتھ ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس رات کو کس نے صدقہ دیا ہے وہ کھڑا ہو جائے کون ہے؟ کوئی کھڑا نہیں ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس رات کو کس نے صدقہ دیا ہے وہ کھڑا ہو جائے کون ہے؟ کوئی کھڑا نہیں ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس رات کو کس نے صدقہ دیا ہے وہ کھڑا ہو جائے کون ہے؟ تو حضرت علیہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کھڑے ہو گئے تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مبارک ہو تم کو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں مجھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے وہ خیرات مقبول زکوٰۃ میں لکھی گئی ہے

دلائل النبوة جلد ۴ ص ۷۷

رونے والے اور معذوری کی بنا پر پیچھے رہنے والوں کا بیان

جب لشکر اسلام کی راگی کا وقت قریب آیا تو وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب کے پاس سواری نہ تھی وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ ہم کو سواری کے جانور مرحمت فرمائے جائیں تاکہ ہم بھی تبوک جا سکیں تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سواری کے جانور نہیں ہیں جن پر میں تم کو سوار کروں اس جواب سے ان کو بہت دکھ ہوا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک سے باہر نکلے تو رورہے تھے

تَوَلَّوْا وَاعْبُدُوهُمْ تَفْئِضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ ﴿۹۱﴾

اور نہ ان پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انہیں سواری عطا فرماؤ تم سے یہ جواب

پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو ابلتے ہوں اس غم سے کہ خرچ کا مقدور نہ پایا

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا

وَإِذَا أَنْزَلْتَ سُورَةً أَنْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذِنَكَ أُولُوا
الظُّلُمِ مِنْهُمْ وَقَالُوا أَذْرَكَ أَنْتَ مَعَ الْقُعْدِيلِ ﴿٨٦﴾

اور جب کوئی سورت اترے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ہمراہ جہاد کرو تو ان کے مقدور والے تم سے رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں چھوڑ دیجیے کہ بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ہولیں

رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٥﴾

انہیں پسند آیا کہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ ہو جائیں اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی تو وہ کچھ نہیں سمجھتے

لَكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ
وَأُولَئِكَ لَهُمُ الْخِزْيُ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨٨﴾

لیکن رسول اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں جانوں سے جہاد کیا اور انہیں کے لئے بھلائیاں ہیں (ف ۱۹۸) اور یہی مراد کو پہونچے

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ الْفَوْزُ
الْعَظِيمُ ﴿٨٩﴾

اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھی ہیں بہشتیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی بڑی مراد ملنی ہے

وَجَاءَ الْمُعَذِّبُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ

وَرَسُولُهُ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٠﴾

اور یہاں بنانے والے گنوار آئے کہ انہیں رخصت دی جائے اور بیٹھ رہے وہ جنہوں نے اللہ و رسول سے جھوٹ بولا تھا جلد ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب پہونچے گا

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا
يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ
اللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٩١﴾

ضعیفوں پر کچھ حرج نہیں اور نہ بیماروں پر اور نہ ان پر جنہیں خرچ کا مقدور نہ ہو جب کہ اللہ و رسول کے خیر خواہ رہیں نیکی والوں پر کوئی راہ نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ
تَوَلَّوْا وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ ﴿٩٢﴾

اور نہ ان پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انہیں سواری عطا فرماؤ تم سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو ابلتے ہوں اس غم سے کہ خرچ کا مقدور نہ پایا

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَستَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا
مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٩٣﴾

مواخذہ تو ان سے ہے جو تم سے رخصت مانگتے ہیں اور وہ دولت مند ہیں انہیں پسند آیا کہ عورتوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی تو وہ کچھ نہیں جانتے

دواور غازیوں کی تیاری ہو گئی

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: فَلَمَّا غَضِيَ أَنَّ ابْنَ يَامِينَ بْنَ عُمَيْرٍ (لَقِيَ أَبَا لَيْلَى وَعَبَدَ اللَّهَ
بْنُ مُغَفَّلٍ وَهُمَا يَبْكِيَانِ، فَقَالَ مَا يَبْكِيكُمَا؟ قَالَا: جِئْنَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِلَنَا فَلَمْ نَجِدْ عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا عَلَيْهِ، وَلَيْسَ

عِنْدَنَا مَا نَتَّقُوْا بِهٖ عَلَى الْخُرُوْجِ مَعَهُۥ ۖ فَاَعْطَاهُمَا نَاصِحًا لَّهٗ فَاَزْتَحَلَّاهُ
وَزَوَّدَهُمَا شَيْئًا مِّنْ مَّتَرٍ ۚ فَخَرَجَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: امام ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ابن یامین بن عمیر رضی اللہ عنہ ابویلی اور عبد اللہ بن مغفل سے ملے تو دونوں رورہے تھے پوچھا کہ کیوں رورہے ہو؟ تو انہوں نے بتایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے تاکہ حضور ہم کو سواری عطا فرمادیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی سواری نہ تھی اور نہ ہی ہمارے پاس سواری ہے کہ جس پر سوار ہو کر تبوک چلے جائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا کر دشمنوں کے ساتھ لڑیں تو حضرت یامین رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنا اونٹ دے دیا اور وہ اس پر کوچ کر گئے اور ان کو توشہ کے طور پر کچھ بھجوریں بھی دے دیں تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہو گئے

البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۹

رونے والوں کا کام بن گیا

زاد محمد بن عمر: وحمل العباس بن عبد المطلب منهم رجلین

وحمل عثمان بن عفان منهم ثلاثة نفر بعد الذی جھز من الجیش

ترجمہ محمد بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ روتے ہوئے جا رہے تھے ان میں دو لوگوں کا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے انتظام کر دیا اور تین کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سامان تیار کر دیا

بل الہدی والارشاد جلد ۵ ص ۴۴۰

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو سواری عطا فرمائی

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ
مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ لِيَحْمِلُنَا " فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا
أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ " قَالَ ثُمَّ جِئَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَهْبٍ

إِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِسِتْ ذَوْدَعَرٍ الذَّرَى فَأَخَذْنَاهَا ثُمَّ قَلْنَا يَعْقِلُنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِينُهُ وَاللَّهُ لَا يُبَارِكُ لَنَا ۖ فَرَجَعْنَا لَهُ فَقَالَ
" مَا أَتَا حَمَلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ " ثُمَّ قَالَ " إِنِّي وَاللَّهِ إِن شَاءَ اللَّهُ لَا
أَخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ
وَتَحَلَّلْتُهَا "

ترجمہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سواری عطا فرمادیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم بخدا میں آپ کو سواری پر سوار نہیں کر سکتا اور نہ ہی میرے پاس کوئی سواری ہے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غنیمت کے اونٹ لائے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے چھ ننگی کوہانوں والے اونٹوں کا حکم جاری فرمایا ہم نے ان کو پکڑ لیا پھر ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قسم کا تاوان ہم کو دیا ہے خدا کی قسم ہمارے لئے اس میں برکت نہ ہوگی تو ہم آپ کے پاس دوبارہ حاضر ہوئے تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ سواری میں نے نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم میں ان شاء اللہ قسم نہیں اٹھاؤں گا اگر قسم اٹھاؤں اور مجھ کو اس کے علاوہ کام میں خیر نظر آئے تو وہی کام اختیار کروں گا اور قسم کا کفارہ دے کر آؤ اور جو اؤں گا

وأخرجه البخاری فی کتاب المغازی - (87) باب الحدیث: 5144 فتح الباری (8/ 09) ومسلم فی کتاب الایمان (3) باب الحدیث (8).

علبہ بن زید رضی اللہ عنہ کا رات کو اٹھ کر رونا

وقام علبه بن زيد، فصلی من الليل وبكى وقال: اللهم إنك قد
أمرت بالجهاد ورغبت فيه ثم لم تجعل عندي ما أتقوى به مع
رسولك. ولم تجعل في يد رسولك ما يحملني عليه. وإنی أتصدق على

کل مسلم بكل مظلمة أصابني فيها، مال أو جسد أو عرض. ثم أصبح مع الناس. فقال صلى الله عليه وسلم: "أين المتصدق بهذه الليلة؟" فلم يقم أحد. ثم قال: "أين المتصدق بهذه الليلة؟" فلم يقم أحد. ثم قال: "أين المتصدق فليقم"، فقام إليه فأخبره. فقال صلى الله عليه وسلم: "أبشر فوالذي نفس محمد بيده لقد كتبت في الزكاة المقبلة". رواه يونس كما ذكره السهيلي في الروض له، والبيهقي في الدلائل.

حضرت علیہ بن زید رضی اللہ عنہ رات کے وقت نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور روتے رہے اور یوں عرض کرنے لگے یا اللہ تو نے جہاد حکم دیا اور رغبت دلائی پھر تو نے مجھے اتنا مال بھی نہیں دیا کہ میں جس سے جہاد کی طاقت رکھ سکوں اور تو نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کوئی سواری نہیں دی جس پر مجھے سوار کرادیں اور میرے جسم، مال، اور عزت کو جو بھی نقصان پہنچا ہے وہ میں سارے مسلمانوں پر خیرات کرتا ہوں پھر وہ لوگوں کے ساتھ ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس رات کو کس نے صدقہ دیا ہے وہ کھڑا ہو جائے کون ہے؟ کوئی کھڑا نہیں ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس رات کو کس نے صدقہ دیا ہے وہ کھڑا ہو جائے کون ہے؟ کوئی کھڑا نہیں ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس رات کو کس نے صدقہ دیا ہے وہ کھڑا ہو جائے کون ہے؟ تو حضرت علیہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کھڑے ہو گئے تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مبارک ہو تم کو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں مجھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے وہ خیرات مقبول زکوٰۃ میں لکھی گئی ہے (دلائل النبوة جلد ۴ ص ۷۷)

انکی تعداد جو رونے لگ گئے تھے

جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سواری نہ ہونے کی وجہ سے رونے لگ گئے تھے ان کی

تعداد سات تھی ان کے اسماء مبارکہ یہ ہیں

اسلم بن عمر ۲ علیہ بن زید ۱۳ بولیلی عبدالرحمن بن کعب ان کا تعلق بنی نجار کے بنو مازن قبیلہ سے تھا ۴ عمرو بن حمام بن الجموح یہ بنو سلیم کے ایک فرد تھے ۵ عبداللہ بن مغفل المزنی ۶ ہری بن عبداللہ ان کا تعلق بنی واقف سے تھا ۷ عرباض بن ساریہ فزاری تاریخ الخمیس جلد ۲ ص ۱۲۴

وہ لوگ جو اجازت مانگئے آئے مگر ان کو اجازت نہ ملی

قال محمد بن عمر، وابن سعد: وهما اثنان وثمانون رجلا من بني

غفار، وأنزل الله- تبارك وتعالى- في ذلك كله

حضرت محمد بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور ابن سعد کا بھی یہی قول ہے کہ بنی غفار ۸۲ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اجازت مانگئے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کے متعلق یہ آیات مبارکہ نازل فرمائیں اور ان کو اجازت نہ دی

وَإِذَا أَنْزَلْتُ سُورَةً أَنْ آمِنُوا بِاللَّهِ وَجَهْدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنُكَ أُولُوا

الظُّلُمِ مِنْهُمْ وَقَالُوا آذَرَ تَاكُنْ مَعَ الْقَعْدِيَّيْنِ ﴿٨٢﴾

اور جب کوئی سورت اترے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ہمراہ جہاد کرو تو ان کے مقدور والے تم سے رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں چھوڑ دیجیے کہ بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ہو لیں

رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ

انہیں پسند آیا کہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ ہو جائیں اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی تو وہ کچھ نہیں سمجھتے

لَكِنَّ الرُّسُولَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَهْدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ

وَأُولَئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨٣﴾

لیکن رسول اور جوان کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں جانوں سے جہاد کیا اور انہیں کے لئے بھلائیاں ہیں (ف ۱۹۸) اور یہی مراد کو پہونچے

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٨٩﴾

اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھی ہیں بہشتیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی بڑی مراد ملنی ہے

وَجَاءَ الْمُعَذِّبُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٠﴾

اور بہانے بنانے والے گنوار آئے کہ انہیں رخصت دی جائے اور بیٹھ رہے وہ جنہوں نے اللہ و رسول سے جھوٹ بولا تھا جلد ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب پہونچے گا

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ ۚ اللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٩١﴾

ضعیفوں پر کچھ حرج نہیں اور نہ بیماروں پر اور نہ ان پر جنہیں خرچ کا مقدور نہ ہو جب کہ اللہ و رسول کے خیر خواہ رہیں نیکی والوں پر کوئی راہ نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا اتَّوَكَّلُوا لَمْ يُغْنِ عَنْهُمْ قُلُوبُ الْعُكَلَاءِ وَلَا أَجْدُمَا أَوْ أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِمْ ۖ تَوَلَّوْا وَأَعْيَيْهُمْ تَفْيِضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ ﴿٩٢﴾

اور نہ ان پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انہیں سواری عطا فرماؤ تم سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو ابلتے ہوں اس غم سے کہ خرچ کا مقدور نہ پایا

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَستَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا

مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٩٣﴾

مواخذہ تو ان سے ہے جو تم سے رخصت مانگتے ہیں اور وہ دولت مند ہیں انہیں پسند آیا کہ عورتوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی تو وہ کچھ نہیں جانتے سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۲

روانگی بجانب تبوک

وأمر رسول الله- صلى الله عليه وسلم- كل بطن من الأنصار

والقبائل من العرب أن يتخذوا لواء وراية.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا عرب کے ہر قبیلہ والے اور انصار صحابہ سارے اپنے جھنڈے بنالیں (سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۲)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امامت کا حکم

وأمر أبا بكر- رضي الله عنه- أن يصلي بمن تقدمه- صلى الله عليه وسلم-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے لوگ ہیں ان کو نماز پڑھائیں،

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۲

جمعرات کو روانگی

عن كعب بن مالك- رضي الله عنه- قال: خرج رسول الله- صلى الله

عليه وسلم- إلى تبوك يوم الخميس، وكانت آخر غزوة غزاها، وكان

يستحب أن يخرج يوم الخميس

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

جو منافق ساتھ گئے ان کا مقصد کیا تھا؟

وخرج مع رسول الله - صلى الله عليه وسلم - ناس من المنافقين لم

يخرجوا إلا رجاء الغنيمة.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روانہ ہوئے تو منافق بھی ساتھ روانہ ہوئے ان کا مقصد

صرف یہ تھا کہ مال غنیمت مل جائے

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۲

جھنڈوں کی تقسیم

ولما رحل رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من ثنية الوداع عقد

الألوية والرايات، فدفع لواء الأعظم إلى أبي بكر الصديق - رضي

الله عنه - ورايته العظمى إلى الزبير بن العوام، ودفع راية الأوس إلى

أسيد بن الحضير، وراية الخزرج إلى أبي دجانة، ويقال إلى الحباب بن

المنذر.

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہونے لگے ثنیۃ الوداع سے تو جھنڈے باندھ دئے

سب سے بڑا جھنڈا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا بڑا جھنڈا حضرت زبیر بن عوام کو دیا اوس

کا جھنڈا اسید بن حضیر کو عطا فرمایا اور خزرج کا جھنڈا ابو دجانہ کو عطا کیا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حباب

بن منذر کو دیا گیا۔ (سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۳)

غلام کو واپس بھیج دیا

وَإِذَا عَبْدٌ لِمَ مَرَّآةٍ مِنْ بَنِي صَمْرَةَ لَقِيَهُ عَلَى رَأْسِ ثَنِيَّةِ الثَّوْرِ، وَالْعَبْدُ

مُتَسَلِّحٌ. قَالَ الْعَبْدُ: أَقَاتِلْ مَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

وسلم تبوک کی جمعرات کو روانہ ہوئے اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری غزوہ تھا جس میں آپ

صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس شریک ہوئے اور کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سفر فرماتے تو

جمعرات کو روانگی پسند فرماتے تھے (سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۲)

سوار یوں کی کمی

قال عبد الله بن محمد بن عقيل بن أبي طالب: خرج المسلمون في

غزوة تبوك الرجال والثلاثة على بعير واحد. رواه البيهقي.

عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو مسلمان رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے تبوک کی طرف دو دو تین تین لوگوں کے پاس ایک ایک اونٹ تھا۔

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۳

منافق کی بکواس

وقال عبد الله بن أبي: يغزو محمد بن الأصغر مع جهد الحال

والحزب والبلد البعيد إلى ما لا طاقة له به. يحسب محمد أن قتال بني

الأصغر معه اللعب، والله لكأن أنظر إلى أصحابه مقرنين في الحبال.

إرجافاً برسول الله - صلى الله عليه وسلم - وبأصحابه.

عبد اللہ بن ابی منافق نے یہ بکواس کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رومیوں کے ساتھ لڑنے جا

رہے ہیں ایسی حالت میں اور ایسی گرمی میں اور دور دراز کے علاقہ میں جس کی طاقت ہی نہیں ہے

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان رومیوں کے ساتھ لڑنا کھیل سمجھتے ہیں اور اس نے یہ بھی کہا کہ اللہ کی قسم

میں دیکھ رہا ہوں صحابہ کی طرف پہاڑوں میں رسیوں کے ساتھ بندھے ہوئے دیکھ رہا ہوں یہ

سارا ڈرامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خوف زدہ کرنے کے لئے کر رہا تھا

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۲

اللہ علیہ وسلم: وَمَا أَنْتَ؟ قَالَ: مَمْلُوكٌ لِمَرْأَةٍ مِنْ بَنِي ضَمَرََةَ سَيِّئَةِ الْمَلَكََةِ (1) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ إِلَى سَيِّدَتِكَ، لَا تَقْتُلْ مَعِيَ فَتَدْخُلَ النَّارَ!

ترجمہ: بنی ضمہرہ کی ایک خاتون کا ایک غلام مسلح تھا منیہ النور پر آکر ملا کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میں بھی آپ کے ساتھ چل کر تبوک کفار کے ساتھ لڑنا چاہتا ہوں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہو؟ تو عرض کرنے لگا میں فلاں عورت کا غلام ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو واپس جا اپنی مالکن کے پاس اگر تو وہاں جا کر لڑا اور مارا گیا تو تو دوزخ جائے گا۔ (کتاب المغازی للواقدی جلد ۳ ص ۹۹۶)

قوم ثمود کے گھروں کے پاس سے گزر

قوم ثمود کے کنویں سے پانی نہ پینا

ولہما مر صلی اللہ علیہ وسلم بالحجر بديار ثمود قال: "لا تشربوا من ماءها شيئا، ولا يخرجن أحد منكم إلا ومعه صاحب له"، ففعل الناس، إلا أن رجلين من بني ساعدة خرج أحدهما لحاجته وخرج الآخر في طلب بعيره، فأما الذي خرج لحاجته فخنق على مذهبه وأما الذي خرج في طلب بعيره فاحتملته الريح حتى طرحته بمجبل طيء. فأخبر بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: "ألم أنهكم؟" ثم دعا للذي خنق على مذهبه فشفى، وأما الآخر فأهدته طيء لرسول الله صلى الله عليه وسلم حين قدم المدينة.

ترجمہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام حجر جہاں قوم ثمود کے گھر تھے سے گزرنے لگے تو فرمایا کہ کوئی بھی وہاں کا پانی نہ پیے اور کوئی شخص اکیلا نہ جائے جو قبیلہ بنو ساعدہ کے تھے ایک تو کسی حاجت کے لئے نکلا اور دوسرے اپنا اونٹ تلاش کرنے نکلا اور دونوں اکیلے اکیلے نکلے وہ

ایک شخص جو اپنے کسی کام کے لئے نکلا تھا اس کا گلا گھٹ گیا اور وہ جو اپنے اونٹ ڈھونڈنے نکلا تھا اس کو ہوانے اٹھالیا اور طے کے پہاڑوں میں پھینک دیا جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں نے منع نہ کیا تھا کہ کوئی بھی شخص اکیلا باہر نہ جائے پھر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا کی جس کا گلا گھٹ گیا تھا وہ تن درست ہو گیا جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو طے نے اسے بھی جس کو ہوانے اٹھالیا تھا کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیج دیا

دلائل النبوة جلد ۴ ص ۸۶ (۱) أخرجه البخاری 8/521 (9144) ومسلم 4/6822 (83)، 0892/93

جو پانی لے لیا اس کو گرانے کا حکم

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَرَّ بِالْحَجَرِ، نَزَلَهَا وَاسْتَقَى النَّاسُ مِنْ بَيْئَرِهَا، فَلَبَّأَ رَاخُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لا تشربوا من مياهها شيئا ولا تتوضأوا منه للصلاة، وَمَا كَانَ مِنْ عَجَبٍ عَجْنْتُمُوهُ فَأَعْلِفُوهُ الْإِبِلَ، وَلَا تَأْكُلُوا مِنْهُ شَيْئًا"

ترجمہ: امام ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر سے گزرے تو آپ وہاں اترے اور لوگوں نے اس کنویں سے پانی لے لیا اور جب چلنے لگے تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کے پانیوں میں سے کچھ نہ پیو اور نہ نماز کے لئے اس سے وضو کرو اور جو آتا تم نے گوندھ لیا ہے وہ اونٹوں کو کھلا دو اور اس میں سے بھی کچھ نہ کھاؤ

البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۱۴

وہاں سے روتے ہوئے گزرو

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّأَ

مَرَّ بِالْحَجَرِ قَالَ " لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ " وَتَقْنَعُ بِرَدَائِهِ وَهُوَ عَلَى الرَّجُلِ.

ترجمہ حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر سے گزرنے لگے تو اپنے صحابہ کرام سے فرمایا ان عذاب یافتہ لوگوں کے گھروں میں نہ جاؤ جن لوگوں اپنی جانوں پر ظلم کیا ہاں تم روتے ہوئے جاؤ تاکہ وہ عذاب تم پر نہ آئے جو ان پر آیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کجاوے میں ہی اپنی چادر اپنے اوپر اوڑھ لی

البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۱۴

قوم شمود پر عذاب کیوں آیا؟

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجَرِ قَالَ " لَا تَسْأَلُوا الْآيَاتِ فَقَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ صَالِحٌ فَكَانَتْ تَرُدُّ مِنْ هَذَا الْفَجِّ وَتَصْدُرُ مِنْ هَذَا الْفَجِّ فَعَتَوَا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَعَقَرُوهَا، وَكَانَتْ تَشْرَبُ مَاءَهُمْ يَوْمًا وَيَشْرَبُونَ لَبَنَهَا يَوْمًا فَأَخَذَتْهُمْ صَبِيحَةٌ أَهَمَّتْ اللَّهَ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْهُمْ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا كَانَ فِي حَرَمِ اللَّهِ " قِيلَ مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ " هُوَ أَبُو رَعَالٍ فَلَمَّا خَرَجَ مِنَ الْحَرَمِ أَصَابَهُ مَا أَصَابَ قَوْمَهُ "

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر سے گزرنے لگے تو فرمایا کہ ان نشانات کے بارے میں سوالات نہ کرو حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے بھی ان کے بارے میں سوال کیا تھا اور اس راستے سے آتے جاتے تھے پس انہوں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی اور اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں اور وہ ایک دن ان کا پانی پیا کرتی تھی اور وہ ایک اس کا

دودھ پیا کرتے تھے جب انہوں نے اسکی کوچیں کاٹ دیں تو اللہ تعالیٰ کا عذاب آگیا آسمان کے نیچے ایک آدمی بچا جو حرم الہی میں تھا اللہ تعالیٰ نے سب کو خستہ حال کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ کون تھا؟ فرمایا کہ وہ ابو رغال تھا وہ جب حرم سے نکلا تو اسے بھی عذاب نے پکڑ لیا (البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۱۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے دور جانے کا قصہ

راستہ میں ایک جگہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کہیں چلی گئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تلاش کر رہے تھے کہ ایک منافق بولاجس کا نام زید بن لصیت تھا

أَلَيْسَ مُحَمَّدٌ يُزَعِمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَيُخْبِرُكُمْ عَنْ خَيْرِ السَّمَاءِ، وَهُوَ لَا يَدْرِي أَيْنَ نَاقَتِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ رَجُلًا يَقُولُ كَذَا" وَذَكَرَ مَقَالَتَهُ. "وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَعْلَمُ إِلَّا مَا عَلِمَنِي اللَّهُ. وَقَدْ دَلَنِي اللَّهُ عَلَيْهَا، وَهِيَ فِي الْوَادِي فِي شَعْبِ كَذَا وَكَذَا، قَدْ حَبَسَتْهَا شَجَرَةٌ بِزَمَامِهَا، فَانْطَلَقُوا حَتَّى تَأْتُونِي بِهَا". فَانْطَلَقُوا فَجَاءُوا بِهَا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ.

کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہیں کہتے کہ میں نبی ہوں اور تم کو آسمان کی خبریں نہیں دیتے اور یہ جانتے نہیں کہ اونٹنی کہاں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایسا ایسا کہہ رہا ہے اور اس کی ساری بات بیان کر دی اور فرمایا کہ میں اللہ کی قسم صرف وہی جانتا ہوں جو مجھے میرا اللہ سکھاتا ہے اور میرے اللہ نے یہ بھی مجھے بتا دیا ہے وہ اونٹنی فلاں وادی کی فلاں گھاٹی میں ہے اس کی مہار درخت کے ساتھ اٹک گئی ہے تم جاؤ اس کو لے آؤ پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گئے اس کو لے آئے۔ (دلائل النبوة جلد ۴ ص ۸۹)

منافق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو نہیں مانتے تھے

قال محمد بن عمر - رحمه الله تعالى - فرجع عمارة إلى رحله فقال:

والله، العجب لشيء حدثناه رسول الله - صلى الله عليه وسلم - أنفاً عن مقالة قائل أخبرها الله تعالى عنه، قال كذا وكذا للذي قال زيد، فقال رجل ممن كان في رحل عمارة - قال محمد بن عمر: وهو عمرو بن حزم أخو عمارة - ولم يحضر رسول الله - صلى الله عليه وسلم - زيد - والله - قائل هذه المقالة، قبل أن تطلع علينا، فأقبل عمارة على زيد يماً في عنقه، ويقول: يا عباد الله، إن في رحلي لداهية وما أشعر، اخرج يا عدو الله من رحلي فلا تصحبني..

ترجمہ: محمد بن عمرو اقدی بیان کرتے ہیں حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر اپنے خیمہ میں آئے اور کہنے لگے میں حیران ہوں اس بات سے جو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سے آگاہ کیا کہ فلاں شخص نے ایسے ایسے بات کی ہے عمارہ رضی اللہ عنہ کا بھائی جو اپنے خیمہ میں تھا فوراً بولا کہ یہ بات تو زید نے کی ہے حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ کو جب زید کی اندر کی خباثت معلوم ہوئی تو انہوں نے زید کی گردن کو دو بوج لیا اور اے اللہ کے بندو اتنی بڑی مصیبت میرے ہی خیمہ میں پڑی ہے اور مجھے اس کا پتہ ہی نہیں پھر اس کی طرف مخاطب ہو کر غصہ سے بولے اے اللہ کے دشمن میری قیام گاہ سے نکل جا میں تجھے اب ساتھ نہیں رہنے دوں گا۔

سبل المحدثی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۹

اس سے ثابت ہوا کہ اس دور کے منافق بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک پر

طعن کرتے تھے

محدث مکہ امام حسن بن محمد المشاط رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اسی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غیب کی خبریں دی ہیں

پہلی غیب کی خبر

قلت: تضمنت هذه القضية آيتين من آيات النبوة لرسول الله صلى الله عليه وسلم: الأولى: إخباره عليه الصلاة والسلام عن مقالة ذلك المنافق قبل أن تصل إليه.

میں نے کہا اس قصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو معجزات کا ظہور ہوا ایک یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس منافق کی بات کی اطلاع آنے سے پہلے اس کی خبر دے دی

دوسری غیب کی خبر

والثانية: إخباره عليه الصلاة والسلام بأنها في المكان الفلاني معرفاً لهم أنّ شجرة حبستها بزمانها، كأنه عليه الصلاة والسلام يشاهد ذلك، فيخبر عنه رأى عين، وقد وجدوها كما أخبر، ولا غرابة في ذلك، فكم له من آيات تلو آيات لا يأتي على عدّها المحصر!

دوسری غیب کی خبر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بتایا کہ اوٹنی فلاں جگہ موجود ہے اور ایک درخت کے ساتھ اس کی مہار انکی ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے صاف صاف بتا دیا گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ رہے ہوں اور جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہاں گئے تو وہ وہیں پر موجود تھی

انارة الدجی فی خیر الوری جلد ۱ ص ۵۲، العلامة المحدث الأصولی الفقیہ

القاضی حسن بن محمد المشاط الشیخ حسن بن محمد المشاط بکوالالمبور

جد بن قیس

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ فِي جِهَادٍ ذَلِكَ لِلْجَدِّ بْنِ قَيْسٍ أَحَدِ بَنِي سَلَمَةَ "يَا جَدُّ هَلْ لَكَ الْعَامَرُ فِي جِلَادِ بَنِي الْأَصْفَرِ؟" فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْتَاذِنِي وَلَا تَفْتِنِي، فَوَاللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ قَوْمِي أَنَّهُ مَا رَجُلٌ بِأَشَدَّ عَجَبًا بِالنِّسَاءِ مِنِّي، وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ رَأَيْتُ نِسَاءً

يَنِي الْأَصْفَرِ أَنْ لَا أَصِيرَ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ " قَدْ أَذِنْتُ لَكَ " فَفِي الْحَجِّ أَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ * (وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ) * (التَّوْبَةُ: 94)۔

ترجمہ ایک دن کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کی تیاری میں مصروف تھے جد بن قیس منافق حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے جد کیا اس سال آپ رومیوں سے جنگ کے لئے تیار ہو؟ تو عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے اجازت دے دیں اور مجھے فتنہ میں نہ ڈالیں

اللہ کی قسم میری قوم کو علم ہے مجھ سے بڑھ کر عورتوں سے خوش ہونے والا کوئی نہیں اور مجھے خدشہ ہے اگر میں نے رومی عورتوں کو دیکھ لیا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکے گا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض فرمالیا اور فرمایا کہ جا میں نے تجھے اجازت دی تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ کی یہ آیت نازل فرمائی

ترجمہ کنز الایمان

اور ان میں کوئی تم سے یوں عرض کرتا ہے کہ مجھے رخصت دیجئے اور فتنہ میں نہ ڈال لئے سُن لو وہ فتنہ ہی میں پڑے اور بیشک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو

جد بن قیس کی بیٹے کے ہاتھوں ذلت

حضرت محمد بن عمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں عبد اللہ بن جد بن قیس جو مخلص صحابی تھے اور بدری بھی تھے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ماں شریک بھائی بھی تھے اپنے باپ کے پاس آئے اور کہا کہ تم نبی سلمہ میں سب سے امیر ہو جہاد میں کیوں نہیں چلتے؟ تو اس نے کہا کہ اے بیٹے میں گرمی اور گرم ہوا اور تنگی برداشت نہیں کر سکتا اور ایسی صورت حال میں رومیوں کے ساتھ لڑ نہیں سکتا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لی

فَأَغْلَظَ لَهُ ابْنُهُ وَقَالَ: لَا وَاللَّهِ وَلَكِنَّهُ النِّفَاقَ، وَاللَّهُ لَيَنْزِلُنَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِيكَ قُرْآنٌ يَقْرَأُ بِهِ، فَرَفَعَ نَعْلَهُ فَضْرَبَ بِهِ وَجْهَ وَلَدِهِ، فَانْصَرَفَ ابْنُهُ وَلَمْ يَكَلِّمْهُ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ (التَّوْبَةُ: 94)۔

ترجمہ پس بیٹے نے اپنے باپ پر سختی کی اور کہا کہ اللہ کی قسم تو جھوٹ کہتا ہے بلکہ تو منافق ہے اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہو گیا ہے تیرے بارے میں اور کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم اسے تلاوت فرما رہے ہیں اتنا جب کہا تو جد بن قیس نے حضرت عبد اللہ کو جو تار دیا حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اس سے بات کئے بغیر واپس آگئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی

ترجمہ کنز الایمان

اور ان میں کوئی تم سے یوں عرض کرتا ہے کہ مجھے رخصت دیجئے اور فتنہ میں نہ ڈال لئے سُن لو وہ فتنہ ہی میں پڑے اور بیشک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو

سبل الہدی والرشاد جلد ۴ ص ۷۳۷

جب آیت اتری تو کیا ہوا؟

فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى أَبِيهِ فَقَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّهُ سَوْفَ يَنْزِلُ فِيكَ قُرْآنٌ يَقْرَأُهُ الْمُسْلِمُونَ؟ قَالَ: يَقُولُ أَبُوهُ: أَسْكُتْ عَنِّي يَا لُكْعُ! وَاللَّهِ لَا أَنْفَعُكَ بِعَافِيَةٍ أَبَدًا! وَاللَّهِ لَا أَتُتْ أَشَدَّ عَلَى مَنْ مُحَدِّدٍ!

جب آیت نازل ہوئی تو عبد اللہ بن جد اپنے باپ جد بن قیس کے پاس آئے اور کہا کیا میں تم کو نہ کہتا تھا کہ تمہارے بارے میں آیت نازل ہو جائے گی بے شک قرآن نازل ہو گیا ہے اور مسلمان سارے تلاوت کر رہے ہیں تو باپ بولا چپ کر اللہ کی قسم میں تجھے کبھی بھی نفع نہیں دوں گا

اور تو مجھ پر محمد سے بھی سخت ہے (کتاب المغازی للواقفی جلد ۳ ص ۹۹۳)

جد بن قیس نے ورغلا نا شروع کر دیا

وجعل الجَدَّ وغيره من المنافقين يثبُطون المسلمين عن الخروج
قال الجدُّ لجبار بن صخر ومن معه من بني سلمة: لا تنفروا في الحَرِّ،
زهادة في الجهاد، وشكا في الحَقِّ، وإرجافا برسول الله- صلى الله عليه
وسلم- فأَنزل الله سبحانه وتعالى فيهم وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ
نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ. فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا
كَثِيرًا ۚ جَزَاءُ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (التوبة 28، 18).

وروی ابن ہشام- رحمہ اللہ تعالیٰ- عن عبد اللہ بن حارثۃ- رضی اللہ
تعالیٰ عنہ- قال: بلغ رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- إن ناسا من
المنافقين يجتمعون في بيت سويلم اليهودي يثبُطون الناس عن
رسول الله- صلى الله عليه وسلم- في غزوة تبوك، فبعث إليهم
رسول الله- صلى الله عليه وسلم- طلحة بن عبید اللہ- رضی اللہ
عنہ- في نفر من أصحابه، وأمره أن يحرق عليهم بيت سويلم
اليهودي ففعل طلحة، واقتحم الضحاک بن خليفة من ظهر البيت
فانكسرت رجله واقتحم أصحابه

ترجمہ: جد بن قیس اور دوسرے منافقوں نے اہل اسلام کو غزوہ تبوک جانے سے روکنا
شروع کر دیا جد بن قیس نے جبار بن صخر اور بنی سلمہ کے لوگوں کو یہ کہنا شروع کر دیا کہ گرمی میں نہ
نکلو جہاد سے دور رہو اور ان کو حق کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا کرنا شروع کر دیا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلاف کرنا شروع کر دیا۔

فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا

يَأْمُرُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ
جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ﴿٨١﴾ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا
كَثِيرًا ۚ جَزَاءُ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾

پیچھے رہ جانے والے اس پر خوش ہوئے کہ وہ رسول کے پیچھے بیٹھ رہے اور انہیں گوارا نہ
ہوا کہ اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں لڑیں اور بولے اس گرمی میں نہ نکلو تم فرماؤ جہنم کی آگ
سب سے سخت گرم ہے کسی طرح انہیں سمجھ ہوتی تو انہیں چاہئے کہ تھوڑا بیس اور بہت روئیں بدلہ
اس کا جو کماتے تھے

ابن ہشام بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ کچھ منافق سولیم یہودی کے گھر جمع ہو رہے ہیں اور اس کا گھر جاسوم
کے پاس تھا وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے لوگوں کو روک رہے
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو اپنی ایک جماعت کے
ساتھ روانہ کیا اور انہیں حکم دیا کہ سولیم یہودی کے گھر کو آگ لگا دیں تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے
ایسا ہی کیا اور ضحاک بن خلیفہ گھر کے پچھلے حصہ سے بھاگا تو اسکی ٹانگ ٹوٹ گئی اور اس کے
سارے ساتھی بھاگ گئے۔ (سبل الہدی والرشاد جلد ۴ ص ۴۳۷)

اہل مسجد ضرار

وجاء أهل مسجد الضرار إلى رسول الله- صلى الله عليه وسلم- وهو
يتجهّز إلى تبوك فقالوا: يا رسول الله قد بنينا مسجدا لذي العلة
والحاجة والليله البطيرة، ونحب أن تأتينا فتصلي فيه، فقال لهم
رسول الله- صلى الله عليه وسلم- «أنا في شغل السفر، وإذا
انصرفت سيكون».

ترجمہ: مسجد ضرار والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اس وقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی تیاری فرما رہے تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے مسجد بنائی ہے ان لوگوں کے لئے جو بیمار ہوتے ہیں یا ضرورت مند ہوتے ہیں اور بارش کی راتوں میں نماز ادا کر لیا کریں گے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ایک بار تشریف لے آئیں اس میں نماز ادا فرمائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابھی تو میں مصروف ہوں سفر کی تیاری میں جب واپس آؤں گا تو دیکھ لیں گے۔

سبل الہدی والرشاد جلد ۴ ص ۷۳۷

منافقین نے اجازت مانگ لی

قال محمد بن عمر: وجاء ناس من المنافقين إلى رسول الله - صلى الله عليه وسلم - ليستأذنه في القعود من غير علة، فأذن لهم - وكانوا بضعة وثمانين رجلا - عن جابر بن عبد الله - رضي الله عنهما - استدار برسول الله - صلى الله عليه وسلم - رجال من المنافقين حين أذن للجد بن قيس يستأذنون يقولون: يا رسول الله ائذن لنا فأنا لا نستطيع أن نغزو في الحر، فأذن لهم، وأعرض عنهم

ترجمہ: محمد بن عمر کہتے ہیں کہ منافق لوگ بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے عرض کر کرنے لگے یا رسول اللہ ہم کو اجازت دے دیں ان کو کوئی عذر بھی نہیں تھا وہ اسی سے زائد لوگ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں منافقین کے کئی لوگ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جد بن قیس کو اجازت دی تو کہنے لگے کہ گرمی بہت ہے ہم نہیں جاسکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دے کر ان سے چہرہ مبارک پھیر لیا

(1)۔ [اخرجہ البيهقي في الدلائل 813/5، والدر المنثور 3/862۔]

مولانا علی رضی اللہ عنہ روانہ ہو گئے

قال ابن إسحاق: وخلف رسول الله - صلى الله عليه وسلم - علي بن أبي طالب - رضي الله عنه - على أهله، وأمره بالاقامة فيهم، فأرجف به المنافقون وقالوا: ما خلفه إلا استئثالا له، وتحققا منه، فلما قالوا ذلك أخذ عليّ سلاحه وخرج حتى لحق برسول الله - صلى الله عليه وسلم - وهو نازل بالجرف، فأخبره بما قالوا، فقال رسول الله - صلى الله عليه وسلم - «كذبوا، ولكني خلفتك لبا تركت ورائي، فارجع فاخلقني في أهلي وأهلك، أفلا ترضى يا علي أن تكون مئى بمنزلة هارون من موسى؟ إلا أنه لا نبي بعدي» فرجع عليّ إلى المدينة - وهذا الحديث رواه الشيخان (1) -، وله طرق تأتي في ترجمة سيدنا علي - رضي الله عنه -

ترجمہ ابن اسحاق نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر والوں کے پاس ٹھرایا منافقوں نے باتیں کرنا شروع کر دیں کہ علی بوجھ سمجھتے ہوئے اور ان سے ہلکا ہونے کے لئے ساتھ نہیں لے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہتھیار پکڑے اور روانہ ہو گئے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام جرف پہنچ کر پڑاؤ کئے ہوئے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منافقوں کی ساری بات کی خبر دے دی تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ جھوٹ کہتے ہیں لیکن میں نے تو تم کو اپنا خلیفہ بنایا اپنے گھر والوں میں اور تیرے گھر والوں میں جاؤ جا کر رہو کیا اے علی تم اس بات کو پسند نہیں کرتے تم کو میرے سے وہی نسبت کو جو روئے علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے تھی ہاں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا یہ سن کر علی رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے (1) [اخرجہ البخاری 7/17 (6073) و مسلم 4/0781 (03/4042)۔]

یا رسول اللہ میں راضی ہوں میں راضی ہوں میں راضی ہوں

(زاد أحمد: فقال علي: رضيت ثم رضيت ثم رضيت)

ترجمہ: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ زیادہ نقل کئے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اے علی کیا تو راضی نہیں ہے؟ تو حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے تین بار عرض کیا یا رسول اللہ میں راضی ہوں میں راضی ہوں میں راضی ہوں
انارۃ الدجی فی مغازی خیر الوری جلد ۱ ص ۷۶

مولا علی رضی اللہ عنہ جنگ میں شریک

العلامة المحمّد الثعالبي الفقيه القاضی حسن بن محمد المشاط محدث مکہ مدرس مسجد الحرام
کی الماکی فرماتے ہیں

واعلم: أنّه عليه الصلاة والسلام استخلف على بن أبي طالب على المدينة وعلى أهله، فكان كمن حضرها؛ فلذلك ضرب له النبي صلى الله عليه وسلم بسهم، وأعطى جبريل سهبه له.

تو جان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ پر اور اپنے گھروالوں پر خلیفہ مقرر فرمایا تھا پس وہ ایسے ہیں جیسے وہ غزوہ تبوک حاضر ہیں اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حصہ ان کو عطا فرمایا اور جبریل امین علیہ السلام نے اپنا حصہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا

انارۃ الدجی فی مغازی خیر الوری جلد ۱ ص ۷۶

مولا علی رضی اللہ عنہ کو دہرا حصہ کیوں؟

العلامة المحمّد الثعالبي الفقيه القاضی حسن بن محمد المشاط محدث مکہ مدرس مسجد الحرام
کی الماکی فرماتے ہیں

(الأجر على قدر الاتباع، لا على قدر المشقة؛

اجرا اتباع کے حساب سے ملتا ہے نہ کہ مشقت کے حساب سے

انارۃ الدجی فی مغازی خیر الوری جلد ۱ ص ۷۶

منافق واپس آ گیا

لم يتخلف عن رسول الله- صلى الله عليه وسلم- إلا ما بين السبعين إلى الثمانين فقط، فأقام ابن أبي ما أقام رسول الله- صلى الله عليه وسلم- فلما سار رسول الله- صلى الله عليه وسلم- نحو تبوك تخلف ابن أبي راجعاً إلى المدينة فيمن تخلف من المنافقين، وقال: يغزو محمد بن الأصغر مع جهد الحال والحز والبلد البعيد إلى ما لا طاقة له به، يحسب محمد أن قتال بني الأصغر معه اللعب، والله لكأنى أنظر إلى أصحابه مقرنين في الحبال، إرجافاً برسول الله- صلى الله عليه وسلم- وبأصحابه. قال عبد الله بن محمد بن عقیل بن أبي طالب: خرج المسلمون في غزوة تبوك الرجلان والثلاثة على بعير واحد. رواه البيهقي، وخرج مع رسول الله- صلى الله عليه وسلم-

ناس من المنافقين لم يخرجوا إلا رجاء الغنيمة.

جو منافقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں گئے ان کی تعداد ستر سے اسی کے قریب ہوگی عبد اللہ بن ابی کھڑا ہو گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہونے لگے تبوک کی طرف تو یہ مدینہ منورہ واپس آ گیا عبد اللہ بن ابی منافق منافقین کو کہنے لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رومیوں کے ساتھ لڑنے کو مذاق سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم میں دیکھ رہا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو پہاڑوں میں بندھے ہوئے دیکھ رہا ہوں یہ اس نے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خوف زدہ کرنے کے لئے کر رہا تھا حضرت امام عبد اللہ بن محمد بن عقیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اہل اسلام جب تبوک روانہ ہوئے تو ان کے پاس سواریاں کم تھیں ایک ایک سواری پر دو دو تین تین لوگ سوار ہوتے تھے اس کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو منافقین روانہ ہوئے تھے وہ صرف مال غنیمت

کے لئے روانہ ہوئے تھے

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۳

جھنڈے عطا فرمائے

ولما رحل رسول الله- صلى الله عليه وسلم- من ثنية الوداع عقد الألوية والرايات، فدفع لواءه الأعظم إلى أبي بكر الصديق- رضى الله عنه- ورايته العظمى إلى الزبير بن العوام، ودفع راية الأوس إلى أسيد بن الحضير، وراية الخزرج إلى أبي دجانة، ويقال إلى الحباب بن المنذر، وأمر كل بطن من الأنصار أن يتخذ لواء، ورأى رسول الله-

صلى الله عليه وسلم- برأس الثنية عبدا متسلحا،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روانہ ہونے لگے تو ثنیۃ الوداع کے مقام پر جھنڈے باندھے تو سب سے بڑا جھنڈا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیا اور ایک بڑا جھنڈا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دیا اوس کا جھنڈا اسید بن حذیر کو دیا خزرج کا جھنڈا ابودجانہ کو دیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حباب بن المنذر کو دیا گیا

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۳

جو منافق ساتھ گئے ان کا حال

قال محمد بن إسحاق، ومحمد بن عمر- رحمهم الله تعالى- كان رهط من المنافقين يسيرون مع رسول الله- صلى الله عليه وسلم- لم يخرجوا إلا رجاء الغنيمة منهم: ودیعة بن ثابت أخو بني عمرو بن عوف، والجلال بن سويد بن الصامت، ومخش بن النون- قال أبو عمرو وابن هشام مخشى بالتحية- ابن حمير من أشجع، حليف لبني سلبية، زاد محمد بن عمر: وثعلبة بن حاطب. فقال بعضهم لبعض،

عند محمد بن عمر: فقال ثعلبة بن حاطب: أتخسبون جلاذ بني الأصفر كجلاذ العرب بعضهم بعضا، لكأن بكما غدا مقرنين في الحبال، إرجافا برسول الله- صلى الله عليه وسلم- وإرهابا للمؤمنين. وقال الجلاس بن عمرو، وكان زوج أم عمير، وكان ابنها عمير يتيما في حجره: والله لئن كان محمد صادقا لنحن شر من الحمير، فقال عمير: فأنت شر من الحمير، ورسول الله- صلى الله عليه وسلم- صادق وأنت الكاذب، فقال مخش بن حمير: والله لو ددت أن أقاضى على أن يضرب كل رجل مئتا مائة جلدة، وإننا ننفلت أن ينزل فينا قرآن لمقاتلكم هذه! فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلم- لعبار بن ياسر:- «أدرك القوم فإنهم قد اخترقوا، فاسألهم عما قالوا، فإن أنكروا فقل بلى قلتكم كذا وكذا» فانطلق عمار إليهم فقال لهم ذلك، فأتوا رسول الله- صلى الله عليه وسلم- يعتذرون إليه، فقال ودیعة بن ثابت ورسول الله- صلى الله عليه وسلم- على ناقته وقد أخذ ودیعة بن ثابت بحقبها ورجلاه تسفيان الحجارة وهو يقول: يا رسول الله إنما كنا نخوض ونلعب، فأنزل الله تعالى: وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِؤْنَ، لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ التوبة 56، 66 وحلف الجلاس ما قال من ذلك شيئا، فأنزل الله سبحانه وتعالى: يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهُمْ أَوَامِلُ يَنَالُوا وَمَا نَقَبُوا إِلَّا أَنْ أَعْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ التوبة 47 وقال مخش بن حمير: يا رسول الله، قعد بي اسمي واسم

أَبِي، فَسَبَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَوْ عَبْدُ اللَّهِ، وَكَانَ الَّذِي عَفَى عَنْهُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ، وَسَأَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَقْتُلَ شَهِيدًا وَلَا يَعْلَمَ بِمَكَانِهِ، فَقَتَلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ، وَلَمْ يَعْرِفْ لَهُ أَثَرٌ.

ترجمہ: ابن اسحاق وواقدی نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روانہ ہوئے تو منافقین کی ایک جماعت بھی ساتھ تھی وہ مال غنیمت کے حصول کے لئے نکلے تھے ان میں ودیعہ بن ثابت جلاس بن سوید مخثن بن حمیر اور ثعلبہ بن حاطب شامل تھے ثعلبہ نے کہا کہ تمہارا کیا گمان ہے بنوا صفر کے ساتھ جنگ کرنا عرب کے ساتھ جنگ کرنے کی طرح ہے گویا کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں رسیوں میں جکڑا جا رہا ہے وہ مختلف خبریں پھیلانے اور اہل اسلام کو ڈرانے کے لئے اس طرح کی باتیں کر رہے تھے جلاس حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کی والدہ کا خاوند تھا حضرت عمیر رضی اللہ عنہ یتیم تھے اور اس کی کفالت میں تھے جلاس نے کہا اگر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں تو ہم گدھے سے بھی زیادہ شیریں ہیں حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو گدھے سے زیادہ شیریں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور تو جھوٹا ہے مخثن نے کہا اللہ کی قسم میری تمنا ہے کہ ہمارے بارے میں فیصلہ کیا جائے کہ ہم میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارے جائیں تمہاری اس بکواس کی وجہ سے قرآن کا نزول ہو جائے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو فرمایا اس منافق کے پاس جاؤ وہ جھوٹ بول رہے ہیں ان سے پوچھو کیا کہہ رہے ہیں اگر وہ انکار کریں تو ان کو کہنا کہ تم نے یہ یہ کہا ہے حضرت عمار رضی اللہ عنہ ان کی طرف گئے انہیں یہ باتیں کہیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں معذرت کرنے حاضر ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تھے ودیعہ اونٹنی کے پیچھے سے آیا اس حال میں کہ اس کے پاؤں کے نیچے سے پتھر اڑ رہے تھے وہ کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کھیل کود میں مصروف تھے اس وقت یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی۔

وَلَكِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللهِ وَالْيَوْمِ

وَرَسُولِهِ كُذِّبَتْ تَسْتَخْفِرُونَ ﴿٦٥﴾
اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو

لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِنَّ نَعْفَ عَنْ طَائِفَةٍ مِّنْكُمْ
نُعَذِّبُ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا أَجْزَمِينَ ﴿٦٦﴾
یہاں نے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کریں تو اوروں کو عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ مجرم تھے جلاس نے قسم کھا کر کہا کہ میں نے کچھ نہیں کہا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی

يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ
وَهُمُ أَعْيُنُكُمْ يُنَآلُونَ وَمَا يَقْبَلُونَ إِلَّا أَنْ أَعْنَهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ
فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يَكْذِبْهُمْ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٦٧﴾
اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں اگر کافر ہو گئے اور وہ چاہا تھا جو انہیں نہ ملا اور انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا تو اگر وہ توبہ کریں تو ان کا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں تو اللہ انہیں سخت عذاب کرے گا دنیا و آخرت میں اور زمین میں کوئی نہ ان کا حمایتی ہو گا نہ مددگار

مخثن نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے میرے ماں باپ کے ناموں نے پیچھے کر دیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نام عبد الرحمن یا عبد اللہ رکھا اس آیہ مبارکہ میں ان سے درگزر کیا گیا انہوں نے دعا مانگی تھی شہادت کی اور یہ دعا کی تھی اللہ کرے میرے قبر سب سے پوشیدہ رہے یمامہ میں شہید ہوئے کسی کو ان کے مزار اقدس کا علم نہیں ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بعد میں جا کر ملے

حَتَّى قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَخْلَفْ أَبُو ذَرٍّ وَأَبْطَأُ بِهِ بَعِيرُهُ فَقَالَ «دَعُوهُ إِنَّ يَكُ فِيهِ خَيْرٌ فَسَيُلْحِقُهُ اللَّهُ بِكُمْ وَإِنْ يَكُ غَيْرَ ذَلِكَ فَقَدْ أَرَأَيْتُمْ أَنَّ اللَّهَ مِنْهُ» فَتَلَوَّمَ أَبُو ذَرٍّ بِبَعِيرِهِ فَلَمَّا أَبْطَأَ عَلَيْهِ أَخَذَ مَتَاعَهُ فَجَعَلَهُ عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ خَرَجَ يَتَّبِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شِئًا، وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ فِي بَعْضِ مَنَازِلِهِ وَنَظَرَ نَاطِرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ مَا شِئَ عَلَى الطَّرِيقِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «كُنْ أَبَا ذَرٍّ» فَلَمَّا تَأَمَّلَهُ الْقَوْمُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ وَاللَّهِ أَبُو ذَرٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يَزَحُمُ اللَّهُ أَبَا ذَرٍّ يَمْشِي وَحْدَهُ وَيَمُوتُ وَحْدَهُ وَيُبْعَثُ وَحْدَهُ» قَالَ فَضْرَبَ صَدرَهُ وَسِيرَ أَبُو ذَرٍّ إِلَى الرَّبَذَةِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى أَمْرًا ثُمَّ وَغَلَامَهُ فَقَالَ إِذَا مِتُّ فَأَغْسِلَانِي وَكِفَّنَانِي مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ صَعَانِي عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ فَأَوَّلَ رُكْبٍ يَمْشُونَ بِكُمْ فَقُولُوا هَذَا أَبُو ذَرٍّ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوا بِهِ كَذَلِكَ فَاطَّلَعَ رُكْبٌ فَمَا عَلِمُوا بِهِ حَتَّى كَادَتْ رِكَابُهُمْ تَطْلُ سَرِيرُهُ فَإِذَا ابْنُ مَسْعُودٍ فِي رَهْطٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَقَالَ مَا هَذَا؟ فَقِيلَ جَنَازَةٌ أَسْنَدٌ فَاسْتَهْلَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَبْنِي وَقَالَ: صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ يَزَحُمُ اللَّهُ أَبَا ذَرٍّ يَمْشِي وَحْدَهُ وَيَمُوتُ وَحْدَهُ وَيُبْعَثُ وَحْدَهُ. فَتَنَزَّلَ قَوْلِيَهُ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَجَّتَهُ.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی یا رسول اللہ ابوذر پیچھے رہ گیا ہے اور اسے اسکے اونٹ نے دیر کرادی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر اس میں خیر ہوئی تو اللہ تعالیٰ اسے تم تک پہنچا دے گا اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور بات ہے تو اللہ تعالیٰ نے تم کو اس سے راحت دی ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا اونٹ بیمار تھا آپ نے اپنے اونٹ کا انتظار کیا مگر اس نے دیر کرادی تو آپ نے اپنا سامان اپنی پشت پر اٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل پڑے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک منزل پر اترے تو ایک مسلمان نے آپ کو دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ ایک آدمی راستے پر پیدل چل رہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابوذر ہو جا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے غور سے دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ کی قسم وہ تو سچ بچ ابوذر ہی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوذر پر رحم فرمائے جو کیلا ہی چلتا ہے اور کیلا ہی فوت ہوگا اور کیلا ہی اٹھایا جائے گا

حالات نے گردش کھائی آپ رضی اللہ عنہ کو مقام ربذہ کی طرف جلاوطن کر دیا گیا اور جب آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی گھر والی اور غلام کو وصیت کی جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے غسل دینا اور رات کو مجھے کفن دینا پھر مجھے راستے میں رکھ دینا پس جو قافلہ سب سے پہلے آئے اسے کہنا یہ ابوذر رضی اللہ عنہ ہے پس جب آپ رضی اللہ عنہ کا وصال شریف ہو گیا تو انہوں نے ایسا ہی کیا پس ایک قافلہ آیا اور ابھی ان کو اس کا علم نہ تھا کہ ان کی سواریاں چار پائی کو روندنے لگیں کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فیوں کی ایک جماعت کے ساتھ آئے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ یہ کیا ہے؟ آپ کو جواب دیا گیا یہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا جنازہ ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے بلند آواز سے فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ ابوذر پر رحم فرمائے جو کیلا ہی چلتا ہے اور کیلا ہی فوت ہوگا اور کیلا ہی اٹھایا جائے گا پس وہ اترے اور انہیں قریب کیا یہاں تک کہ ان کی تدفین فرمائی (البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۹)

عاشق ایسا کیسے گورا کر سکتا ہے؟

عمر عن شیوخہما قالوا: لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَيَّامًا دَخَلَ أَبُو خَيْثَمَةَ عَلَى أَهْلِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ، فَوَجَدَ أَمْرًا تَيْنَ لَهُ فِي عَرِيشِينَ لَهَا فِي حَائِطِهِ، وَقَدْ رَشَتْ كُلَّ مِنْهُمَا عَرِيشَهَا وَبَرَّدَتْ لَهُ فِيهِ مَاءً، وَهَيَّأَتْ لَهُ فِيهِ طَعَامًا، فَلَمَّا دَخَلَ قَامَ عَلَى بَابِ الْعَرِيشِ فَنَظَرَ إِلَى أَمْرٍ أَتَيْهِ وَمَا صَنَعَتْ لَهُ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ! رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فِي الصَّحِّ وَالرِّيحِ وَالْحَرِّ يَحْمِلُ سِلَاحَهُ عَلَى عُنُقِهِ وَأَبُو خَيْثَمَةَ فِي ظِلِّ بَارِدٍ وَطَعَامٌ مَهِيئًا، وَأَمْرًا حَسَنَةً، فِي مَالِهِ مَقِيمٌ!! مَا هَذَا بِالنِّصْفِ! ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ لَا أَدْخُلُ عَرِيشَ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا حَتَّى أَلْحِقَ بِرَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَهَيَّأَ لِي زَادًا، فَفَعَلْتُ، ثُمَّ قَدَّمَ نَاضِجَةً فَارْتَحَلَهُ، ثُمَّ خَرَجَ فِي طَلَبِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- حَتَّى أَدْرَكَهُ حِينَ نَزَلَ تَبُوكَ، وَقَدْ كَانَ أَدْرَكَ أَبَا خَيْثَمَةَ عَمِيرَ بْنِ وَهَبٍ الْجَمْحِي فِي الطَّرِيقِ يَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَتَرَا فَمَا حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْ تَبُوكَ قَالَ أَبُو خَيْثَمَةَ لِعَمِيرَ بْنِ وَهَبٍ: إِنَّ لِي ذَنْبًا فَلَا عَلَيَّ أَنْ تَخْلُفَ عَنِّي حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَفَعَلَ، حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ النَّاسُ: هَذَا رَاكِبٌ عَلَى الطَّرِيقِ مُقْبِلٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-: «كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ» فَقَالَ رَجُلٌ: هُوَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبُو خَيْثَمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-: «أَوَّلَى لَكَ يَا أَبَا خَيْثَمَةَ» ثُمَّ أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- الْخَبَرَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-: خَيْرًا، وَدَعَا لَهُ بِخَيْرٍ.

ترجمہ: امام طبرانی حضرت ابوخیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک روانہ ہو گئے تو ایک دن سخت گرمی میں حضرت ابوخیثمہ رضی اللہ عنہ گھر آئے دیکھا کہ ان کی دونوں گھروالیاں اپنے اپنے شامیانے میں تھیں ہر ایک نے اپنے شامیانے میں چھڑکاؤ کر کے اس کو ٹھنڈا کر رکھا ہے ہر ایک نے اپنے پاس ٹھنڈے پانی گھڑے بھر رکھے ہیں نیز انہوں نے آپ کے لئے بڑا لذیذ کھانا تیار کر رکھا ہے جب ابوخیثمہ اپنے باغ میں داخل ہوئے تو دونوں شامیانوں کے دروازے تک آ کر رک گئے اپنی بیویوں کو دیکھا اسے بھی دیکھا جو انہوں نے ان کے لئے آرام کا سامان تیار رکھا ہے اسے بھی ملاحظہ فرمایا تو عاشق صادق کے کی زبان سے نکلا اللہ کا پیار رسول تو دھوپ میں اور گرم لو میں اور ابوخیثمہ ٹھنڈے سائے میں کہاں اس کے لئے ٹھنڈا پانی رکھا ہے اور خوبوی موجود ہے یہ تو انصاف نہ ہوا پھر اپنی گھر والیوں کی طرف مخاطب ہوتے ہوئے بولے

میں تم میں سے کسی ایک کے چھپر میں بھی قدم نہیں رکھوں گا بلکہ اپنے ہادی و مرشد سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاملوں گا میرے لئے زادراہ تیار کرو چنانچہ ان نیک بخت بیویوں نے ان کے لئے فوراً زادراہ تیار کیا پھر آپ کی اونٹنی آپ کی سامنے پیش کی گئی اور اس پر سوار ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طلب میں نکل کھڑے ہوئے چنانچہ جس دن کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم تبوک پہنچے تھے اسی دن ابوخیثمہ بھی پہنچ گئے ان کے علاوہ حضرت عمیر بن وہب رضی اللہ عنہ بھی پیچھے رہ گئے تھے وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے گھر سے روانہ ہوئے راستہ ان کی ملاقات حضرت ابوخیثمہ سے ہو گئی دونوں ایک ساتھ جب تبوک پہنچے تو ابوخیثمہ نے عمیر بن وہب رضی اللہ عنہ کو کہا کہ مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے اگر تم مجھ سے پیچھے رہ جاؤ تو میں تم سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤں لوگوں نے جب ایک سوار دیکھا تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ کوئی اونٹ سوار آ رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کن اباخیثمہ اللہ کرے یہ ابوخیثمہ ہو

میں آؤں تو مجھے بتانا جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے تو آپ نے اس مائی صاحبہ سے پوچھا کہ تیرے باغ نے کتنا پھل دیا ہے؟ تو وہ عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس اوسق پھل نکلا ہے

[- (1) رواہ ابن ابی شیبہ، والہ امام احمد، و مسلم۔] أخرجه ابن أبي شيبة، 540/ 14

و مسلم (11) 1785/ 4

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حلوہ پیش کیا گیا

قال محمد بن عمر: ولما نزل رسول الله - صلى الله عليه وسلم - وادي القرى أهدى له بنو عريض اليهودي هريسة فأكلها وأطعمهم أربعين وسقا، فهي جارية عليهم إلى يوم القيامة قال محمد بن عمر: فهي جارية عليهم إلى الساعة.

ترجمہ: محمد بن عمر واقدی فرماتے ہیں جب وادی القری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو بنو عریض نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حلوہ پیش کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرمایا اور انہیں چالیس وسق کھلائے یہ روز قیامت تک جاری رہیں گے أخرجه ابن أبي شيبة، 41/ 045، و مسلم 4/ 5871 (11)

یہاں قیام نہ کرو

روى الطبراني عن عبد الله بن سلام - رضي الله عنه - : أن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - لما مرّ بالخليجة في سفره إلى تبوك قال له أصحابه: المبرك يا رسول الله الظل والماء - وكان فيها دوماً وماء، فقال «إنها أرض زرع نفر»، دعوها فإنها مأمورة - يعني نأقتها - فأقبلت حتى بركت تحت مسجد ذي المروة

ترجمہ: امام طبرانی حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی

کچھ دیر بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ اللہ کی قسم یہ تو ابوخیثمہ ہی ہیں وہاں پہنچ کر ابوخیثمہ رضی اللہ عنہ نے اونٹ کو بٹھایا اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے سلام عرض کیا سرکارِ مدنیہ منورہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوخیثمہ کو فرمایا اے ابوخیثمہ تمہیں مبارک ہو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوخیثمہ جو بیٹی تھی اس کی خبر دی پھر ان کے لئے دعائے خیر کی

المغازی للواقدي 1003/ 3 والدر المنثور للسيوطي 254/ 3

سبل الهدى والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۴

وادی قری میں پھلوں کا اندازہ لگایا

قال أبو حميد الساعدي - رضي الله عنه - خرجنا مع رسول الله - صلى الله عليه وسلم - عام تبوك حتى جئنا وادي القرى، فإذا امرأة في حديقة لها، فقال رسول - صلى الله عليه وسلم - لأصحابه «أخروا» فحرص القوم وحرص رسول الله - صلى الله عليه وسلم - عشرة أوسق، وقال رسول الله - صلى الله عليه وسلم - للمرأة «احفظي ما يخرج منها حتى أرجع إليك إن شاء الله تعالى» ولما أقبل رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من غزوة تبوك إلى وادي القرى قال للمرأة «كم جاءت حديقتك؟» قالت: عشرة أوسق حرص رسول الله - صلى الله عليه وسلم -

ترجمہ ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک والے سال راوانہ ہوئے جب جب وادی قری آئے تو وہاں ایک خاتون صاحبہ تھیں ان کا باغ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ کرام کو کہ اندازہ لگاؤ کہ کتنی کھجوریں ہوں گی؟ صحابہ کرام نے اندازہ لگایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ لگایا کہ دس اوسق پھل ہوں گے پھر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو فرمایا کہ اس میں سے پھل نکلے یاد رکھنا جب

اللہ علیہ وسلم سفر تبوک الجلیہ کے مقام سے گزرے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں قیام فرمائیں اس جگہ سایہ اور پانی وہاں بڑے بڑے درخت ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سرزمین نفرت کی کھیتی کی ہے اسے چھوڑ دو اسے حکم دیا گیا اونٹنی چلی وہ اس درخت کے نیچے بیٹھ گئی جو مسجد ذی المروہ میں تھا

ذکرہ البیہقی فی الجمع 6/691 سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۶۶

ہاتھ اٹھنے کی دیر تھی کہ بارش آگئی مگر منافق نے انکار کر دیا

روی البیہقی عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب رحمہ اللہ تعالیٰ۔ قال: خرج المسلمون إلى تبوك في حر شديد فأصابهم يوم عطش حتى جعلوا ينحرون إبلهم ليصرفوا أكراشها ويشربوا ماءها. فكان ذلك عسرة في الباء، وعسرة في النقة، وعسرة في الظهر البیہقی فی الدلائل 5/722.

وروی الإمام أحمد وابن خزيمة، وابن حبان، والحاكم عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه، وابن إسحاق عن عاصم بن عمر بن قتادة قال عمر: خرجنا إلى تبوك في يوم قيظ شديد، فنزلنا منزلاً وأصابنا فيه عطش حتى ظننا أن رقابنا ستنقطع حتى إن كان الرجل يذهب يلتبس بالرجل فلا يرجع حتى يظن أن رقبته ستقطع حتى إن كان الرجل لينحر بعبيرة فيعصر فرثه فيشربه ويجعل ما بقي على كبده، فقال أبو بكر: يا رسول الله، إن الله عز وجل قد عودك في الدعاء خيراً، فادع الله تعالى لنا، قال «أحب ذلك» قال نعم فرفع يديه نحو السماء فلم يرجعها حتى قالت السماء فأظلت ثم سكبت.

فملئوا ما معهم، ثم ذهبنا ننظر فلم نجد لها جاوزت العسكر (۱)، وروی ابن ابی حاتم عن ابن حرزۃ - رحمہ اللہ تعالیٰ - قال: نزلت هذه الآية في رجل من الأنصار في غزوة تبوك. ونزلوا الحجر فأمرهم رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: أن لا يحملوا من ماءها شيئاً ثم ارتحل. ثم نزل منزلاً آخر وليس معهم ماء، فشكوا ذلك إلى رسول الله - صلى الله عليه وسلم - فقام فصلى ركعتين، ثم دعا فأرسل الله سبحانه وتعالى سحابة فأمرت عليهم حتى استقوا منها، فقال رجل من الأنصار لآخر من قومه يتهم بالنفاق: ويحك قد ترى ما دعا رسول الله - صلى الله عليه وسلم - فأمر الله علينا السماء، فقال: إنما أمطرنا بنوء كذا وكذا، فأنزل الله تعالى: وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ [الواقعة 28] ذكر ابن إسحاق أن هذه القصة كانت بالحجر، وروی عن محمود بن لبید عن رجال من قومه قال: كان رجل من المنافقين معروف نفاقه يسير مع رسول الله - صلى الله عليه وسلم - حيثما سار، فلما كان من أمر الحجر ما كان، ودعا رسول الله - صلى الله عليه وسلم - حين دعا فأرسل الله تعالى السحابة فأمرت حتى ارتوى الناس، قالوا أقبلنا عليه نقول ويحك، هل بعد هذا شيء؟ قال: سحابة مارة (2)

ترجمہ: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب مسلمان تبوک کی طرف روانہ ہوئے تو شدید گرمی کا موسم تھا اور طویل و عریض صحرا سامنے تھا جس کو عبور کرنا تھا گرمی و پیاس کی شدت کے باعث مسلمان اپنے جان بچانے کے لئے جن اونٹوں کی سواری ضروری تھی انہیں کو ذبح کر کے ان کے معدوں اور آنتڑیوں

سے پانی نچوڑ کر پینے پر مجبور ہوئے جب ایسی حالت ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو ہمیشہ شرف قبول بخشا ہے اگر آپ دعا فرمادیں تو اللہ تعالیٰ ضرور بارش عطا فرمادے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا اے ابوبکر تجھے بھی یہ بات پسند ہے کہ میں دعا کروں؟ آپ نے عرض کیا جی یا رسول اللہ بے شک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک آسمان کی اٹھائے ابھی ہاتھ مبارک واپس بھی نہ آئے تھے کہ ہر طرف بادل آنا شروع ہو گئے اور بارش شروع ہو گئی تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے مشکیزے بھرنے کے لیے خوب سیر ہو کر پیا بھی اور اپنے مویٹیوں کو پلا لیا صحابہ کرام فرماتے ہیں جب ہم چھاؤنی سے باہر نکلے تو زمین خشک تھی وہاں پانی کا قطرہ بھی نہ ٹپکا تھا بارش صرف اسی علاقہ تک محدود تھی جہاں مجاہدین موجود تھے اور اہل اسلام کے خیے لگے ہوئے تھے صحابہ کرام کے ہمراہ چند منافقین بھی موجود تھے صحابہ کرام نے ان کو کہا کہ دیکھی تم نے ہماری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان؟ ہاتھ اٹھنے کی دیر تھی بارش آگئی اور ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگا صحابہ کرام کا مقصد تو یہ تھا کہ جس کے دل میں منافقت ہے وہ بارگاہ الہی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کو دیکھ کر منافقت سے توبہ کرے اور ایمان لے آئے مگر جس کے دل پر مہر لگ چکی ہوں انہیں ان باتوں سے ہدایت نصیب نہیں ہوتی ایک منافق نے کہا فلاں ستارہ آسمان پر طلوع ہوا یہ اس کی وجہ سے بارش ہو گئی ہے اور دوسرا بولا نہیں جی آپ کی دعا کا اثر نہیں بلکہ یہ تو عام قسم کا بادل ہے جو گزر رہا ہے اور چند بوندیں ٹپکا دی ہیں

اُخرجہ البیہقی 357/9 والدلائل 231/5 وابن خزیمہ (101) وابن حبان ذکرہ البیہقی فی الموارد (1707) وانظر المجمع 195/6 المغازی (1009/3)

مومن کا ایمان زیادہ ہو گیا اور منافق کا نفاق

العلامة المحمّد الثعالبي القاضی حسن بن محمد المشاط محدث مکہ مدرس مسجد الحرام
کی الماکی فرماتے ہیں

ازداد بها المؤمنون إيماناً إلى إيمانهم، وزاد بها المنافقون نفاقاً
ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ دیکھ کر مومنوں کا ایمان زیادہ ہو گیا اور منافقین کی منافقت زیادہ ہو گئی

انارة الدجی فی مغازی خیر الوری جلد ۱ ص ۷۴۲

آج بھی یہی مرض عام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کا بیان سن کر یہ لوگ جل بھن جاتے ہیں مومن کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے اور کفار کا کفر زیادہ ہو جاتا ہے

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی

عن المغيرة بن شعبه- رضى الله عنه- قال: كنا فيما بين الحجر
وتبوك ذهب رسول الله- صلى الله عليه وسلم- لحاجته وكان إذا
ذهب أبعد، وتبعته بماء بعد الفجر وفي رواية قبل الفجر فأسفر
الناس بصلاتهم، وهي صلاة الفجر حتى خافوا الشمس، فقدموا
عبد الرحمن بن عوف- رضى الله عنه- فصلى بهم فحملت مع رسول
الله- صلى الله عليه وسلم- أداوة فيها ماء، وعليه جبة رومية من
صوف، فلما فرغ صلبت عليه فغسل وجهه، ثم أراد أن يغسل
ذراعيه فضاق كم الجبة فأخرج يديه من تحت الجبة فغسلها،
فأهويت لأنزعه خفيه، فقال: «دعها فإنني أدخلتها طاهرتين»
فمسح عليهما، فانتبهينا إلى عبد الرحمن بن عوف، وقد ركع ركعة،
فستبح الناس لعبد الرحمن بن عوف حين رأوا رسول الله- صلى الله
عليه وسلم- حتى كادوا يفتنون، فجعل عبد الرحمن يريده أن ينكص
وراءه، فأشار إليه رسول الله- صلى الله عليه وسلم- أن أثبت،
فصلى رسول الله- صلى الله عليه وسلم- خلف عبد الرحمن بن عوف

رکعة، فلما سلم عبد الرحمن تواب الناس، وقام رسول الله - صلى الله عليه وسلم - يقضى الركعة الباقية ثم سلم بعد فراغه منها، ثم قال: «أحسنتم، أو - قد أصبتم - فغبطهم أن صلوا الصلاة لوقتها - إنه لم يتوقف نبي حتى يؤمّه رجل صالح من أمته» ورواه

مسلم بنحوه

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حجر اور تبوک کے درمیان سفر کر رہے تھے تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب بھی قضائے حاجت کے لئے جاتے تو بہت دور نکل جاتے تھے میں پانی کا لوٹا لے کر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل پڑا اسی اثنا میں صبح کا اجالا پھیل گیا یہاں تک کہ صحابہ کرام کو یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ کہیں سورج ہی نہ نکل آئے اور نماز ہی نہ قضا ہو جائے چنانچہ صحابہ کرام حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھایا اور انہوں نے نماز پڑھانا شروع کی میں پانی کا لوٹا بھرا ہوا لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز رومی جبہ زیب تن کیا ہوا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہارت کر کے فارغ ہوئے میں وضو کرانے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک دھویا پھر بازو دھونے کا ارادہ فرمایا لیکن جبہ مبارک کی آستین تنگ تھی کوشش کی باوجود اوپر نہ چڑھ سکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بازو نیچے سے نکال لئے پھر دونوں بازو دھوئے پھر نعلین اتارنے کے لئے میں جھکا تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مغیرہ انہیں رہنے دو میں نے وضو کر کے موزے پہنے ہیں ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح فرمایا پھر ہم واپس آگئے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا احساس ہوا تو تسبیح کہی تاکہ حضرت عبد الرحمن بن عوف کو پتہ چل جائے نمازیوں میں ہلچل پیدا ہوگئی حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پیچھے ہونے لگے لیکن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن بن عوف کی اقتداء میں ایک رکعت ادا کی جب انہوں نے سلام پھیرا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک رکعت ادا فرمائی پھر صحابہ کرام کی طرف توجہ فرما کر فرمایا کہ تم نے بہت اچھا کیا کہ اپنی نماز مکمل کر لی۔ مجھے بہت خوشی ہوئی پھر فرمایا کہ کوئی بھی اللہ کا نبی اس وقت وفات نہیں پاتا جب تک اپنی امت کے کسی ایک صالح شخص کے امامت میں نماز نہ ادا کر لے (المغازی للواقفی 3/2101).

نماز صبح

روی البیہقی عن عقبہ بن عامر - رضی اللہ عنہ - قال: خرجنا مع رسول الله - صلى الله عليه وسلم - في غزوة تبوك، فلما كان منها على ليلة استقر قد رسول الله - صلى الله عليه وسلم - فلم يستيقظ حتى كانت الشمس قيد رمح قال «ألم أقل لك يا بلال اكلا لنا الفجر» فقال يا رسول الله ذهب بي النوم، وذهب بي مثل الذي ذهب بك، قال: فانتقل رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من منزله غير بعيد، ثم صلى، وسار مسرعا بقية يومه وليلته فأصبح بتبوك نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے استراحت فرماتے ہوئے سورج کا طلوع ہونا امام بیہقی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھارت کافی دیر تک سفر جاری رہا آخر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم استراحت فرما ہوئے اس وقت آنکھ مبارک کھلی جب سورج ایک نیزہ کے برابر بلند ہو چکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے بلال میں نے کہا نہیں تھا تم کو کہ فجر کے وقت کا خیال رکھنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے نیند نے بے بس کر دیا میں سو گیا جس طرح حضور سو گئے وہاں سے اسی وقت کوچ کا حکم دیا گیا کچھ مسافت طے ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو رکے کا حکم دیا پھر نماز فجر قضا پڑھی گئی رات دن بڑی

سرعت کے ساتھ یہ مسافت طے کی گئی دوسرے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں تھے
سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۵۱

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک کے راستے میں عجیب فیصلہ فرمایا

عن يعلى بن أمية- رضى الله عنه- ألقى رسول الله- صلى الله عليه وسلم- بأجير له قد نازع رجلا من العسكر فعضه ذلك الرجل فانتزع الأجير يده من فم العاص فانتزع ثنيته. فلزمه العاص فبلغ به رسول الله- صلى الله عليه وسلم- وقمت مع أجيري لأنظر ما يصنع. فألقى بهما رسول الله- صلى الله عليه وسلم- فقال «أبعد أحدكم فيعض أخاه كما يعض الفحل» فأبطل رسول الله- صلى الله عليه وسلم- ما أصاب من ثنيته. وقال «أفیدع يده في فيك تقضها كأنها في فم فحل يقضها؟

ترجمہ: حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اثنائے سفر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دو آدمی پیش کئے گئے ایک تو یحیی بن امیہ ملازم تھا اور ایک مجاہد ان دونوں میں جھگڑا ہو گیا مجاہد نے اس اجیر کا ہاتھ اپنے دانتوں سے چبا ڈالا اجیر کو درد ہوا تو اس نے ہاتھ کھینچا جس سے مجاہد کے اگلے دو دانت اکھڑ کر باہر آ گئے اس سپاہی نے بارگاہ رسالت میں دعویٰ کیا کہ اس شخص نے میرے دو اگلے دانت اکھڑ دئے ہیں مجھے ان کا معاوضہ دلایا جائے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جھڑکتے ہوئے فرمایا کیا تیری مرضی یہ تھی کہ تو اس کے ہاتھ کو چباتا رہتا اور وہ اس کو نہ کھینچتا جس طرح نراونٹ کسی کا ہاتھ اس کے منہ میں آجائے تو چباتا ہے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو معاوضہ نہ دلویا رواہ البخاری وغیرہ (1) [آخر جہ البخاری (7144)].

فوارہ تبوک

عن حذيفة «بلغ رسول الله- صلى الله عليه وسلم- أن في الماء قلة.

فأمر مناديا ينادي في الناس أن لا يسبقني إلى الماء أحد». قال فجئناها وقد سبق إليها رجلان والعين مثل الشراك تبض بشيء من ماءها. فسألها رسول الله- صلى الله عليه وسلم- «هل مستمنا من ماءها شيئا» قالا: نعم. فستبها وقال لهما «ما شاء الله أن يقول، ثم عرفوا من العين قليلا قليلا حتى اجتمع في شرب. ثم غسل رسول الله- صلى الله عليه وسلم- فيه وجهه ويديه ومضبض ثم أعاده فيها، فجرت العين ماء كثير. ولفظ ابن إسحاق فانخرق الماء حتى كان يقول من سمعه: إن له حسا كحس الصواعق وذلك الماء فوارة تبوك. انتهى، فاستسقى الناس. ثم قال رسول الله- صلى الله عليه وسلم-: «يا معاذ يوشك إن طالت بك حياة أن ترى ما هاهنا ملئ جنانا». وروى البيهقي وأبو نعيم عن عروة أن النبي- صلى الله عليه وسلم- حين نزل تبوك- وكان في زمان قل مأوها فيه فاغترف غرفة بيده من ماء فمضبض بها فاه ثم بصقه فيها ففارت عينها حتى امتلأت. فهي كذلك حتى الساعة

ترجمہ: حضرت حذیفہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں انہوں نے بتایا کہ میں غزوہ تبوک کے سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک دن نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کل تم تبوک کے چشمہ پر پہنچ جاؤ گے اور جو آدمی مجھ سے پہلے جائے پانی کو ہاتھ نہ لگائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کی گئی کہ وہاں پانی کی شدید قلت ہے تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کی راہی کہ کوئی بھی شخص مجھ سے پہلے چشمہ پر مت جائے جب ہم تبوک کے مقام پر پہنچے تو آدمی ایسے تھے جو حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے پہلے پہنچ کر پانی پی گئے چشمہ میں پانی کی مقدار بہت کم تھی اور پانی تھوڑا تھوڑا رس رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے

پانی کو ہاتھ لگایا ہے؟

انہوں نے کہا جی ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بہت جھڑکا پھر چشمہ سے جو پانی رس رہا تھا اس کو چلو بھر کر ایک مشک میں جمع کیا گیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اپنا چہرہ مبارک اور دونوں ہاتھ مبارک دھوئے اور کئی فرمائی پھر کئی کا پانی اس چشمہ میں ڈال دیا گیا جس کی برکت سے اچانک ایک بہت بڑا چشمہ جاری ہو گیا جس سے کثیر مقدار میں پانی نکلا پانی اس جوش سے نکل رہا تھا گویا کہ وہ زمین کو پھاڑ کر نکل رہا ہو اور چشمہ اب تک باقی ہے اور فوارہ تبوک کے نام سے معروف ہے لوگوں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے معاذ اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو تم آکر دیکھو گے یہاں باغ باغ ہوں گے

آخر جہ مسلم 1785-1784/4 حدیث (706/10)

البیہقی فی الدلائل 5/622۔ سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۵۳

منافق نے عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تسلیم نہ کیا

قال سلمة بن سلامة قلت لوديعة بن ثابت: ويحك أبعده ما ترى

شیء؟ أما تعتبر؟ قال: قد كان يفعل بهذا مثل هذا قبل هذا

ترجمہ: حضرت سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں جب پانی جاری ہوا تو میں نے ودیعہ بن ثابت منافق کو کہا ہلاکت ہو تیرے لئے کیا اب بھی کوئی بات رہ گئی ہے؟ کس چیز پر اعتبار کرتے ہو؟ تو منافق کہنے لگا ایسا تو پہلے بھی کرتے رہتے ہیں

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۶۴

خطبہ شریفہ

وروی البیہقی عن عقبہ بن عامر - رضی اللہ عنہ - أن رسول الله -
صلی اللہ علیہ وسلم - لما أصبح بتبوك حمد الله تعالى وأثنى عليه
بما هو أهله. ثم قال:

ترجمہ: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور جس طرح اس کی شان ہے تعریف کی پھر فرمایا۔

أَيُّهَا النَّاسُ أَمَّا بَعْدُ	اے لوگو
فَإِنْ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ.	سب سے سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم ہے
وَأَوْثَقَ الْعُرَى كَلِمَةُ التَّقْوَى.	اور سب سے مضبوط سہارا کلمۃ التقویٰ ہے
وَخَيْرَ الْمَلَلِ مِلَّةُ إِبْرَاهِيمَ،	اور سب سے بہترین ملت ملت ابراہیم ہے
وَخَيْرَ السَّنَنِ سَنَةُ مُحَمَّدٍ.	اور سب سے بہترین طریقہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
وَأَشْرَفَ الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللَّهِ.	اور سب سے بہترین بات اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے
وَأَحْسَنَ الْقَصَصِ الْقُرْآنُ،	سب قصوں میں بہتر اللہ تعالیٰ کا قرآن ہے
هَذَا وَخَيْرَ الْأُمُورِ عَوَازُهَا.	اور بہترین کام وہ ہیں جو انسان عزم راسخ سے کرے
وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا	اور بدترین کام وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دین میں خود گھڑ لئے جائیں
وَأَحْسَنَ الْهُدَى هُدَى الْأَنْبِيَاءِ.	اور تمام راستوں میں عمدہ راستہ انبیاء علیہم السلام کا راستہ ہے
وَأَشْرَفَ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ.	اور سب سے بہتر موت جام شہادت پینا ہے
وَأَعْمَى الْعَمَى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدَى.	اور سب سے برا اندھا پن ہدایت کے بعد کے گمراہی ہے
وَخَيْرَ الْأَعْمَالِ مَا نَفَعُ	اور بہترین عمل وہ ہے جو نفع دے

وشر العبي عمى القلب.	بدترین اندھا پن دل کا اندھا پن ہے
واليد العليا خير من اليد السفلى.	اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے
وما قل وكفى خير مما كثر وألهى.	جو چیز کم ہو مگر کافی ہو وہ اس سے بہتر ہے جو ہوزیادہ مگر غافل کرنے والی ہو
وشرّ المعذرة حين يحضر الموت.	بدترین معذرت موت کے وقت کی معذرت ہے
وشر التّدامة يوم القيامة.	اور بدترین شرمگنی قیامت کے دن کی شرمندگی ہے
ومن الناس من لا يأتي الجمعة إلا دبرا.	اور کچھ لوگ وہ ہیں جو بہت دیر کر کے جمعہ میں آتے ہیں
ومنهم من لا يذکر الله إلا هجرا.	اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ کا ذکر لاتعلقی کے ساتھ کرتے ہیں
ومن أعظم الخطايا اللسان الكذاب.	بڑے بڑے گناہوں میں سے ایک زبان کا جھوٹا ہونا ہے
وخير الغني غني النفس.	بہترین تو نگری دل کی تو نگری ہے
وخير الزاد التقوى.	اور بہترین زاد راہ تقویٰ ہے
ورأس الحكمة مخافة الله عز وجل.	اور دانائیوں کا سر تاج اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے
وخير ما وقر في القلوب اليقين.	دل کی سب پسندیدہ چیز یقین ہے
والارتباب من الكفر.	شک کفر کا ایک جز ہے
والنّياحة من أعمال الجاهلية.	اور میت پر چیخنا چلانا اور پیٹنا جاہلیت کا کام ہے
والغلول من جثي جهنم.	اور خیانت دوزخ کی آگ ہے

والسكركة من النار.	شراب پینا دوزخ کی میں داغے جانے کے مترادف ہے
والشعر من إبليس.	برے شعر شیطان کی طرف سے ہیں
والخمر جماع الإثم.	شراب تمام گناہوں کی اصل ہے
والنساء حباله الشيطان.	اور عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں
والشباب شعبة من الجنون.	اور جوانی جنون کا ایک شعبہ ہے
وشر المكاسب كسب الربا.	اور بدترین کمائی سودی کمائی ہے
وشر المأكل مال اليتيم.	اور بدترین کھانا یتیم کا مال کھانا ہے
والسعيد من وعظ بغيره.	اور نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصحت حاصل کرے
والشقي من شقي في بطن أمه.	اور بد نصیب وہ جو ماں کے پیٹ میں ہی برا لکھ دیا گیا ہو
وانما يصير أحدكم إلى موضع أربعة أذرع.	اور تم میں سے ہر ایک کو چار ہاتھ کے گڑھے میں جانا ہے
والأمر إلى الآخرة.	اور معاملہ آخرت پر منحصر ہوگا
وملاك العبل خواتمه.	عمل کا دار و مدار انجام پر ہوگا
وشر الرؤيا رؤيا الكذب.	سب سے برا خواب جھوٹا خواب ہے
وكل ما هو آت قريب.	ہر آنے والی چیز قریب ہے
وسباب المؤمن فسوق.	مسلمان کو گالی دینا فسق ہے
وقتل المؤمن كفر.	مومن سے لڑنا کفر ہے

وَأَكُلْ لَحْمَهُ مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.	مومن کی غیبت کر کے اس کا گوشت کھانا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے
وَحَرَمَةُ مَالِهِ كَحَرَمَةِ دَمِهِ.	مومن کے مال کی حرمت اس کے خون کی طرح ہے
وَمَنْ يَتَأَلَّ عَلَى اللَّهِ يَكْذِبُهُ.	اور جو اللہ کے مقابلہ میں قسم کھائے گا اللہ اس کو جھٹلائے گا
وَمَنْ يَغْفِرْ يَغْفِرْ لَهُ.	اور دوسرے کی خطائے گناہ بخشا جائے گا
وَمَنْ يَعْفُ يَعْفُ اللَّهُ عَنْهُ.	اور جو دوسرے کو معاف کرے گا اللہ اس کو معاف فرمادے گا
وَمَنْ يَكْظُمُ الْغَيْظَ يَأْجِرْهُ اللَّهُ.	اور غصہ پی لے گا اللہ اس کو اجر دے گا
وَمَنْ يَصْبِرْ عَلَى الرِّزْيَةِ يَعْوَضْهُ اللَّهُ.	اور مصیبت پر صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا عوض دے گا
وَمَنْ يَبْتَغِ السَّبْعَةَ يَسْتَعِ اللَّهُ بِهِ.	اور سنی سنائی باتیں پھیلانے گا اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کر دے گا
وَمَنْ يَصْبِرْ يَضَعُ اللَّهُ لَهُ.	اور مصنوعی صبر ظاہر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف زیادہ کر دے گا
وَمَنْ يَعِصِ اللَّهُ يَعْذِبْهُ اللَّهُ.	اور جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو عذاب میں مبتلا کر دے گا
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِأُمَّتِي اسْتَغْفِرْ اللَّهُ اسْتَغْفِرْ اللَّهُ.	اے اللہ مجھے بھی بخش اور میری امت کو بھی، میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں

البہقی 241/5 قال الجافظ ابن کثیر فی البدایہ 13، 14/5 سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۶۵۱

دوسرا خطبہ شریفہ

وروی الإمام أحمد: خطب رسول الله- صلى الله عليه وسلم- عام تبوك وهو مسند ظهرة إلى نخلة فقال: «ألا أخبركم بخير الناس وشرف الناس، إن من خير الناس رجلا يحمل في سبيل الله على ظهر فرسه أو على ظهر بعيره أو على قدميه حتى يأتيه الموت، وإن من شر الناس رجلا فاجرا جريئا يقرأ ككتاب الله لا يرعوى إلى شيء منه

ترجمہ: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ روایت فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں کھجور کے درخت کے ساتھ ٹیک ہوئے کر خطبہ ارشاد فرمایا لوگو کیا میں تم کو خبر نہ دوں لوگوں میں بہترین کون ہے اور بدترین کون ہے؟ بے شک لوگوں میں بہترین وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں گھوڑے کی پشت پر سوار ہو کر یا اونٹ کی پشت پر سوار ہو کر یا پیدل سفر کرے یہاں تک کہ اس کو موت آجائے اور لوگوں کی میں بدترین اور فاجر اور جری شخص وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب بھی پڑھے اور اس کی کسی بات پر عمل نہ کرے (سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۵۲)

آخر جہ احمد فی المسند، 414، 58، 37، 3/ والجامع 67، 2/ والنسائی 12، 6/

تیسرا خطبہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن تبوک میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دائیں جانب دیکھ کر فرمایا ایمان تو بین والوں کا ہے اور مشرق کی جانب دیکھ کر فرمایا

اهل الوبر من نحو المشرق حيث يطلع الشيطان قرنيه

دیہاتی لوگ مشرق کی جانب ہیں جہاں سے شیطان اپنے سینگ نکالے گا

المغازی للواقدي جلد ۲ ص ۱۰۱

شہداء کی فضیلت پر خطبہ

تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے والے شہداء کی فضیلت بیان فرمائی کہ ان کو نور کے منبروں پر بٹھایا جائے گا

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّهَدَاءَ لَيَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْيَافِهِمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ لَا يَمْشُونَ بِأَحَدٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ إِلَّا تَدْنِي عَنْهُمْ، حَتَّى إِذَا لَمَسُوا بِأَبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ الرَّحْمَنِ فَيَتَنَحَّى لَهُمْ حَتَّى يَجْلِسُوا عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ. يَقُولُ النَّاسُ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ أُهْرِيقُوا دِمَاءَهُمْ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ، فَيَكُونُ كَذَلِكَ حَتَّى يَقْضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ عِبَادِهِ!

ترجمہ: اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بیشک شہداء قیامت کے دن اپنی تلواروں کو کندھوں پر لٹکائے ہوئے آئیں گے وہ جس نبی کے پاس سے گزریں گے وہ ان کو راستہ دیں گے حتیٰ کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس سے گزریں گے تو وہ بھی ان کو راستہ دیں گے یہاں تک کہ وہ نور کے منبروں پر بیٹھیں گے لوگ ان کی یہ شان دیکھ کر کہیں گے یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنا خون اللہ رب العزت کی رضا کے لئے اس کے راستہ میں بہایا تھا پس وہ اسی حالت میں منبروں پر بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں کا حساب و کتاب فرمادے گا۔

المغازی للواقدي جلد ۳ ص ۱۰۲۰

گھوڑوں کی فضیلت پر خطبہ

قَالَ: وَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ قُضَاعَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا، فَأَعْطَاهُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْبِطَهُ حَيْالَهُ اسْتِئْذَانًا بِصَهِيلِهِ، فَلَمَّا يَزُلْ كَذَلِكَ حَتَّى قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَقَفَّ صَهِيلُ الْفَرَسِ فَسَأَلَ عَنْهُ صَاحِبُهُ فَقَالَ: خَصِيَّتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّ الْخَيْلَ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى

يَوْمِ الْقِيَامَةِ، اتَّخِذُوا مِنْ نَسْلِهَا وَبَاهُهَا بِصَهِيلِهَا الْمُسْتَرْكِينَ

ترجمہ: قُضَاعہ کے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گھوڑا تحفہ کے طور پر پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک انصاری کو دے دیا وہ اس کی ہنہاٹ سے مانوس ہونے کے لئے اپنے سامنے باندھے اس نے مسلسل ایسا ہی کیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو گھوڑے کی ہنہاٹ ختم ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالک اس کے متعلق پوچھا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس کو آختہ کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی رکھ دی گئی ہے اسکی نسل تیار کرو اور مشرکین پر ان کی ہنہاٹ سے فخر کرو۔

المغازی للواقدي جلد ۳ ص ۱۰۲۰

گھوڑے کی پشت اپنی چادر مبارک سے صاف فرمائی

قَالُوا: وَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَوَّكُ قَامَ إِلَى فَرَسِهِ الظَّرِبِ فَعَلَّقَ عَلَيْهِ شِعَارَهُ وَجَعَلَ يَمْسَحُ ظَهْرَهُ بِرِدَائِهِ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَمْسَحُ ظَهْرَهُ بِرِدَائِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَمَا يُدْرِيكَ، لَعَلَّ جَبْرِيلَ أَمَرَنِي بِذَلِكَ، مَعَ أُنَى قَدَبِ اللَّيْلَةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتُعَاتِبُنِي فِي حَسِّ الْخَيْلِ وَمَسْحِهَا. وَقَالَ: أَخْبَرَنِي خَلِيلِي جَبْرِيلُ أَنَّهُ يُكْتَبُ لِي بِكُلِّ حَسَنَةٍ أَوْ فَعِلَةٍ إِيَّاهُ حَسَنَةٌ، وَإِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ يَحْطُ عَنِّي بِهَا سَبْعَةَ. وَمَا مِنْ أَمْرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَرْبِطُ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُؤْفِقُهُ بِعَلْفِهِ يَلْتَمِسُ بِهِ قُوَّتَهُ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَبَّةٍ حَسَنَةٍ، وَحَطَّ عَنْهُ بِكُلِّ حَبَّةٍ سَيِّئَةٍ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَنْتَ الْخَيْلُ خَيْرٌ؟ قَالَ: أَدْهَمُ أَقْرَحُ، أَرْتُمُ، مُحْجَلُ الثَّلَاثِ مُطْلَقُ الْيَمِينِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَدْهَمُ فَكُمَيْتٌ عَلَى هَذِهِ الصَّفَةِ.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گھوڑے کا نام ظرب تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اس پر اپنی لٹکائے اور اپنی چادر مبارک سے اس کی پشت صاف کرنے لگے عرض کی گئی یا رسول اللہ آپ اپنی چادر مبارک سے اس کی پشت صاف کر رہے ہیں فرمایا ہاں تمہیں کیا پتہ شاید جبریل امین نے مجھے ایسا کرنے کا کہا ہو حالانکہ رات میں نے بسر کی فرشتے مجھ سے گھوڑوں کی مٹی صاف کرنے اور ان پر ہاتھ پھیرنے کے متعلق گفتگو کرتے رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے دوست جبریل امین نے بتایا کہ ایسا کرنے سے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے اہل اسلام میں سے جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں گھوڑا باندھتا ہے اور اسے اس کا پورا چارہ دیتا ہے جس سے وہ قوت حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر دانے کے بدلے میں اس کے لئے نیکی لکھتا ہے اور ہر دانے کے بدلے میں اس سے ایک برائی دور فرماتا ہے عرض کی گئی یا رسول اللہ گھوڑا کونسا اچھا ہے؟ سیاہ جس کے ماتھے پر سفید نشان ہو اور جس کے ناک اور اوپر والے ہونٹ پر سفید داغ ہو جس کا تہائی حصہ سفید ہو جس کا دایاں پاؤں سفید ہو اگر سفید نہ ہو تو کمیت اس صفت کا ہو

المغازی للواقدي جلد ۳ ص ۱۰۲۰

روزہ کا ثواب

تبوک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا وَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا فِي الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَاعَدَتْ مِنْهُ جَهَنَّمُ مَسِيرَةَ مِائَةِ سَنَةٍ ترجمہ: یا رسول اللہ روزہ کا ثواب کتنا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں روزہ رکھتا ہے جہنم اس سے سو سال کی مسافت دور ہو جاتی ہے۔

المغازی للواقدي جلد ۳ ص ۱۰۲۱

مجاہد کی زوجہ کی فضیلت

وَلَقَدْ فَضَّلَ نِسَاءَ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ فِي الْحُرْمَةِ كَأُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يُخَالِفُ إِلَى أَمْرَةٍ مِنْ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ فَيَخُونُهُ فِي أَهْلِهِ إِلَّا وَقَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ: إِنَّ هَذَا خَانَكَ فِي أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ عَمَلِهِ مَا يَشُدُّ، فَمَا ظَنُّكُمْ؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجاہدین کی بیویوں کو فضیلت دی گئی ہے ان لوگوں پر جو گھروں پر ہیں حرمت ایسی ہے جیسے ان کی ماں کی حرمت ہے کوئی شخص مجاہد کی گھر والی کے پاس آئے پھر اس سے خیانت کرے تو اللہ تعالیٰ اس خائن کو قیامت کے دن اپنے سامنے کھڑا کر کے مجاہد کو کہے گا یہ شخص ہے جس نے تیرے گھر والوں کے ساتھ خیانت کی تھی آج تو اس کے نامہ اعمال میں سے جتنی نیکیاں لینا چاہتا ہے لے لے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟

المغازی للواقدي جلد ۳ ص ۱۰۲۱

اپنے اصحاب کی تربیت کا انوکھا انداز

وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَوْ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ يُحَدِّثُ قَالَ: فَرِغَ النَّاسُ بِتَبُوكَ لَيْلَةً، فَخَرَجْتُ فِي سِلَاحِي حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى سَالِحٍ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَعَلَيْهِ سِلَاحُهُ، فَقُلْتُ: لَأَقْتَدِيَنَّ بِهَذَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ! فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ قَرِيبًا مِنْ قُبَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا مُغْضَبًا فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، مَا هَذِهِ الْحَقَّةُ؟ مَا هَذَا النَّزَقُ؟ أَلَا صَنَعْتُمْ مَا صَنَعَ هَذَانِ الرَّجُلَانِ الصَّالِحَانِ يَغْنِيَانِي وَسَالِبَا مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ. قَالُوا: وَلَبَّأِ انْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى تَبُوكَ وَضَعَ حَجَرًا قِبْلَةَ مَسْجِدِ

اور میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا جب کہ مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کے حلال نہ تھا ان پر مال غنیمت حرام تھا اور پانچویں یہ ہے کہ تین مرتبہ فرمایا ہی مائی، ہی مائی، ہی مائی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے کہا گیا کہ میں سوال کروں ہر ایک نبی نے اپنے رب سے سوال کیا اور یہ سوال میں نے تمہارے لئے کیا ہے اور ان لوگوں کے لئے جولا الہ الا اللہ پر یقین رکھتے ہیں۔

الغازی للواقدی 3/4301.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظ

قال شیوخ محمد بن عمر: استعمل رسول الله- صلى الله عليه وسلم- علي حرسه بتبوك من يوم قدم إلى أن رحل منها عبّاد- رضي الله عنه- فكان عبّاد يطوف في أصحابه على العسكر، فغدا على رسول الله- صلى الله عليه وسلم- يومًا فقال: يا رسول الله، ما زلنا نسمع صوت تكبير من ورائنا حتى أصبحنا، فولّيت أحدنا يطوف على الحرس، قال رسول الله- صلى الله عليه وسلم- «ما فعلت، ولكن عسى أن يكون بعض المسلمين انتدب» فقال سلکان- ابن سلامة: يا رسول الله، خرجت في عشرة من المسلمين على خيلنا فكنّا نحرس الحرس فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلم- «رحم الله حرس الحرس في سبيل الله، ولكم قيراط من الأجر على كل من حرستم من الناس جميعاً أو دابة

ترجمہ: امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ کے شیوخ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حفاظت کے لئے حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا جس دن تبوک پہنچے اس دن سے واپسی کے دن تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت پر مامور رہے حضرت عباد اپنے

جوانوں کے دستہ کے ساتھ فوج کے گرد چکر لگاتے رہتے ایک دن صبح سویرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنے پیچھے مسلسل تکبیر کی آواز سنتے ہیں حتیٰ کہ صبح ہو جاتی ہے کیا آپ نے ہم میں سے کسی کو محافظوں پر چکر لگانے کے لئے مقرر کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تو ایسا نہیں کیا لیکن ہو سکتا ہے بعض مسلمان ہمارے گھوڑوں پر مقرر ہوں حضرت سلکان بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے دس ساتھیوں کے ساتھ اپنے گھوڑوں پر نکلا اور ہم محافظوں کی حفاظت کرتے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ راہ خدا میں حفاظت کرنے والے محافظین کے محافظوں پر رحم فرمائے تم نے جن سب آدمیوں کی یا چوپایوں کی حفاظت کی ہر ایک کے بدلہ میں تمہارے لئے ایک قیراط اجر ہے

سبل الہدی والارشاد جلد ۵ ص ۴۵۲

دوران نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گزرنے والا

روی الإمام أحمد، وأبو داود عن يزيد بن نمران- بكسر النون وسكون الميم- قال: رأيت رجلاً بتبوك مقعداً، فقال: مررت بين يدي رسول الله- صلى الله عليه وسلم- وأنا على حمار، وهو يصلي- فقال «اللهم اقطع أثره» فما مشيت عليها بعدها. وروی أيضا عن سعيد بن غزوان- بفتح المعجمة وسكون الزاي- عن أبيه أنه نزل بتبوك وهو حاج فإذا رجل مقعد قال: سأحدثك حديثاً فلا تحدث به ما سمعت إني حي، أن رسول الله- صلى الله عليه وسلم- نزل بتبوك إلى نخلة فقال: «هذه قبلتنا»، ثم صلى إليها، فأقبلت وأنا غلام أسعى حتى مررت بينه وبينها، فقال: «قطع صلاتنا قطع الله أثره» فما قمت عليها إلى يومى هذا

ترجمہ: امام احمد بن حنبل اور امام ابو داود حضرت یزید بن نمران رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص کو تبوک میں دیکھا وہ اپانچ تھا اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے اور میں گدھے پر سوار ہو کر آگے سے گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی اے اللہ اس کا نشان مٹا دے پس میں اس کے بعد چل نہیں سکا

حضرت سعید بن غزوہ ان اس کے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ وہ حاجی ہونے کی حالت میں تبوک آیا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اپانچ آدمی ہے میں نے اس سے اسکا حال پوچھا تو اس نے کہا میں تجھے ایک بات بیان کروں گا مگر جب میں زندہ ہوں تم کسی کو بیان نہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں اترے اور آپ نے کھجور کے درخت کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی اور فرما رہے تھے یہ ہمارا قبلہ ہے پھر آپ نے اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنی شروع کی میں آیا اور میں بہت تیز نوجوان تھا یہاں تک کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور قبلہ کے درمیان سے گزر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے ہماری نماز قطع کر دی اللہ تعالیٰ اس کے نشان کو مٹا دے وہ کہنے لگا میں اس کے بعد اپانچ ہو گیا آج تک پہلی پوزیشن پر نہ آ سکا

[(1) 2. 1 (2) أخرجه أبو داود (701) ، (705) وأحمد ، 64/ 4، والبيهقي في السنن ، 275/ 2 والدلائل 234/ 5 والبدایة 14/ 5 والبخاری في التاريخ 366/ 8]

معجزہ میرے نبی کا کہہ دیا تو ہو گیا

روی محمد بن عمر عن شیوخہ قالوا: قال رجل من بنی سعد هذیم: جئت رسول الله- صلى الله عليه وسلم- وهو جالس بتبوك في نفر فقال «يا بلال أطعنا». فبسط بلال نطعا ثم جعل يخرج من حميت له فأخرج خرجات بيده من تمر معجون بسمن وأقط، فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلم-: «كلوا» فأكلنا حتى شبعنا.

غزوہ تبوک!

فقلت: يا رسول الله. إن كنت لأكل هذا وحدي، فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلم- «الكافر يأكل في سبعة أمعاء والمؤمن يأكل في معاء واحد»، ثم جئت في الغد متحينا لغدائه لأزداد في الإسلام يقينا، فإذا عشرة نفر حوله فقال: «هات أطعنا يا بلال» فجعل يخرج من جراب تمرا بكفه قبضة قبضة فقال: «أخرج ولا تخش من ذي العرش إقلالا» فجاء بالجراب ونشرة. فقال: فزرتہ مدین، فوضع رسول الله- صلى الله عليه وسلم- يده على الثمر وقال: «كلوا باسم الله» فأكل القوم وأكلت معهم، وأكلت حتى ما أجد له مسلکا. قال: وبقي على النطع مثل الذي جاء به بلال كأننا لم نأكل منه ثمرة واحدة. قال: ثم غدوت من الغد وعاد نفر فكانوا عشرة أو يزيدون رجلا أو رجلين. فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلم- «يا بلال أطعنا» فجاء بلال بذلك الجراب بعينه، أعرفه، فنثره، ووضع رسول الله- صلى الله عليه وسلم- يده عليه وقال: «كلوا باسم الله» فأكلنا حتى نهلنا ثم رجع مثل الذي صبت ففعل ذلك ثلاثة أيام.

محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیوخ سے روایت فرماتے ہیں کہ بنی سعد بن ہذیم کے ایک شخص نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک تشریف فرما تھے چند آدمی بھی حاضر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اے بلال ہمیں کھانا کھلاؤ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے چڑے کا دسترخوان بچھایا پھر وہ کھجوریں جو گھی میں گوندھی ہوئیں تھیں مٹھی بھر بھر کر آگے رکھنی شروع کر دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو فرمایا کہ کھاؤ ہم نے کھانا شروع کر دیا ہم نے اتنی کھجوریں کھائیں کہ سب کا پیٹ بھر گیا میں نے عرض کیا یا رسول

اللہ یہ کھجوریں اتنی تھیں کہ میں اکیلا ہی کھا سکتا تھا لیکن اب ہم سب سیر ہو گئے ہیں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے اور مومن ایک آنت سے کھاتا ہے دوسرے دن میں پھر حاضر ہو گیا تا کہ میرے ایمان میں پختگی ہو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد صحابہ کرام جمع ہیں اور حلقہ باندھے بیٹھے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اے بلال ہم کو کھانا کھلاؤ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اس تھیلی سے کھجوریں نکال نکال کر کھنی شروع کر دیں وہ کھجوریں نکالتے جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلال کو ارشاد فرماتے جاتے اے بلال کھجوریں نکالتے جاؤ عرش کے مالک سے یہ اندیشہ مت کرو کہ کھجوریں کم ہو جائیں گی

حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک اور بوری لے آئے اس کو بھی انڈیل دیا میں نے اندازہ لگایا کہ وہ کھجوریں دو مد ہوں گی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک ان کھجوروں پر رکھا اور فرمایا کہ اللہ کا نام لیکر کھانا شروع کر دو سب حاضرین نے میرے سمیت کھانا شروع کر دیں سب لوگ سیر ہو گئے اس کے باوجود اس دسترخوان پر اتنی کھجوریں اب بھی موجود تھیں جتنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بکھیریں تھیں یوں معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے کوئی کھجور کھائی ہی نہ ہو تیسرے دن میں پھر صبح سویرے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور لوگ بھی آ موجود ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بلال کھانا لے آؤ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے باقی ماندہ کھجوریں لا کر پیش کر دیں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اپنا ہاتھ مبارک رکھ دیا اور فرمایا کہ اللہ کا نام لیکر کھانا شروع کر دو ہم نے ان کو کھانا شروع کر دیا سب لوگوں کو خوب سیر ہو گئے اور باقی کھجوروں کو اس تھیلے میں ڈال دیا گیا الغرض ہم تین دن اسی تھیلے میں سے کھاتے رہے مگر کھجوریں ختم نہ ہوئیں

سات کھجوریں بہت زیادہ لوگ کھاتے رہے مگر ختم نہ ہوئیں

حضرت عرابض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سفر و حضر میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے دروازے دربان ہوتا تھا مجھے شام کے وقت بھوک لگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر حاضر ہوا تا کہ کھانے کی کوئی چیز ملے تو بھوک مٹاؤں

فقطع جعال بن سراقۃ وعبد اللہ بن مغفل المزنی فکنتا ثلاثۃ کلنا جائع إنما نغشی بآب رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- فدخل رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- البیت فطلب شیئاً نأکله فلم یجدہ، فخرج إلینا فنادی: «یا بلال هل من عشاء لهؤلاء النفر» فقال: «والذی بعثک بالحق لقد نفضنا جربنا وحمتنا، قال: «انظر عسی أن تجد شیئاً»، فأخذ الجرب ینفضها جراباً جراباً، فتقع التمرۃ والتمران حتی رأیت فی یدہ سبع تمرات، ثم دعا بصحفۃ فوضع التمر فیہا، ثم وضع یدہ علی الثمرات، وسمی اللہ- تعالیٰ- فقال: «کلوا باسم اللہ» فأکلنا، فحسیت أربعاً وخمسين تمرۃ، أعدھا عدّاً ونواھا فی یدی الأخری، وصاحبای یصنعان مثل ما أصنع، وشبعنا، فأکل کل واحد مثلاً خمسين تمرۃ، ورفعنا أیدینا فإذا الثمرات السبع کما هی، فقال: «یا بلال ارفعها فإنه لا یأکل منها أحد إلا نهل شبعاً» فلما أصبح رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- صلی صلاۃ الصبح ثم انصرف إلی فناء قبتہ فجلس وجلسنا حوله، فقرأ من «المؤمنون» عشرًا فقال رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- «هل لکم فی الغذاء؟» قال عرابض: فجعلت أقول فی نفسی أی غداء، فدعا بلالاً بالتمرات، فوضع یدہ علیہن فی الصحفۃ، ثم قال: «کلوا باسم اللہ فأکلنا- فوالذی بعثہ بالحق- حتی شبعنا وإننا لعشرة، ثم رفعوا أیدیہم منها شبعاً وإذا الثمرات کما ہی، فقال

رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- «لولا إني أستحي من ربي لأكلنا من هذا التمر حتى نرد المدينة عن آخرنا»، وطلع عليهم غلام من أهل البدو فأخذ رسول الله- صلی اللہ علیہ وسلم- الثمرات فدفعها إليهم فولى الغلام يلو كهن

ترجمہ: حضرت جعال بن سراقہ اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما بھی آگئے ہم تینوں کو بھوک لگی ہوئی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے گئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کھانے کا پوچھا تو ان کے پاس بھی کوئی چیز نہ تھی تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بلال ان کو شام کا کھانا کھلاؤ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ سارے توڑے اور بوریاں اچھی طرح صاف ہو گئیں ہیں اب تو کچھ بھی نہیں رہا ان میں نبی مہرباں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بلال دیکھو تو ہو سکتا ہے کچھ نہ کچھ ان میں سے نکل آئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دوبارہ ان بوریوں جھاڑنا شروع کیا کسی میں سے ایک کھجور نکلتی کسی میں سے دو اس طرح سارے توڑے اور بوریاں دیکھنے بعد صرف سات کھجوریں ہی ہاتھ آئیں ان سات کھجوروں کو ہی دسترخواں پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے رکھ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اپنا دست اقدس رکھا اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا پھر فرمایا اللہ کا نام لیکر کھاؤ تو حضرت عرابض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور میرے ساتھیوں نے کھانی شروع کر دی تو میں نے ۵۴ کھجوریں کھائیں تھیں اور میرے ساتھیوں نے بھی ۵۰، ۵۰ کھجوریں کھائیں تھیں ہم سب سیر ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ دسترخواں اٹھا لو جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ دسترخواں اٹھانے لگے تو سات کھجوریں باقی بچی ہوئی تھیں ہم سب سیر ہو چکے تھے جب صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی تو اپنے خیمہ میں تشریف فرما ہوئے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ مومنوں کی دس آیات تلاوت کیں پھر آقا کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھانا کھاؤ گے؟ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اے بلال انکو کھانا کھلاؤ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ وہ سات کھجوریں رات والی لیکر آئے دسترخواں پر رکھ دیں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ہاتھ مبارک رکھا پھر فرمایا کہ اللہ کا نام لیکر کھاؤ حضرت عرابض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اب کی بار ہم دس لوگ تھے قسم اس ذات کی جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دیکر بھجا ہم دس لوگ سات کھجوریں کھا کر سیر ہو گئے مگر جب دیکھا تو وہ سات کھجوریں دسترخواں پر ویسی کی ویسی موجود تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے وگرنہ یہی کھجوریں ہم مدینہ منورہ جانے تک کھاتے رہتے ختم ہی نہ ہوتیں اچانک ایک دہائی لڑکا وہاں سے گزرا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا کر وہ کھجوریں عطا فرمادیں اور وہ جاتا ہوا کھجوریں چبا رہا تھا

المغازی للواقدي 3/7101.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں خبر دے دی

قال محمد بن عمر رحمه الله تعالى: وهاجت ريح شديدة بتبوك فقال رسول الله- صلی اللہ علیہ وسلم- «هذا لموت منافق عظيم النفاق فقد موات المدينة فوجدوا منافقا عظيما النفاق قد مات». حضرت محمد بن عمرو قادی فرماتے ہیں تبوک میں بہت تیز ہوا چلی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بہت بڑا منافق مر گیا ہے اس کی وجہ سے یہ تیز ہوا چل رہی ہے جب صحابہ مدینہ منورہ آئے تو پتہ چلا بہت بڑا منافق تھا جو مر گیا آخر جراحہ احمدی المسند 3/143.

کنکریاں ڈالنے سے پانی جاری ہو گیا

وروي محمد بن عمر عن شيوخه، قالوا: «قدم على رسول الله- صلی اللہ علیہ وسلم- نفر من سعد هذيم فقالوا: يا رسول الله، إنا قدمنا

إليك وتركنا أهلنا على بئر لنا قليل ماءها، وهذا القبط، ونحن نخاف إن تفرقنا أن نقتطع، لأن الإسلام لم يفش حولنا بعد، فادع الله تعالى لنا في ماءها، فإننا إن روينا به فلا قوم أعز منا لا يعبر بنا أحد مخالف لديننا. فقال رسول الله - صلى الله عليه وسلم - ابغوا لي حصيات فتناول بعضهم ثلاث حصيات فدفعهن إلى رسول الله - صلى الله عليه وسلم - ففركهن بيده ثم قال:

«اذهبوا بهذه الحصيات إلى بئركم فاطرحوها واحدة واحدة وسموها الله تعالى» انصرف القوم من عند رسول الله - صلى الله عليه وسلم - ففعلوا ذلك، فجاشت بئرهم بالرواء، ونفوا من قاربهم من أهل الشرك ووطئوهم فما انصرف رسول الله - صلى الله عليه وسلم - إلى المدينة حتى أوطئوا من حولهم غلبة ودانوا عليه بالاسلام.

ترجمہ: قبیلہ سعد کے لوگ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ہیں اور اپنے گھر والوں کو کنویں کے پاس چھوڑ آئے ہیں اس کنویں میں پانی بہت تھوڑا ہے ہمیں اندیشہ ہے اگر پانی خشک ہو گیا تو ادھر ادھر بکھرنا پڑے گا اور چور ہم کو لوٹ لیں گے اور ہماری تعداد بھی بہت زیادہ ہے آپ دعا کر دیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کہ ہم کو پانی میں برکت دے اگر پانی کا مسئلہ حل ہو جائے تو یا رسول اللہ جتنے کافر و مشرک لوگ ہیں یہاں سب بھگادیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین کنکریاں لانے کا حکم دیا پھر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تینوں کنکریاں لیکر ہاتھ میں مل دیں پھر فرمایا کہ یہ تینوں کنکریاں ایک ایک کر کے کنویں میں اللہ تعالیٰ کا نام لیکر ڈال دینا جب انہوں نے وہ کنکریاں پانی میں ڈالیں تو پھر کیا ہوا کہ دیکھتے ہی دیکھتے کنویں میں پانی پانی ہو گیا تو ان

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان سب کافروں کو اور مشرکوں کو جو وہاں آباد تھے وہاں سے بھگادیا اور باقی جو لوگ بچے وہ اسلام کے قریب آ گئے اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کی دولت سے مالا مال کر دیا (المغازی للواقفی 3/4301).

حضرت معاویہ بن معاویہ کی نماز جنازہ تبوک سے پڑھائی

عن أنس - رضي الله عنهم - قالوا كنا مع رسول الله - صلى الله عليه وسلم - بتبوك، قال أنس: طلعت الشمس بضياء وشعاع ونور لم أرها طلعت بمثلهم فيما مضى فأقى جبريل رسول الله - صلى الله عليه وسلم - فقال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: «يا جبريل مالي أرى الشمس اليوم طلعت بضياء وشعاع ونور لم أرها طلعت بمثلهم فيما مضى» قال: «ذلك معاوية بن معاوية المزني مات بالمدينة اليوم، فبعث الله تعالى سبعين ألف ملك يصلون عليه، فهل لك في الصلاة عليه؟ قال: «نعم»، فخرج رسول الله - صلى الله عليه وسلم - يمشي، فقال جبريل بيده هكذا يفرج له عن الجبال والآكام، ومع جبريل سبعون ألف ملك، فصلى رسول الله - صلى الله عليه وسلم - وصف الملائكة خلفه صفين، فلما فرغ رسول الله - صلى الله عليه وسلم - قال لجبريل «بم بلغ هذه المنزل» قال: «بجبه قل هو الله أحد يقرؤها قائما أو قاعدا، أو راكبا أو ماشيا وعلى كل حال»

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک میں تھے کہ سورج طلوع ہوا اس کی روشنی اور شعاعیں اور نور بہت زیادہ تھا ایسا پہلے کبھی نہ دیکھا تھا جبریل امین علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ اے جبریل کیا وجہ ہے آج سورج کی روشنی اور نور بہت زیادہ ہے اس طرح پہلے کبھی نہیں ہوا؟ تو جبریل امین نے عرض کی یا رسول اللہ آج آپ کے غلام حضرت معاویہ بن معاویہ مدینہ منورہ میں فوت ہو گئے ہیں ان کی نماز جنازہ میں شرکت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتے بھیجے ہیں کیا آپ بھی انکی نماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں بھی جنازہ ادا کرنا چاہتا ہوں تو جبریل امین نے ساری زمین سکیڑ دی اور پہاڑ نیچے کر دئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ ادا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ستر ہزار فرشتوں نے بھی شرکت کی جو جبریل امین کے ساتھ آئے تھے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اے جبریل معاویہ بن معاویہ کو یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا؟ تو جبریل امین نے عرض کی یا رسول اللہ ان کو سورۃ اخلاص کے ساتھ بہت محبت تھی کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں پیدل ہوں سوار ہوں ہر حال میں قل ھو اللہ احد پڑھتے رہتے تھے۔

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۵۷

اس حدیث کو موضوع کہنے والوں کا رد

قال المحافظ في لسان الميزان في ترجمة محبوب بن هلال: هذا الحديث علم من أعلام النبوة، وله طرق يقوى بعضها ببعض، وقال في فتح الباري، في باب الصفوف على الجنائز: إنه خبر قوى بالنظر إلى مجموع طرقه، وقال في اللسان في ترجمة نوح بن عمر طريقة أقوى طرق الحديث - انتهى. وأورد الحديث النووي في الأذكار في باب «الذكر في الطريق» فعلم من ذلك رد قول من يقول: إن الحديث موضوع لا أصل له

امام یوسف بن اسماعیل صاکی شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لسان المیزان میں فرماتے ہیں محبوب بن ہلال کے ترجمہ میں کہ یہ حدیث نبوت کی علامتوں سے

ایک علامت ہے اور یہ حدیث اور طرق سے بھی مروی ہے جو بعض بعض کو تقویت دیتے ہیں اور فتح الباری میں کہا باب الصفوف علی الجنائز میں کہ یہ خبر قوی ہے اس کے دوسرے طرق کی طرف نظر کے ساتھ اور لسان میں کہا نوح بن عمر کے ترجمہ میں یہ طریقہ سب طرق سے زیادہ قوی ہے اور اس حدیث کو امام نووی نے اپنی کتاب الاذکار میں نقل کیا ہے باب الذکر فی الطريق میں اس سے ان کا قول رد معلوم ہو گیا جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی اصل نہیں ہے اور یہ حدیث موضوع ہے انظر البدایہ والنہایہ 4/41. سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۵۷

ذوالجنادین رضی اللہ عنہ کا تبوک میں وصال

ومحمد بن عمر عن شيوخه قالوا: كان عبد الله ذو البجادين من مزيعة، مات أبوه وهو صغير فلم يورثه شيئا، وكان عمه ميلا فأخذته فكفله حتى كان قد أيسر، وكانت له إبل وغنم ورقيق، فلما قدم رسول الله - صلى الله عليه وسلم - المدينة جعلت نفسه تتوق إلى الإسلام ولا يقدر عليه من عمته، حتى مضت السنون والمشاهد كلها، فأنصرف رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من فتح مكة راجعا إلى المدينة، فقال عبد الله ذو البجادين لعمه: يا عم قد انتظرت إسلامك فلا أراك تريد محمدا، فأذن لي في الإسلام، فقال: والله لئن اتبعت محمدا لا تركت بيدك شيئا كنت أعطيتك إياه إلا انتزعتك منك حتى ثوبيك، فقال: وأنا والله متبع محمدا ومسلم وتارك عبادة الحجر والوشن، وهذا ما بيدي فخذ، فأخذ كل ما أعطاه حتى جردته من إزاره، فجاء أمه فقطعت بجادا لها بائنين فائتزر بواحد وارتدى بالآخر، ثم أقبل إلى المدينة فاضطجع في المسجد، ثم صلى مع رسول الله - صلى الله عليه وسلم - الصبح، وكان رسول الله - صلى

اللہ علیہ وسلم۔ يتصفح الناس إذا انصرف من الصبح، فنظر إليه فأنكره. فقال «من أنت؟» فانتسب له. فقال: «أنت عبد الله ذو البجادين» ثم قال: «أنزل مني قريبا» فكان يكون في أضيافه ويعلمه القرآن، حتى قرأ قرآنا كثيرا، وكان رجلا صيتا فكان يقوم في المسجد فيرفع صوته في القراءة. فقال عمر

: يا رسول الله ألا تسبح هذا الأعرابي يرفع صوته بالقرآن حتى قد منع الناس القراءة؟ فقال رسول الله - صلى الله عليه وسلم - «دعه يا عمر: فإنه قد خرج مهاجرا إلى الله تعالى وإلى رسوله» فلما خرج رسول الله - صلى الله عليه وسلم - إلى تبوك قال: يا رسول الله، ادع الله تعالى لي بالشهادة. فقال: أبلغني بلحاء سمرة فأبلغه بلحاء سمرة. فربطها رسول الله - صلى الله عليه وسلم - على عضده. وقال: «اللهم إني أحرم دمه على الكفار» فقال: يا رسول الله، ليس هذا أردت فقال رسول الله - صلى الله عليه وسلم - «إنك إذا خرجت غازيا في سبيل الله فأخذتك الحمى فقتلتك فأنت شهيد. وإذا وقصتك دأبتك فأنت شهيد لا تبالي بأية كان» فلما نزلوا تبوك أقاموا بها أياما. ثم توفي عبد الله ذو البجادين. فكان بلال بن الحارث المزني يقول: حضرت رسول الله - صلى الله عليه وسلم - ومع بلال المؤذن شعلة من نار عند القبر واقفا بها، وإذا رسول الله - صلى الله عليه وسلم - في القبر، وإذا أبو بكر وعمر يدليانه إلى رسول الله - صلى الله عليه وسلم - وهو يقول: «أدنيا لي أخا كما» فلما هبأه لشقاه في اللحد قال: «اللهم إني قد أمسيت عنه راضيا

فارض عنه» فقال ابن مسعود: ياليتني كنت صاحب اللحد

حضرت محمد بن عمر اپنے شیوخ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ذوالجنادین قبیلہ مزینہ کے ایک فرد تھے ان کی بچپن میں ان کے والد کا انتقال ہو گیا وراثت میں کوئی چیز نہیں چھوڑی انکا چچا مال دار تھا وہ ان کا کفیل بن گیا اس کے اونٹ بکریاں اور غلام بہت تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے ان کے دل میں اسلام لانے کی تڑپ پیدا ہوئی مگر چچا کو کہنے کی ابھی ہمت نہ تھی

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ مکرمہ کے بعد مدینہ منورہ تشریف لائے عبد اللہ بن ذوالجنادین نے اپنے چچا کو کہا کہ اے چچا میں نے تیرا بہت انتظار کیا کہ تو اسلام قبول کر لے گا مگر تجھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی چاہت نہیں ہے مجھے اجازت دے تا کہ میں جا کر اسلام قبول کر لوں تو چچا نے کہا اللہ کی قسم اگر تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی تو میں جو کچھ تجھے دیتا ہوں وہ بھی روک لوں گا اور جو کچھ دیا ہے وہ بھی لے لوں گا اور کپڑے بھی جو تم نے پہن رکھے ہیں وہ بھی لے لوں گا حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم میں مومن ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع رہوں اور بتوں کی اور پتھروں کی پوجا سے بے زار ہوں یہ لو جو کچھ تم نے دیا یہاں تک کہ کپڑے بھی اتار کر اس کی طرف پھینک دے آپ کی امی آئیں تو انہوں نے آپ کو ایک چادر دی آپ نے اس کے دو حصے کئے ایک تہبند بنالیا اور دوسرا اوپر اوڑھ لیا پھر آپ مدینہ آ گئے رات کے مسجد میں لیٹ گئے صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی نماز کے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانے لگے تو عبد اللہ سے پوچھا چونکہ اجنبی تھے کہ تم کون ہو؟ آپ نے اپنا نام بتایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم عبد اللہ ذوالجنادین ہو تم میرے قریب آ جاؤ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص مہمانوں میں شامل تھے اور کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سیکھتے تھے یہاں تک بہت سارا قرآن سیکھ لیا اور آپ کی آواز بہت بلند تھی اونچی آواز میں قرآن کی تلاوت کرتے ایک دن

جولاءِ الہ الا اللہ کی گواہی دے

عن سہیل بن بیضاء- رضی اللہ عنہ- أن رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- أردفه علی رحله فی غزوۃ تبوک، قال سہیل ورفع رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- صوتہ «یا سہیل» کل ذلک یقول سہیل: یا لبیک یا رسول اللہ- ثلاث مرات- حتی عرف الناس أن رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- یریدہم فأنثنی علیہ من أمامہ ولحقہ من خلفہ من الناس، فقال رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم:- «من شہد أن لا إله إلا اللہ وحده لا شریک له حرّمہ اللہ علی النار

ترجمہ: حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غزوہ تبوک میں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونچی آواز میں فرمایا اے سہیل میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ پھر فرمایا اے سہیل میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ پھر فرمایا اے سہیل میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ پھر فرمایا اے سہیل میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ لوگ سمجھ گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بلارہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پیچھے جو لوگ تھے سب جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادے گا

آخر جہ البخاری (4417) سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۵۰

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں پر چکر لگاتے رہتے

قال شیوخ محمد بن عمر: کان رجل من بنی عذرۃ یقال له عدی یقول: جئت رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- بتبوک فرأیتہ علی ناقۃ حمراء یطوف علی الناس، یقول «یا أیہا الناس، ید اللہ فوق ید

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ یہ دیہاتی اتنی بلند آواز میں قرآن پڑھتا ہے اسکے تلاوت کرتے ہوئے کوئی اور تلاوت نہیں کر سکتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر تم اس کو چھوڑ دو اس کو اس نے اللہ اور اسکے رسول اللہ سب کچھ چھوڑا ہے جیسے پڑھتا ہے پڑھنے دو

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک جانے لگے تو یہ حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کی موت دے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری کا درخت ہے اس کی کھال لیکر آؤ جب لیکر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بازو پر باندھ دی پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ میں اس کے خون کو کافروں پر حرام کرتا ہوں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ میرا ارادہ تو یہ نہیں تھا میں تو شہادت چاہتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اللہ کی راہ میں جا رہے ہو اگر تم بخار سے بھی فوت ہو گئے تو تم شہید ہو گے اگر تم جانور سے گر کر بھی فوت ہو جاتے ہو تو تم شہید ہو گے پس جب تبوک پہنچے تو وہاں کئی دن قیام رہا تو حضرت عبداللہ ولججا دین رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا حضرت بلال بن حارث مزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ بلال موزن رضی اللہ عنہ آگ کی مشعل سے روشنی کر کے کھڑے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں کھڑے ہیں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ ولججا دین کے جسم کو اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا رہے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ اپنے بھائی کو قریب کر دو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو پہلو کے بل قبر میں لٹایا پھر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اے اللہ میں بھی عبداللہ سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کاش کہ آج میں فوت ہوا ہوتا اور اس میں قبر میں میں دفن ہوتا۔

المعطى ويد المعطى الوسطى، ويد المعطى السفلى، أيها الناس فتغنوا ولو بحزم الخطب اللهم هل بلغت «ثلاثاً فقلت: يا رسول الله إن امرأتى اقتتلنا، فرميت إحداهما فرمى فى رميتى- يريد أنها ماتت- فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلم- «تعقلها ولا ترثها» فجلس رسول الله- صلى الله عليه وسلم- فى موضع مسجده بتبوك فنظر نحو اليممين، ورفع يده يشير إلى أهل اليمن فقال «الإيمان يمان» ونظر نحو الشرق فأشار بيده إن الجفاء وغلظ القلوب فى الفدادين أهل الوبر من نحو المشرق حيث يطلع الشيطان قرنيه

ترجمہ: محمد بن عمرو اقبلی اپنے شیوخ سے روایت فرماتے ہیں کہ بنی عذرہ کا ایک شخص جب کا نام عدی تھا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تبوک میں تو اس وقت کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم سرخ اونٹنی پر سوار تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں چکر لگا رہے تھے اور فرما رہے تھے اے لوگو دینے والے ہاتھ کے اوپر اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہوتا ہے عطا کرنے والے کا ہاتھ عمدہ اور لینے والے کا ہاتھ نیچے ہوتا ہے اے لوگو مستغنی ہو جاؤ اگرچہ لکڑی کے ایک گٹھے کے ساتھ ہی مولا کیا میں نے تیار اپنی پیغام پہنچا دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہی عرض کیا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری دو بیویوں نے آپس میں لڑائی کی ہے میں نے ان میں سے ایک کو تیرا مرد یا جو نشانے پر لگا تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس بیوی کے ساتھ محبت کرو اسے خستہ حال نہ بناؤ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں تشریف فرما ہوئے دائیں طرف دیکھا دست مبارک بلند فرمایا یمن کے باشندوں کی جانب اشارہ کیا اور فرمایا ایمان یمن میں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی جانب دیکھا اور اشارہ کیا فرمایا جفا اور سخت دل والے

چرواہے دیہاتی مشرق کی جانب ہیں جہاں سے شیطان اپنے سینک نکالے گا
سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۵۵ ۱۴ المغازی 3/7101.

جہاں تیرا نقش کف پا دیکھا ہم نے مسجد بنالی

مساجد معروفہ

اہل سیر نے ان منازل کی تفصیل بیان نہیں کی جن میں اتر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام فرمایا یا رات گزاری مگر ان مساجد کی تفصیل بیان کر دی ہے جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا ہے اور شمار کیا جائے تو پندرہ مساجد ہیں ان سے منازل کے ناموں کا پتہ بھی چل جاتا ہے جن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استراحت فرمائی اصحاب سیر نے بیان کیا وہ مساجد یہ ہیں

وَكَانَتْ مَسَاجِدُهُ فِي سَفَرِهِ إِلَى تَبُوكَ مَعْرُوفَةً، صَلَّى تَحْتَ دَوْمَةٍ بِذِي حُشْبٍ، وَمَسْجِدِ الْفَيْفَاءِ، وَمَسْجِدِ بِالْمَرْوَةِ، وَمَسْجِدِ بِالسَّقْفِيَا، وَمَسْجِدِ بِوَادِي الْقُرَى، وَمَسْجِدِ بِالْحَجْرِ، وَمَسْجِدِ بِذَنْبِ حَوْصَاءَ، وَمَسْجِدِ بِذِي الْحَيْفَةِ، مِنْ صَدْرِ حَوْصَاءَ، وَمَسْجِدِ بِشَقِ تَارَاءِ (1)، [حِثَا يَلِي جَوْبِزَ، وَمَسْجِدِ بِذَاتِ الْحُطَيْمِ، وَمَسْجِدِ بِسِنَّةَ، وَمَسْجِدِ بِالْأَخْصَرِ، وَمَسْجِدِ بِذَاتِ الزَّرَابِ (2)، وَمَسْجِدِ بِالْمَدْرَانِ (3)]، وَمَسْجِدِ بِتَبُوكَ.

۱ مسجد جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذو حشب میں

ایک بڑے درخت کے نیچے نماز ادا فرمائی

۲ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مسجد جو الفیفا میں ہے

یہ الفیفا وادی الحقیق کے نواح میں ایک جگہ ہے اور الفیفا متعدد جگہوں کا نام ہے

۳ المروہ کی مسجد

یہ وادی القری کی ایک بستی ہے

اس کی بھی حد بندی بیان نہیں کی گئی

۱۴ لمدران کی مسجد

۱۵ تبوک کی مسجد

کتاب المغازی جلد ۳ ص ۹۹۹

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گرامی نامہ ہر قل کے نام

لہٰذا وصل رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- تبوک کان ہر قل
بمحض، ولم یکن ینہم بالذی بلغ رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم-
عنه من جمعه، ولا حدثته نفسه بذلك. وروی الحارث بن أبي أسامة
عن بکر بن عبد اللہ المزنی- رحمہ اللہ تعالیٰ- قال: قال رسول اللہ-
صلی اللہ علیہ وسلم- «من یذهب بهذا الكتاب إلى قیصر وله
الجنة» فقال رجل: وإن لم یقبل؟ قال: «وإن لم یقبل» فانطلق
الرجل فأثاہ بالكتاب، فقرأه فقال: اذهب إلى نبیکم فأخبرہ أني
متبعه، ولكن لا أريد أن أَدع ملکی، وبعث معه بدنانیر إلى رسول
اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- فرجع فأخبرہ، فقال رسول اللہ- صلی اللہ
علیہ وسلم- «كذب» وقسم الدنانیر (2)، وروی الإمام أحمد.
وأبو یعلیٰ بسند حسن لا بأس به عن سعید بن أبي راشد قال: لقيت
التنوخی رسول ہر قل إلى رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- بمحض،
وكان جاراً لى شیخاً کبیراً قد بلغ المائة أو قرب، فقلت: ألا تحدثنی
عن رسالة رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- إلى ہر قل؟ فقال: بلى،
قدم رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- تبوک، فبعث دحية الكلبي
إلى ہر قل، فلما أن جاء كتاب رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- دعا

۴ السقیاء کی مسجد

علامہ یاقوت حموی نے بیان کیا ہے السقیاء الفرع کی عملداری میں ایک بڑی بستی ہے جو

جحفہ سے ۱۹ میل کے فاصلے پر واقع ہے

۵ وادی القری کی مسجد، الحجر کی مسجد

وادی القری میں ایک جگہ ہے

۶ الحجر کی مسجد

وادی قری کی ایک جگہ ہے

۷ ذنب حوصاء کی مسجد

اس جگہ کی حد بندی کسی نے بیان نہیں کی

۸ ذوالجیفہ کی مسجد

علامہ یاقوت حموی نے بیان کیا ہے یہ تبوک اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جگہ ہے

۹ شق تاراک کی مسجد جو جوہر کے پاس ہے

کسی نے اس کی حد بندی بیان نہیں کی

۱۰ ذات الحظی کی مسجد

علامہ یاقوت نے بیان کیا ہے اس جگہ پر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مسجد ہے

اور اس جگہ کی بھی حد بندی بیان نہیں کی

۱۱ سمنہ کی مسجد

علامہ یاقوت نے بیان کیا ہے کہ یہ ایک مدینہ منورہ اور شام کے درمیان پانی ہے

۱۲ الاخضر کی مسجد

اس جگہ کی بھی حد بندی بیان نہیں کی گئی

۱۳ اذات الزراب کی مسجد

قسيسى الروم وبطارقتها. ثم أغلق عليه وعليهم الدار فقال: قد نزل هذا الرجل حيث رأيتم. وقد أرسل يدعوني إلى ثلاث خصال: أن اتبعه على دينه. أو أن أعطيه مائنا على أرضنا والأرض أرضنا. أو نلقى إليه الحرب. والله لقد عرفتم فيما تقرأون من الكتب ليأخذن

[1] انظر البداية والنهاية 4/ 14

[2] انظر الطبراني في الكبير 12/ 442 والمجمع 5/ 306

أرضنا فهلهم فلينتبعه على دينه. أو نعطه مائنا على أرضنا. فنغروا نخرة رجل واحد حتى خرجوا من برانسهم وقالوا: تدعوننا أن نذر النصرانية أو نكون عبيدا لأعرابي جاء من الحجاز؛ فلما ظن أنهم إذا خرجوا من عنده أفسدوا عليه الروم رقاهم ولم يكذ وقال: إنما قلت ذلك لأعلم صلابتكم على أمركم. ثم دعا رجلا من عرب تمجيب كان على نصارى العرب قال. ادع لى رجلا حافظا للحديث عربى اللسان أبعثه إلى هذا الرجل بجواب كتابه. فجاءنى فدفع إلى هرقل كتابا. فقال: اذهب بكتابتى هذا إلى هذا الرجل. فما سمعته من حديثه فأحفظ لى منه ثلاث خصال هل يذكروا صيفته التى كتب بشيء؟ وانظر إذا قرأ كتابى هذا هل يذكروا الليل؟ وانظر فى ظهرة هل فيه شيء يريىك؟ قال: فأنطلقت بكتابه حتى جئت تبوكا فإذا هو جالس بين ظهري أصحابه محتبيا على الباء. فقلت: أين صاحبكم؟ قيل ها هو ذا. قال فأقبلت أمشى حتى جلست بين يديه فناولته كتابى فوضعه فى حجره ثم قال: «من أنت؟» فقلت:

أنا أخو تنوخ فقال: «هل لك فى الإسلام. الحنيفية ملة أبىك إبراهيم؟» فقلت: إني رسول قوم وعلى دين قوم [لا أرجع عنه] حتى أرجع إليهم. فضحك وقال إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ [القصص 65] يَا أَخَا تَنُوحِ إِنِّي كَتَبْتُ بِكِتَابٍ إِلَى كَسْرَى فَمَرْقَه. والله مَرْقَه وَمَرْقَه ملكه. وكتبت إلى النجاشى بصحيفة فمَرْقَه. والله مَرْقَه وَمَرْقَه ملكه. وكتبت إلى صاحبك بصحيفة فأمسكها فلن يزال الناس يجدون منه بأسا ما دام فى العيش خير قلت: هذه إحدى الثلاث التى أوصانى بها صاحبى. فأخذت سهما من جعبتى فكتبت بها فى جفن سيفى. ثم ناول الصحيفة رجلا عن يساره. قلت: من صاحب كتابكم الذى يقرأ لكم؟ قالوا: معاوية. فإذا فى كتاب صاحبى: تدعوني إلى جنة عرضها السماوات والأرض أعدت للمتقين. فأبين النار؛ فقال رسول الله - صلى الله عليه وسلم - «سبحان الله أين النهار إذا جاء الليل» قال: فأخذت سهما من جعبتى فكتبت به فى جفن سيفى. فلم فرغ من قراءة كتابى قال: «إن لك حقا. وإنك لرسول. فلو وجدت عندنا جائزة جوز ناك بها. إنا سفر مرملون» قال قنادة فناداه رجل من طائفة الناس قال: أنا أجوزة ففتح رحله فإذا هو بحلة صفورية فوضعها فى حجرى. قلت من صاحب الجائزة؟ قيل لى عثمان. ثم قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم - «أيكم ينزل هذا الرجل؟» فقال فتى من الأنصار: أنا. فقام الأنصارى وقمت معه حتى إذا خرجت من طائفة المجلس نادانى رسول الله - صلى الله عليه وسلم -

فقال: «تعال يا أخا تنوخ» فأقبلت أهوى حتى كنت قائماً في مجلسي الذي كنت بين يديه، فحل حبوته عن ظهره وقال: «ها هنا امض لبا أمرت له، فجلت في ظهره فإذا أنا بخاتم النبوة في موضع غصروف الكتف مثل المحجمة الضخمة» قال الحافظ ابن كثير 5/61 «هذا حديث غريب وإسناده لا بأس به، تفرد به الإمام أحمد» سبل الهدى والرشاد جلد ۵ ص ۸۰

قال محمد بن عمر: فأنصرف الرجل إلى هرقل فذكر ذلك له. فدعا قومه إلى التصديق بالنبي - صلى الله عليه وسلم - فأبو حتى خافهم على ملكه، وهو في موضعه بمحصر لم يتحرك ولم يزحف، وكان الذي خبر النبي - صلى الله عليه وسلم - من تعبئة أصحابه ودنوه إلى وادي الشام لم يرد ذلك ولا هم به. وذكر السهيلي رحمه الله تعالى: أن هرقل أهدى لرسول الله - صلى الله عليه وسلم - هدية - فقبل رسول الله - صلى الله عليه وسلم - هديته وفرقها على المسلمين.

ثم إن هرقل أمر منادياً ينادي: ألا إن هرقل قد آمن بمحمد واتبعه، فدخلت الأجناد في سلاحها وطافت بقصره تريد قتله، فأرسل إليهم: إني أردت أن أختبر صلابتكم في دينكم، فقد رضيت عنكم، فريضوا عنه. ثم كتب إلى رسول الله - صلى الله عليه وسلم - كتاباً مع دحية يقول فيه: إني معكم ولكني مغلوب على أمري، فلما قرأ رسول الله - صلى الله عليه وسلم - كتابه قال:

«كذب عدو الله، وليس بمسلم بل هو على نصرانيته»

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک پہنچے تو اس وقت ہرقل حمص میں تھا اس نے

اہل اسلام پر حملہ کرنے کا تصور تک نہیں کیا تھا ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرا مکتوب اس کے پاس لیکر جائے گا اس کو جنت ملے گی ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ اگر اس نے مکتوب قبول نہ کیا تو بھی جنت ملے گی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یقیناً ملے گی تو شخص حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ تھے مکتوب لیکر روانہ ہوئے مکتوب جب ہرقل کے پاس پہنچا تو ہرقل نے کہا کہ یہ مکتوب تم اپنے نبی کے پاس واپس لے جاؤ اور انہیں اطلاع دو میں آپ کا پیروکار ہوں لیکن میں تخت و تاج چھوڑنا نہیں چاہتا اس نے حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجے حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ واپس آئے سارے حالات عرض کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ وہ بد بخت جھوٹا ہے جو دینار اس نے بھیجے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین میں تقسیم فرمادیے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ حضرت سعید بن ابی راشد سے روایت فرماتے ہیں کہ میری ملاقات تنوخ سے ہوئی جس کو ہرقل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قاصد بنا کر بھیجا تھا جبکہ وہ شخص حمص میں فروکش تھا سعید بن ابی راشد کہتے ہیں کہ یہ شخص میرا پڑوسی تھا اس کی عمر سو سال سے زیادہ تھی میں نے کہا کیا تم مجھے اس مکتوب کے بارے میں بتاؤ گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو بھیجا تھا اور اس خط کے بارے میں جو ہرقل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں روانہ کیا تھا؟ اس نے کہا بے شک ضرور بیان کرتا ہوں اس نے بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک تشریف فرما ہوئے تو دحیہ رضی اللہ عنہ کو ہرقل کی طرف روانہ فرمایا جب ہرقل کو وہ خط کو ملا تو اس نے روم کے قسیسوں اور بطریقوں کو بلایا جب وہ آگئے تو اس نے محل کے سارے دروازے بند کر لئے اور ان لوگوں سے یوں گویا ہوا وہ شخص یعنی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تک پہنچ گئے جہاں تک تم نے دیکھ لیا ہے اور انہوں نے مجھے خط بھیجا ہے اور مجھے تین باتوں میں سے ایک کو قبول کرنے کا حکم دیا ہے نمبر ۱ میں ان کا دین کا قبول کر لوں نمبر ۲ ہماری زمین پر جو باغات یا مکانات ہیں وہ ہم ان کے حوالے کر دیں اور زمین ہمارے قبضہ میں رہے نمبر ۳ یا جنگ کے لئے تیار ہو جائیں ہرقل نے کہا اے حاضرین تم نے اپنی کتابوں

میں پڑھا ہے اور تم اس حقیقت کو جانتے ہو اور اچھی طرح باخبر ہو یہ نبی ہم سے ہماری زمینیں چھین لے گا پس آؤ ہم اس کی اطاعت کر لیں اور ہماری زمینوں پر جو املاک ہیں ان کو حوالے کر دیں لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا اور بڑے غرور سے کہا کہ کیا تو ہم کو دعوت دیتا ہے کہ ہم دین نصرانیت ترک کر کے ایک عربی جو حجاز سے آیا ہے اس کے غلام بن جائیں؟ قیصر نے جب انکار و عمل دیکھا تو اس نے سوچا اگر یہ لوگ اسی حالت میں یہاں سے چلے گئے تو لوگوں کو بھڑکا کر میرا تخت و تاج چھین لیں گے تو قیصر نے فوراً انکو رام کر کرنے کے لئے کہا میں تو تمھارے دین کے اندر چٹنگی کو دیکھ رہا تھا کہ تم کتنے پکے ہو اور تم کو آزار ہا تھا پھر اس نے ایک عربی کو بلایا جو نصرانی تھا اسے کہا کہ میرے لئے ایک شخص تلاش کرو جس کی زبان عربی ہو اور حافظہ مضبوط ہو جو بات بھی سنے اسے اچھی طرح یاد کر لے تاکہ میں اس کو اس شخص کی طرف بھیجوں جس نے مجھے خط بھیجا ہے چنانچہ میں ایسا شخص تلاش کیا اور اس کو ہرقل کے پاس لے گیا اس نے اس کو کہا میرا یہ خط لے جاؤ اور اس شخص کو پہنچا دو اور وہ جو باتیں کریں ان کو اچھی طرح یاد کر لینا خصوصاً یہ دیکھنا کہ ان کی گفتگو میں ان چیزوں کا تذکرہ کہیں پایا جاتا ہے کیا جو خط جو پہلے لکھا تھا اس کا تذکرہ ان کی گفتگو میں ہے؟ کیا ان کی پشت کی طرف کوئی ایسی چیز ہے جو نگاہ کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے؟ وہ شخص کہتا ہے میں ہرقل کا پیغام لیکر تبوک آ گیا میں نے دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کی محفل میں تشریف فرما ہیں چنانچہ میں ان کی خدمت میں پہنچا اور ہرقل کا خط پیش کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے لیا اور مجھ سے فرمایا تم کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے کہا میں تنوخ کا بھائی ہوں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین اسلام جو کہ دین حنیف کی طرف دعوت دینے والا ہے کیا تم اس کو قبول کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے کہا میں اپنی قوم کا قاصد ہوں اور ابھی بھی اپنی قوم کے دین پر قائم ہوں اور جب تک اپنے وطن نہ لوٹ جاؤں اسی دین پر قائم رہوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا انک لا تہدی من احببت القصص ۵۶ پھر فرمایا اے تنوخی بھائی میں نے ایک خط کسری کو لکھا اس نے اس کو پرزے پرزے کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس کی حکومت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا میں نے ایک خط

نجاشی کو لکھا پھر میں نے ایک خط ہرقل کو لکھا اس نے اس کو پکڑ لیا اس کی برکت سے لوگ اس کا احترام کرتے رہیں گے اور اس کی بیعت ان پر چھائی رہے گی جب میں نے اس خط کا تذکرہ سنا تو اس کو یاد کر لیا ہرقل کی تین باتوں میں سے ایک بات تو پوری ہو گئی پھر اس نے کہا کہ تمھارے صاحب کے خط میں تدعون الی جنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقين جب آسمانوں اور زمینوں کے عرض میں جنت ہے تو دوزخ کہاں ہوگی؟ اس کے لئے جگہ نہیں ہوگی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ جب رات ہوتی ہے تو دن کہاں جاتا ہے؟ میں نے لیل کا نام دن کر یاد کر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکتوب پڑھ کر فارغ ہوئے تو مجھے فرمایا تجھے حق ہے کیونکہ تو قاصد ہے اسوقت ہم سفر میں ہیں اور ہمارے مال وغیرہ کچھ بھی نہیں ہے ورنہ میں تم انعام و اکرام کے ساتھ روانہ کرتا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب وہ واپس جانے لگا تو ایک آدمی نے اس کو بلایا اور کہا میں اس کو انعام دیتا ہوں اس نے اپنا کجاوہ کھولا اس میں ایک صفوریہ کی پوشاک نکال کر میری گود میں رکھ دی میں نے پوچھا کہ یہ تحفہ دینے والا کون ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ عثمان ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اس مہمان کو کون اپنے گھر ٹھرائے گا؟ ایک انصاری نے عرض کی یا رسول اللہ میں اپنے گھر لے جاتا ہوں وہ کھڑا ہوا میں بھی کھڑا ہو گیا میں جب اس ہجوم سے باہر نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اے تنوخ کے بھائی ادھر آؤ میں تیزی سے لپک کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کھڑا ہوا آپ نے اپنی چادر کا بند کھولا اور فرمایا کہ ادھر سے گزر و جو تم کو حکم دیا گیا ہے میں پشت کی طرف سے پلٹا تو مجھے کندھے کے قریب مہربوت دکھائی دی وہ شخص ہرقل کے پاس واپس آیا سارا واقعہ بیان کیا اس نے ایک بار پھر اپنی قوم کو اپنے پاس بلایا اور مشورہ دیا کہ تم اس نبی پر ایمان لے آؤ اور اس کی دعوت قبول کر لو لیکن اس بار بھی وہی ہوا انہوں نے اس نصحت پر عمل کرنے سے انکار کر دیا علامہ سیہلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہرقل نے ایک تحفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجا جو آپ نے قبول فرما کر صحابہ کرام میں تقسیم فرما دیا ہرقل نے منادی کرنے والے کو حکم دیا کہ وہ منادی کرے ہرقل رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اختیار کر لی ہے جو بڑے فوجی افسر تھے وہ پھر گئے اور شاہی محل میں زبردستی داخل ہو گئے وہ ہر قل کو قتل کرنے کا عزم کر چکے تھے ہر قل نے جب بات بگڑتی دیکھی تو کہنے لگا میں ہرگز اپنا بائی مذہب چھوڑنے کو تیار نہیں ہوں میں تو ان باتوں سے تم کو آزمانا چاہتا تھا پھر اس نے ایک خط نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں روانہ کیا اور زبانی عریضہ بجا کہ میں آپ کے ساتھ ہوں اور از حد مجبور ہوں کچھ بھی نہیں کر سکتا تو اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ اللہ کا دشمن جھوٹا ہے وہ مسلمان نہیں ہوا بلکہ وہ نصرانیت پر ہے

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۵۵۹

اکیدر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونا

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، فَبِعَثَهُ إِلَى أَكِيدِرِ دَوْمَةَ، وَهُوَ أَكِيدِرُ بْنُ عَبْدِ الْهَلِكِ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ (كَانَ مَلِكًا عَلَيْهَا وَكَانَ نَصْرًا زَيْبًا، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَخَالِدٍ "إِنَّكَ سَتَجِدُهُ يَصِيدُ الْبَقَرَ" فَخَرَجَ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ حَضْنِهِ يَمْنَحُ الْعَيْنِ، وَفِي لَيْلَةٍ مُقْبِرَةٍ صَائِفَةٍ، وَهُوَ عَلَى سَطْحٍ لَهُ وَمَعَهُ امْرَأَتُهُ (وَبَاتَتْ الْبَقَرُ تَحْتَ يَفْرُوْنَهَا بَابَ الْقَصْرِ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: هَلْ رَأَيْتَ مِثْلَ هَذَا قَطُّ؟ قَالَ: لَا وَاللَّهِ، قَالَتْ: فَمَنْ يَنْزُرُكَ هَذَا؟ قَالَ: لَا أَحَدًا فَنَزَلَ فَأَمَرَ بِفَرَسِهِ، فَأَسْرَجَ لَهُ، وَرَكِبَ مَعَهُ نَفَرًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، فِيهِمْ أَخٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ حَسَّانُ، فَزَكَبَ وَخَرَجُوا مَعَهُ يَمْتَازِرُهُمْ (فَلَمَّا خَرَجُوا تَلَقَّهُمْ حَيْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْهُ وَفَتَلُوا أَخَاهُ وَكَانَ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ مَخْصُوصٍ بِالذَّهَبِ، فَاسْتَلَبَهُ خَالِدٌ فَبَعَثَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ

قُدُومِهِ عَلَيْهِ. قَالَ: فَخَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ قَبَاءً أَكِيدِرِ حِينَ قَدِمَ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ الْمُسْلِمُونَ يَلْبِسُونَهُ بِأَيْدِيهِمْ وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا إِنْ هَذَا الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ (لَمَّا دَايِلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنَ مِنْ هَذَا". قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: ثُمَّ إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ لَمَّا قَدِمَ بِأَكِيدِرِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقَّنَ لَهُ دَمَهُ فَصَالَحَهُ عَلَى الْحِزْيَةِ، ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُ فَزَجَّعَ إِلَى قَرْيَتِهِ (فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي طَيْيٍ يُقَالُ لَهُ مُجَبَّرُ بْنُ بَجْرَةَ فِي ذَلِكَ: تَبَارَكَ سَائِقُ الْبَقَرَاتِ إِلَيَّ * رَأَيْتُ اللَّهَ يَهْدِي كُلَّ هَادٍ فَمَنْ يَكُ حَائِدًا عَنْ ذِي تَبُوكَ * فَإِنَّا قَدْ أَمَرْنَا بِالْجِهَادِ وَقَدْ حَكِيَ النَّبِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِهَذَا الشَّاعِرِ "لَا يَفْضُضُ اللَّهُ فَاكَ" فَأَتَتْ عَلَيْهِ سَبْعُونَ (سَنَةً مَا تَحَرَّكَ لَهُ فِيهَا ضَرْسٌ وَلَا سِنَّ، وَقَدْ رَوَى ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالِدًا مَرْجِعَهُ مِنْ تَبُوكَ فِي أَرْبَعِائَةِ وَعِشْرِينَ فَارِسًا إِلَى أَكِيدِرِ دَوْمَةَ فَذَكَرَ نَحْوَ مَا تَقَدَّمَ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ مَا كَرِهَ حَتَّى أَتَاهُ مِنَ الْحِصْنِ، وَذَكَرَ أَنَّهُ قَدِمَ مَعَ أَكِيدِرِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ثُمَّ أَمَّا بَائِتُهُ مِنَ السَّبْيِ، وَأَلْفَ بَعِيرٍ، وَأَرْبَعِائَةِ دِرْعٍ، وَأَرْبَعِائَةِ رُحَى، وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمَّا سَمِعَ عَظِيمُ أَيْلَةَ يَحْنَةَ بْنِ رُؤْبَةَ بِقَضِيَةِ أَكِيدِرِ أَقْبَلَ قَادِمًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَالِحُهُ فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبُوكَ فَاللَّهُ أَعْلَمُ)

ترجمہ: امام ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد

بن ولید رضی اللہ عنہ کو بلایا اور آپ کو اکیدر دومہ کی طرف روانہ فرمایا اور وہ اکیدر بن عبد الملک جو بنی کنانہ کا ایک آدمی تھا اور وہ دومہ کا بادشاہ تھا اور وہ عیسائی مذہب رکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خالد آپ اسے گائیں شکار کرتا ہوا پائیں گے

پس جب حضرت خالد رضی اللہ عنہ گئے اور جب آپ اس کے قلعے سے اتنا دور تھے جہاں سے انسان آنکھ دیکھ سکتا ہے اور یہ موسم گرما تھا اور رات چاندنی تھی اور وہ چھت پر اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھا تھا اور گایوں نے محل کے دروازے اپنے سینگوں سے مارتے ہوئے رات گزاری تو اس کی بیوی نے کہا کیا آپ نے اس کی مثل کبھی دیکھا ہے؟ تو اس نے جواب دیا قسم خدا کی ایسا کبھی نہیں دیکھا وہ کہنے لگی اسے کون چھوڑے گا؟ اس نے جواب دیا کوئی نہیں پس وہ اتر ا اور اپنا گھوڑا لانے کا حکم دیا اور اس کے لئے زین کنے کا حکم دیا اور اس کے گھروالوں میں سے ایک جماعت سوار ہوئی جس میں اس کا ایک بھائی تھا جس کا نام حسان تھا پس وہ سوار ہوا اور وہ اپنے نیزے لئے اس کے ساتھ نکلے پس جب وہ نکلے تو ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا روں نے استقبال کیا اور انہوں نے اسے پکڑ لیا اور اس کے بھائی کو قتل کر دیا اور اس پر دیباچ کی ایک قباحتی جو سونے سے آراستہ تھی پس حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے خود حاضر ہو سے پہلے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیج دیا جب اکیدر کی قبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے ہاتھ لگا کر تعجب کرنے لگے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم اس سے تعجب کرتے ہو مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جنت میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے زیادہ خوبصورت ہیں

ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اکیدر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لائے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خون کو پچایا اور جزیرہ پر اس سے مصالحت فرمائی پھر اس کا راستہ چھوڑ دیا تو اپنی بستی واپس چلا گیا اور بنی طے کے ایک

آدمی نے جسے بحیر بن بجرہ کہتے تھے اس بارے میں کہا گایوں کو ہانکنے والے نے برکت حاصل کی اور میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ وہ ہر ہادی کی رہنمائی کرتا ہے پس جو شخص تبوک والے سے کنارہ کش رہتا ہے ہمیں اس کے ساتھ جہاد کا حکم دیا گیا ہے

امام بیہقی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شاعر کو دعادی اللہ تعالیٰ تیرے دانت سلامت رکھے وہ ستر سال کا ہو گیا نہ اس کی داڑھ بلی اور نہ اس کے دانت ٹوٹے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اکیدر کے ساتھ آٹھ سو قیدی ایک ہزار اونٹ اور چار سو زریں اور چار سو نیزے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کئے اور یہ بھی بیان کیا جب ایلہ کا بادشاہ یحٰنہ بن رومیۃ نے اکیدر کے بارے میں سنا تو وہ خادم بن کر حاضر خدمت اقدس ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصالحت کی پس یہ دونوں تبوک میں اکٹھے ہوئے

البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۲۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشورہ فرمانا

قال محمد بن عمر - رحمه الله تعالى: شاور رسول الله - صلى الله عليه وسلم - أصحابه في التقدم، فقال عمر بن الخطاب: يا رسول الله، إن كنت أمرت بالمسير فسر، فقال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: «لو أمرت بالمسير لما استشر تكلم فيه»

فقال: يا رسول الله إن للروم جموعاً كثيرة، وليس بها أحد من أهل الإسلام، وقد دنونا منهم، وقد أفزعهم دنوك، فلو رجعنا هذه السنة حتى ترى أو يحدث الله لك أمراً.

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک شام جانے اور ان کے باشاہوں اور حاکموں سے بات کرنے کے بارے میں اعیان انصار و مہاجرین سے مشورہ فرمایا اور ان صحابہ

کرام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مشورہ فرمانا و مشاورہم فی الامر کے تحت تھا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر حضور تشریف لے جانے پر مامور ہیں تو ہم سب آپ کے خادم ہیں اور جہاں آپ توجہ فرمائیں گے ہم سب آپ کے ساتھ ہوں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کی جانب سے حکم ہو جاتا تو میں تم سے کبھی مشورہ نہ کرتا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاہِ روم کا لشکر بہت زیادہ ہے اور لشکرِ اسلام کی حالت سے حضور باخبر ہیں اور قیصر روم اپنے کئے پر شرمندہ بھی ہے اور آپ کی ہیبت و شوکت کا غلغلہ ان شہروں میں خوب پھیل چکا ہے اور آپ کا خوف ان کے دلوں پر غالب آچکا ہے اگر اس سال لوٹ کر دوسرے سال قصد فرمائیں تو زیادہ مناسب ہے اور حکم تو آپ کا ہی بلند و برتر ہے چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے درست تھی اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپسی کا ارادہ فرمایا

سبل المہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۶۲

واپسی کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا

وروی البیہقی وغیرہ بسند جید عن عبد الرحمن بن غنم: أن اليهود أتوا رسول الله - صلى الله عليه وسلم - يوما فقالوا: يا أبا القاسم، إن كنت صادقا أنك نبي فالحق بالشام، فإن الشام أرض المحشر وأرض الأنبياء، فصدّق ما قالوا، فغزا غزوة تبوك لا يريد إلا الشام، فلما بلغ تبوك أنزل الله تعالى آيات من سورة بني إسرائيل بعد ما ختمت السورة وإن كادوا لَيَسْتَفِزُّوكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا وَإِذَا لَا يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ إِلَّا قَلِيلًا سُنَّةً مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا [الإسراء 67]

77] فَأَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِالرَّجُوعِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ: فِيهَا مَحْيَاكُ وَمَمَاتُكَ وَمِنْهَا تَبْعُثُ. فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَأَمَرَ جَبْرِيلَ فَقَالَ: اسْأَلْ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنْ لَكَ نَبِيٌّ مَسْأَلَةٌ - وَكَانَ جَبْرِيلُ لَهُ نَاصِحًا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَهُ مَطِيعًا، قَالَ: «فَمَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَسْأَلَ» قَالَ: وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا [الإسراء 80] فَهَؤُلَاءِ الْآيَاتُ أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ فِي مَرْجِعِهِ مِنْ تَبُوكَ.

امام بیہقی اور ان کے علاوہ ائمہ نے سند جید کے ساتھ حضرت عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہودی حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے ابوالقاسم اگر آپ سچے ہیں اس دعویٰ میں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں تو آپ شام چلے جائیں اور وہاں جا کر رہیں کیونکہ وہی میدانِ محشر بھی ہے اور انبیاء کرام کی زمین بھی وہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس بات کی تصدیق کی اور آپ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاتے ہوئے ارادہ بھی یہی فرمایا کہ اب وہاں ہی رہیں گے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ اسراء کی یہ آیات نازل فرمائیں

وَإِنْ كَادُوا لَيَسْتَفِزُّوكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا وَإِذَا لَا يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٦٧﴾

ترجمہ کنز الایمان

اور بیشک قریب تھا کہ وہ تمہیں اس زمین سے ڈگادیں کہ تمہیں اس سے باہر کر دیں اور ایسا ہوتا تو وہ تمہارے پیچھے نہ ٹھہرتے مگر تھوڑا

سُنَّةً مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ﴿٦٨﴾

دستور ان کا جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور تم ہمارا قانون بدلتا نہ پاؤ گے حضرت

صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیہ مبارکہ کا شان نزول بیان فرماتے ہیں

شان نزول: مشرکین نے اتفاق کر کے چاہا کہ سب مل کر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرزمین عرب سے باہر کر دیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ ارادہ پورا نہ ہونے دیا اور ان کی یہ مراد بر نہ آئی، اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی

اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ واپس تشریف لانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اسی مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر حیات مبارکہ گزرے گی اور اسی میں آپ کا مزار شریف ہوگا اور اسی میں سے ہی آپ قیامت کے اٹھیں گے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لانے لگے تو جبریل امین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہ تھے اور کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی بات مان لیتے تھے تو جبریل امین علیہ السلام عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نبی کی اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا رہا ہے اور آپ بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں تو جبریل امین علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگنے کا کہا

وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاَجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿۸۰﴾

اور یوں عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ آیات غزوہ تبوک سے واپسی پر نازل ہوئیں

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۶۲

پنیر کا تحفہ پیش کیا گیا

عن ابن عمر - رضی اللہ عنہما - قال: أتى رسول الله - صلى الله عليه

وسلم - بمجئته في تبوك فدعا بالسكينة فسبى وقطع
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
پنیر پیش کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری منگوائی اور اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اس کو کاٹا
الطبرانی فی الکبیر 11/ 303 سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۵۳

طاعون والے علاقہ میں جانے کی ممانعت

اسی سفر تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک نصحت فرمائی
: أن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - قال في غزوة تبوك: «إذا وقع
الطاعون بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا منها، وإذا كنتم بغيرها فلا
تقدموا عليها

ترجمہ: اگر کسی علاقہ میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑے تو اور تم اس علاقہ میں ہو تو وہاں سے
نکل کر نہ جاؤ اور اگر تم اس علاقہ سے باہر ہو تو پھر طاعون والی جگہ نہ جاؤ
سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۶۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت

عن أبي سعيد الخدري - قال لما كان يوم غزوة تبوك أصاب الناس
جفاعة فقالوا يا رسول الله لو أذنت لنا فننحز نواخذتنا فأكلتنا
وأذهبنا؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم «افعلوا» فجاء عمر
فقال يا رسول الله إن فعلت قل الظهور ولكن ادعهم بفضل
أروادهم وأدع الله لهم فيها بالبركة لعل الله أن يجعل فيها البركة.
فقال رسول الله «نعم!» فدعا ينطع فبسطه ثم دعا بفضل
أروادهم فجعل الرجل يجي بكف ذرة ويجي بالآخر بكف من الثمن
ويجي بالآخر بكسرة حتى اجتمع على النطع من ذلك شيء يسير فدعا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ «خُذُوا فِي أَوْعِيَّتِكُمْ» فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَّتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وَعَاءً إِلَّا مَلَأُوهَا وَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَتْ فَضْلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ لَا يَلْقَى اللَّهُ يَهَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍ فَيُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ»

ترجمہ: جب غزوہ تبوک میں لوگوں کو بھوک نے ستایا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ اگر آپ ہم کو اجازت عطا فرمادیں تو ہم اپنے اونٹوں کو ذبح کر لیں اور کھائیں بھی اور تیل بھی لگائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمادی کہ ایسا کر لو پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو ملے جب بات ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ اگر ایسا ہوا تو سواریاں کم ہو جائیں گی لیکن آپ ان کے توشوں کے بڑھنے کی دعا کریں اور ان میں برکت کی دعا کر دیں اللہ تعالیٰ خیر فرمادے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کا فرش منگوا یا اور اسے پھیلا یا پھر ان کے توشوں کے بڑھنے کی دعا کی پس ایک آدمی مٹھی بھر مکئی لایا دوسرا مٹھی بھر کھجوریں لایا اور تیسرا روٹی کا ٹکڑا لایا یہاں تک کہ چمڑے کے فرش پر ساری چیزیں جمع ہو گئیں پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی پھر ان کو فرمایا اپنے اپنے برتنوں میں ڈال لو پس وہ اپنے اپنے برتن بھرنے لگے یہاں تک کہ انہوں نے فوج کے سارے برتن بھر لئے اور کھا کر سیر بھی ہو گئے اور کچھ کھانا بچ بھی گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور جو شخص بغیر شک کے اس کلمہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات نہیں کرے گا وہ جنت میں جانے سے روک دیا جائے گا۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۱۰)

امام واقدی کی روایت

قال: فجزأنا ما جاءوا به فوجدوه سبعة وعشرين صاعاً. قال شيوخ محمد: ثم قام رسول الله- صلى الله عليه وسلم- فتوضأ وصلى ركعتين ثم دعا الله تعالى قال عمر: فجلس رسول الله- صلى الله عليه وسلم- إلى جنبه فدعا فيه بالبركة. ثم قال: «أيها الناس خذوا ولا تنتهبوا» فأخذوه في الجرب والغرائر، حتى جعل الرجل يعقد قميصه فيأخذ فيه. قال أبو هريرة- رضي الله عنه وما تركوا في العسكر وعاء إلا ملئوه، وأكلوا حتى شبِعوا، وفضلت فضلة. قال شيوخ محمد بن عمر: قال بعض من الصحابة: لقد طرحت كسرة يومئذ من خبز وقبضه من تمر، ولقد رأيت الأنطاع تفيض، وجئت بجرابين فملأت أحدهما سويقاً والآخر خبزاً، وأخذت في ثوبي دقيقاً كفاني إلى المدينة=

ترجمہ: فرماتے ہیں ہم نے اندازہ لگایا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لائے تھے تو ستائیس صاع تھا امام واقدی کے شیوخ بیان فرماتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور وضو فرمایا اور دو رکعت نماز ادا کی پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سامان کے پاس آ کر بیٹھے اس میں برکت کی دعا کی پھر فرمایا اے لوگو اس میں سے لو اور چھینا چھٹی نہ کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے توڑے اور برتن پکڑ لئے یہاں تک کہ ایک شخص اپنی قمیص میں باندھ رہا تھا اس میں کھانا ڈال رہا تھا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے لشکر میں کوئی بھی برتن باقی نہیں بچا سب برتن بھر گئے اور سارے صحابہ کرام کھا کر سیر ہو گئے امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ کے شیوخ بیان کرتے ہیں بعض صحابہ سے کہ انہوں نے صرف ایک روٹی کا ٹکڑا اور ایک مٹھی بھر کھجور رکھی اس سے سارا دسترخوان بھر گیا پھر میں دو توڑے لایا اس میں سے ایک میں ستو بھر لئے اور ایک میں روٹیاں بھر لیں ایک کپڑے میں آٹا بھر لیا تو مجھے مدینہ منورہ آنے تک کافی ہو گیا

المغازی للواقدي 3/ 8301. سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۶۳

کتنے دن قیام فرمایا؟

وقال جابر بن عبد الله رضى الله عنهما أقام رسول الله - صلى الله عليه وسلم - بتبوك عشرين ليلة يقصر الصلاة حضرت جابر بن عبد الله رضى الله عنهما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں بیس راتیں قیام فرمایا اور حضور نمازیں قصر ادا فرماتے رہے۔

المغازی للواقدي 3/ 1038. سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۶۳

ایلہ کے باشندوں سے مصالحت

مصالحته عليه السلام ملك أيلة وأهل جرباء وأذرح وهو مقيم عَلَى تَبُوكَ قَبْلَ رُجُوعِهِ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَلَمَّا انْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى تَبُوكَ أَتَاهُ لِيُحَنِّتَ بَنِي رُؤَبَةَ صَاحِبُ أَيْلَةَ فَصَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَاهُ الْجِزْيَةَ. وَأَتَاهُ أَهْلُ جَرْبَاءَ وَأَذْرَحَ وَأَعْطَاهُ الْجِزْيَةَ. وَكَتَبَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهُمْ، وَكَتَبَ لِيُحَنِّتَ بَنِي رُؤَبَةَ وَأَهْلَ أَيْلَةَ. بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، هَذِهِ أَمْنَةٌ مِنَ اللَّهِ وَمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ لِيُحَنِّتَ بَنِي رُؤَبَةَ وَأَهْلَ أَيْلَةَ سَفْنِهِمْ وَسَيَّارِهِمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ لَهُمْ ذِمَّةُ اللَّهِ وَمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَمَنْ كَانَ مَعَهُمْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَأَهْلِ الْيَمَنِ وَأَهْلِ الْبَحْرِ، فَمَنْ أَحْدَثَ مِنْهُمْ حَدَثًا فَإِنَّهُ لَا يَحُولُ مَالُهُ دُونَ نَفْسِهِ، وَإِنَّهُ طَيِّبٌ لِمَنْ أَخَذَهُ مِنَ النَّاسِ، وَأَنَّهُ لَا يَحِلُّ أَنْ يَمْنَعُوا مَاءَ يَرِدُونَهُ وَلَا طَرِيقًا يَرِدُونَهُ مِنْ بَرٍّ أَوْ بَحْرٍ. زَادَ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ بَعْدَ هَذَا: وَهَذَا كِتَابُ جُهَيْمِ بْنِ الصَّلْتِ وَشُرْحَبِيلِ بْنِ حَسَنَةَ يَأْذِنُ

رَسُولِ اللَّهِ.

امام ابن اسحاق بیان فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک پہنچے تو ایلہ کا بادشاہ یحٰنہ بن رؤیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصالحت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جزیہ دیا اور جرباء اور اذرح کے باشندے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جزیہ دیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جو ایک تحریر لکھ دی جو ان کے پاس موجود ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یحٰنہ بن رؤیہ ایلہ کے باشندوں کے لئے لکھا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ امان ہے یحٰنہ بن رؤیہ اور ایلہ کے باشندوں کو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی گئی ہے بحر و بر میں انکے سفینوں اور قافلوں کو اللہ تعالیٰ کے رسول محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف امان حاصل ہے نیز ان کے ساتھ اہل شام اہل یمن اور سمندری لوگوں کو بھی امان حاصل ہے پس جو کوئی ان میں سے نئی بات کرے گا اس کا مال اس کی جان کی حفاظت نہیں کرے گا اور لوگوں میں سے جو اسے لے گا وہ اس کے لئے طیب ہوگا اور کسی کے لئے اس پانی کو روکنا جائز نہیں ہے اور نہ ان کے بحری و بری راستے کو جس پر وہ آتے جاتے ہیں روکنا جائز ہے اور یونس نے بکیر اس کے بعد ابن اسحاق سے یہ بات زیادہ اضافہ کے ساتھ لکھی ہے کہ یہ تحریر جہیم بن الصلت اور شربیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے لکھی

البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۱۷

اہل جرباء و اذرح کو خط

قَالَ يُونُسُ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ: وَكَتَبَ لِأَهْلِ جَرْبَاءَ وَأَذْرَحَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، هَذَا كِتَابُ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ لِأَهْلِ جَرْبَاءَ وَأَذْرَحَ أَنَّهُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللَّهِ وَأَمَانِ مُحَمَّدٍ، وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مِائَةَ دِينَارٍ

فِي كُلِّ رَجَبٍ. وَمِائَةٌ أَوْ مِائَتَيْنِ طَيِّبَةٍ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِمْ كَفِيلٌ بِالنُّصْحِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى الْمُسْلِمِينَ. وَمَنْ لَجَأَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. قَالَ وَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ أَيْلَةٍ بُرْدَةً مَعَ كِتَابِهِ أَمَّا نَا لَهُمْ. قَالَ فَاشْتَرَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِثَلَاثِ مِائَةِ دِينَارٍ.

ترجمہ: یونس ابن اسحاق سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جرباء اور اذرح کے باشندوں کے لئے لکھا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ کتاب محمد نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے جرباء اور اذرح کے لوگوں کے لئے ہے وہ اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امان سے امن میں ہوں گے ان پر ہر رجب میں ایک سو دینار اور ایک سو اچھا اوقیہ دینا واجب ہوں گے اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں اور مسلمانوں میں سے جو ان کے پاس حسن سلوک اور خیر خواہی کرنے کے بارے میں ان کا ضامن ہے راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خط کے ساتھ ایلہ کے باشندوں کو اپنی چادر بھی امان کے لئے عطا فرمائی راوی کا بیان ہے وہ چادر ابو العباس عبد اللہ بن محمد نے تین سو دینار کے عوض خرید لی

البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۱۷

چشمہ جاری ہو گئے

روی محمد بن عمر، وأبو نعیم عن أبي قتادة- رضى الله عنه- قال: ببينا نحن نسير مع رسول الله- صلى الله عليه وسلم- في الجيش ليلا وهو قافل وأنا معه إذ خفق خفقة- وهو على راحلته فمال على شقه فدنوت منه فدعته فانتبه فقال: «من هذا؟» فقلت: أبو قتادة يا رسول الله، خفت أن تسقط فدعمتك، فقال رسول الله- صلى الله

عليه وسلم- «حفظك الله كما حفظت رسوله» ثم سار غير كثير ثم فعل مثل ذلك هذا فدعته فانتبه فقال: يا أبا قتادة، هل لك في التعريس؟» فقلت: ما شئت يا رسول الله، فقال: «انظر من خلفك» فنظرت فإذا رجلان أو ثلاثة، فقال «ادعهم» فقلت: أجيئوا رسول الله- صلى الله عليه وسلم- فجاءوا فعرسنا- ونحن خمسة- برسول الله- صلى الله عليه وسلم- ومعى إداوة فيها ماء وركوة لي أشرب فيها، فبينما فما انتبهنا إلا بحر الشمس، فقلنا: إنا لله فاتنا الصبح، فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلم-: «لنغيظن الشيطان كما غاظنا» فتوضأ من ماء الإداوة ففضل فضلة فقال: «يا أبا قتادة احتفظ بما في الإداوة والركوة، فإن لهما شأنًا» وصلى- صلى الله عليه وسلم- بنا الفجر بعد طلوع الشمس، فقرا بالبائدة، فلما انصرف من الصلاة قال: «أما إنهم لو أطاعوا أبا بكر وعمر لرشدوا» وذلك أن أبا بكر وعمر أرادا أن ينزلا بالجيش على الماء فأبوا ذلك عليهما، فنزلوا على غير ماء بفلاة من الأرض، فركب رسول الله- صلى الله عليه وسلم- فلحق الجيش عند زوال الشمس ونحن معه. وقد كادت أعناق الخيل والرجال والركاب تقطع عطشا، فدعا رسول الله- صلى الله عليه وسلم- بالركوة فأفرغ ما في الإداوة فيها. ووضع أصابعه عليها فنبع الماء من بين أصابعه، وأقبل الناس فاستقوا وفاض الماء حتى رووا، ورووا خيلهم، وركابهم، وكان في العسكر اثنا عشر ألف بعير، والناس ثلاثون ألفا، والخيل اثنا عشر ألف فرس، فذلك قول رسول الله- صلى الله عليه وسلم-

«احتفظ بالركوة والإداوة».

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں واپسی پر رات کے وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر تھے آپ کو اونگھ آنے لگی تو آپ ایک طرف کو جھٹ گئے میں نے آگے بڑھ کر تھام لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ابو قتادہ ہوں مجھے خدشہ لاحق ہوا کہیں آپ گرنے جائیں تو میں نے آپ کو تھام لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دعا کی اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے جس طرح تو نے اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی کچھ دیر بعد پھر اسی طرح ہوا میں نے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تھام لیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تھوڑی دیر آرام نہ کر لیں؟ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے آپ کی مرضی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو پیچھے کون ہے؟ میں نے دیکھا تو ان کو بلا یا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو یاد فرما رہے ہیں وہ حاضر خدمت ہو گئے تو ہم تعداد میں پانچ ہو گئے ہم نے وہیں رات بسر کی میرے پاس ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی تھا اور ایک پیالہ تھا جس میں پانی پیتا تھا ہم سو گئے سورج کی تیش نے ہمیں جگایا ہم انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا ہماری نماز صبح رہ گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم شیطان کو اسی طرح غصہ دلانے گے جس طرح اس نے ہمیں غصہ میں کیا ہم نے مشکیزے کے پانی سے وضو کیا کچھ پانی بچ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابو قتادہ جو کچھ اس مشکیزے میں ہے اور برتن میں اس کو سنبھال کر رکھنا اس سے عن قریب ایک عظیم معجزہ ظاہر ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع آفتاب کے بعد نماز صبح پڑھائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ مائدہ تلاوت فرمائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اگر لوگ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی اطاعت کر لیتے تو ان کے لئے بہتر تھا اس کی وجہ یہ کہ دونوں حضرات نے لشکر کو چشمہ پر روکنے کا مشورہ دیا تھا مگر لوگوں نے انکار کر دیا وہ چشمہ کے بغیر چٹیل میدان میں اترے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور لشکر سے

جا ملے زوال کا وقت تھا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اونٹوں گھوڑوں کی گردنیں قریب تھا کہ پیاس کی وجہ سے کٹ جاتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی مشکیزہ منگوا یا اس میں سے پانی اس پیالے میں انڈیلا اس میں اپنی مبارک انگلیاں رکھیں پانی انگلیوں سے بہنے لگا لوگ آئے سیراب ہوئے پانی پھر بھی باقی بچ گیا انہوں نے اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو سیراب کر لیا لشکر میں بارہ ہزار اونٹ تیس ہزار مجاہدین اور بارہ ہزار گھوڑے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی مراد تھی کہ اس مشکیزے اور اس برتن کو سنبھال کر رکھنا

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۶۴

جن کے تلوں کا دھون ہے آبِ حیات

وروی محمد بن عمر، وأبو نعیم عن جماعة من أهل المغازی قال: بینما رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- یسیر منحدرا إلی المدینة، وهو فی قیظ شدید، عطش العسکر بعد المرتین الأولیین عطشا شديدا حتی لا یوجد للبشفة ماء قليل ولا کثیر، فشکوا ذلک لرسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- فأرسل أسید بن الحضیر فی یوم صائف، وهو متلثم، فقال رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- «عسی أن تجد لنا ماء» فخرج أسید وهو فیما بین تبوک والحجر فی کل وجه فیجد راویة من ماء مع امرأة من بلج، فکلبها أسید، وأخبرها خبر رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- فقالت: فهذا الماء، فانطلق به إلی رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- وقد وصفت له الماء وبینه وبین الطريق هنیئة، فلما جاء أسید بالماء دعا فیہ رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- ودعا فیہ بالبرکة، ثم قال: «هلم أسقیتکم» فلم یبق معهم سقاء إلا ملئوه، ثم دعا برکابهم وخیولهم، فسقوها حتی نهلت، ویقال أنه- صلی اللہ

عليه وسلم- أمر بما جاء به أسيد فصبه في قعب عظيم من عساس أهل البادية فأدخل رسول الله- صلى الله عليه وسلم- فيه يده، وغسل وجهه ويديه ورجليه، ثم صلى ركعتين، ثم رفع يديه مدا، ثم انصرف وإن القعب ليفور، فقال رسول الله- صلى الله عليه وسلم- للناس «ردوا» فأتسع الماء وانبسط الناس حتى يصنّف عليه المائة والمائتان فارتووا، وإن القعب ليجهش بالزواء، ثم راح رسول الله- صلى الله عليه وسلم- مبردا مترويا

ترجمہ: محمد بن عمر اور ابو نعیم فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی طرف جا رہے تھے کہ لشکر کو سخت پیاس لگی یہ پہلی دو بار جو واقعہ ہوا اس کے بعد کی بات ہے حتیٰ کہ کسی کے پاس نہ تھوڑا پانی رہا نہ زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی ختم ہو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرم دن میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا تو چہرہ ڈھانپ ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید پانی تم کو مل جائے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ تبوک و حجر کے مابین ہر طرف گئے انہوں نے بلی کی ایک خاتون کے پاس پانی پالیا انہوں نے اس خاتون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بتائی اس خاتون نے کہا یہ پانی ہے اسے محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دو اس عورت نے بتایا کہ پانی راستے سے ذرا ہٹ کر ہے جب حضرت اسید رضی اللہ عنہ پانی لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اسے ایک بڑے پیالے میں ڈال دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا دست مبارک داخل کیا اپنا چہرہ مبارک ہاتھ مبارک اور پاؤں اس میں دھوئے اور دو رکعتیں نماز ادا کی پھر دعا مانگی تو اس پیالے میں پانی جوش مارنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آؤ پانی وسیع ہو گیا ہے صحابہ کرام خوش ہو گئے وہ ایک ایک دو دو سو ہو کر آنے لگے اور سیر ہو کر پینے لگے سب نے پی لیا مگر پانی ابھی بھی جوش مار رہا

(سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۶۶۳)

تھا

سوار یوں کو روکنا مشکل ہو گیا

عن فضالة ابن عبید- رضی اللہ عنہ- أن رسول الله- صلى الله عليه وسلم- غزا غزوة تبوك فجهد الظهر جهدا شديدا فشكوا ذلك إليه، ورأهم يزجون ظهرهم، فوقف في مضيق والناس يمرون فيه، فنفخ فيها وقال: «اللهم احمل عليها في سبيلك فإنك تحمل على القوى والضعيف والرطب واليابس في البر والبحر» فاستمرت فما دخلنا المدينة إلا وهي تنازعنا أزمته

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے گئے تو سوار یوں کو سخت حالات کا سامنا کرنا پڑا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول مہرباں صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی سوار یوں کو مار رہے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تنگ جگہ پر کھڑے ہو گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہاں سے گزر رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے پھونک ماری اور دعا کی یا اللہ اپنے رستے میں ان پر سوار کر بحر و بر میں تو قوی و ضعیف، خشک و تر پر تو ہی سوار کرتا ہے وہ سوار یاں طاقتور ہو کر چلے لگیں جب ہم مدینہ منورہ داخل ہوئے تو ہم ان کو کیلوں سے روک رہے تھے

الطبرانی فی الکبیر 11/103 وابن حبان ذکرہ البیہقی فی الموارد (6071) وانظر الجمع 6/391 والبیہقی فی الدلائل 6/551، وابن کثیر فی البدایہ 6/681.

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۶۶۵

جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑ انوراکا

تبوک سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلنے والوں میں ایک حضرت

سیدنا حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بھی تھے فرماتے ہیں کہ رات کے وقت سخت اندھیرا تھا میرا سامان گر گیا اور ملنا مشکل ہو گیا جب میں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا

قال حمزة: فنور لي في أصابعي الخمس، فأضاءت حتى جمعت ما سقط

من السوط والحبل وأشباهها

ترجمہ: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پانچوں انگلیاں منور کر دیں تو ان کی وجہ سے روشنی ہو گئی میرا جتنا سامان گرا تھا سارا مل گیا یہاں تک کہ کوڑا اور رسی اور اس جیسی جتنی چیزیں تھیں سب مل گئیں

بل الهدى والرشاد جلد ۵ ص ۶۸

جب اپنے ہی ایسے کریں تو دکھ ہوتا ہے

عَنِ ابْنِ أَبِي أُمَيَّةٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رَهْمٍ كُلثُومَ بْنَ الْحَصَيْنِ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ - يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَبُرْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ مَعَهُ وَنَحْنُ بِالْأَحْصَرِ وَاللَّهُ عَلَى النَّعَاسِ (۱) وَطَفَقْتُ أَسْتَقِيقُ وَقَدْ دَنَتْ رَاحِلَتِي مِنْ رَاحِلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُفْرِغُنِي دُنُوهَا مِنْهُ خَافَةً أَنْ أُصِيبَ رِجْلُهُ فِي الْغَزْرِ، فَطَفِقْتُ أَحْزُرُ رَاحِلَتِي عَنْهُ، حَتَّى غَلَبَتْنِي عَيْنِي فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، فَزَاحَمْتُ رَاحِلَتِي رَاحِلَتَهُ وَرِجْلُهُ فِي الْغَزْرِ، فَلَمْ أَسْتَقِيقُ إِلَّا بِقَوْلِهِ " حَيْسَ " فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ " سِرْ " فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُنِي عَمَّنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ مِنْ بَنِي غِفَارٍ فَأُخْبِرُهُ بِهِ، فَقَالَ وَهُوَ يَسْأَلُنِي " مَا فَعَلَ الْتَفَرُّ الْحُمُرُ الظُّوَالُ الْبُطَاطُ (۲) الَّذِينَ لَا شَعْرَ لَهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ؟ " فَحَدَّثَنِي بِتَخَلُّفِهِمْ، قَالَ " فَمَا فَعَلَ الْتَفَرُّ السُّودُ الْجَعَادُ الْقِصَارُ " قَالَ:

قُلْتُ: وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُ هَؤُلَاءِ مَنَّا قَالَ " بَلَى الَّذِينَ لَهُمْ نَعَمٌ بِشَبَكَةِ شَدَحٍ " (۳) فَتَذَكَّرْتَهُمْ فِي بَنِي غِفَارٍ، فَلَمْ أَذْكُرْهُمْ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّهُمْ رَهْطٌ مِنْ أَسْلَمَ كَانُوا حُلَفَاءَ فِيْنَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُولَئِكَ رَهْطٌ مِنْ أَسْلَمَ حُلَفَاءَ فِيْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " مَا مَنَعَ أَحَدَ أُولَئِكَ حِينَ تَخَلَّفَ أَنْ يَحْمِلَ عَلَى بَعِيرٍ مِنْ إِبِلِهِ امْرَأَةً تَشِيظُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِنَّ أَعَزَّ أَهْلِي عَلَيَّ أَنْ يَتَخَلَّفَ عَنِّي الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَغِفَارٌ وَأَسْلَمٌ ".

ترجمہ: ابوذر غفاری کے پیچھے بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سنا جو اصحاب الشجرہ میں سے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ تبوک میں شرکت کی تھی پس میں ایک شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا اور ہم مقام اخضر میں تھے اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اوگھ غالب کر دی میں جاگنے لگا اور میری اونٹنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے قریب ہو گئی تو مجھے گھبراہٹ ہونے لگی کہ کہیں رکاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کو تکلیف نہ ہو میں اپنی اونٹنی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی سے دور کرنے لگا یہاں تک کہ راستے میں نیند مجھ پر غالب آ گئی اور میری اونٹنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی سے ٹکرائی اور میں اس وقت بیدار ہوا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حس کہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے لئے بخشش مانگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چلو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ان لوگوں کے متعلق پوچھنے لگے جو بنی غفار کے تھے اور پیچھے رہ گئے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے بارے میں عرض کرنے لگا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا اس طویل بے ریش اور سرخ رنگ جماعت نے کیا کیا جن کے چہروں پر بال نہ تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے پیچھے رہنے کے بارے میں بتایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کا حال بتاؤ جن کے اونٹ شدرخ کے کنویں پر تھے

پس میں نے ان کو بنی غفار میں یاد کیا مگر میں ان کو یاد نہ رکھ سکا یہاں تک کہ میں نے بتایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ علیہ وسلم وہ اسلم قبیلہ کی ایک پارٹی تھی جو فینا کے حلیف تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں میں سے کسی کو جب راہ خدا میں چست اونٹ پر سوار کرنے کے لئے پیچھے رہ گیا ہو رکاوٹ نہیں کی گئی بلاشبہ مجھے سب سے زیادہ گراں یہ بات ہے میرے اہل میں سے مہاجرین و انصار غفار اور اسلم پیچھے رہ جائیں

البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۲۴

منافقین کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کی ناپاک سازش

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: لَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ إِلَى الْمَدِينَةِ هَمَّ بَجَاعَةٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ بِالْفَتْكِ بِهِ وَأَنْ يَطْرَحُوهُ مِنْ رَأْسِ عَقَبَةٍ فِي الطَّرِيقِ، فَأُخْبِرَ بِخَبَرِهِمْ فَأَمَرَ النَّاسَ بِالتَّسْيِيرِ مِنَ الْوَادِي وَصَعِدَ هُوَ الْعَقَبَةَ وَسَلَكَهَا مَعَهُ أُولَئِكَ النَّفَرُ وَقَدْ تَلَثَّمُوا، وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَحَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ أَنْ يَمْشِيَا مَعَهُ، عَمَّارٌ أَخَذَ بِرِمَامٍ ثَقِيلَةٍ، وَحَذِيفَةُ يَسُوقُهَا، فَبَيَّتَ هُمَا يَسِيرُونَ إِذْ سَمِعُوا بِالْقَوْمِ قَدْ غَشَوْهُمْ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْصَرَ حَذِيفَةَ فَرَجَعَ إِلَيْهِمْ وَمَعَهُ مِحْجَنٌ، فَاسْتَقْبَلَ وَجْهَهُ رَوَّاحِلَهُمْ بِمِحْجَنِهِ، فَلَمَّا رَأَوْا حَذِيفَةَ ظَنُّوا أَنْ قَدْ أَظْهَرَ عَلَى مَا أَصْمَرُوهُ مِنَ الْأَمْرِ الْعَظِيمِ فَأَشْرَعُوا حَتَّى خَالَطُوا النَّاسَ، وَأَقْبَلَ حَذِيفَةَ حَتَّى أَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمَا فَأَسْرَعَا حَتَّى قَطَعُوا الْعَقَبَةَ وَوَقَفُوا يَنْتَظِرُونَ النَّاسَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَذِيفَةَ "هَلْ عَرَفْتَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ؟" قَالَ: مَا عَرَفْتُ إِلَّا رَوَّاحِلَهُمْ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ حِينَ

غَشِيَتْهُمْ، ثُمَّ قَالَ "عَلَيْكُمَا مَا كَانَ مِنْ شَأْنِ هَؤُلَاءِ الرِّكَبِ؟" قَالَ: لَا، فَأَخْبَرَهُمَا بِمَا كَانُوا تَمْلَاوَا عَلَيْهِ وَسَمَاهُمَا لَهُمَا وَاسْتَكْتَمَهُمَا ذَلِكَ؟ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَأْمُرُ بِقَتْلِهِمَا؟ فَقَالَ "أَنْزَرُهُ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ" (وَقَدْ ذَكَرَ ابْنُ إِسْحَاقَ هَذِهِ الْقِصَّةَ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا أَعْلَمَ بِأَسْمَاءِهِمْ حَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ وَحَدَّثَهُ وَهَذَا هُوَ الْأَشْبَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَيَشْهَدُ لَهُ قَوْلُ أَبِي الدَّرْدَاءِ لِعَلْقَمَةَ صَاحِبِ ابْنِ مَسْعُودٍ: أَلَيْسَ فِيكُمْ - يَعْنِي أَهْلَ الْكُوفَةِ - صَاحِبُ السَّوَادِ وَالْوَسَادِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ - يَعْنِي حَذِيفَةَ - أَلَيْسَ فِيكُمْ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ - يَعْنِي عَمَّارًا - وَرَوَيْنَا عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِحَذِيفَةَ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِاللَّهِ أَنَا مِنْهُمْ؟ قَالَ لَا وَلَا أُبْرِي بَعْدَكَ أَحَدًا - يَعْنِي حَتَّى لَا يَكُونَ مُفْشِيًا سِرَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قُلْتُ: وَقَدْ كَانُوا أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا، وَقِيلَ كَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، وَذَكَرَ ابْنُ إِسْحَاقَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيْهِمْ حَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَبَيَّعَهُمْ لَهُ فَأَخْبَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِمْ وَبِمَا تَمْلَاوَا عَلَيْهِ، ثُمَّ سَرَدَ ابْنُ إِسْحَاقَ أَسْمَاءَهُمْ قَالَ وَفِيهِمْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: * (وَهُوَ) بِمَا لَمْ يَنَالُوا * (التَّوْبَةُ: 47). وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْ طَرِيقِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: كُنْتُ إِجْذَا بِخَطَامِ ثَاقَةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَدُ بِهِ، وَعَمَّارٌ يَسُوقُ النَّاقَةَ - أَوْ أَنَا أَسُوقُ وَعَمَّارٌ يَقُودُ بِهِ - حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعُقْبَةِ إِذَا بَاقِثِي عَشْرَ رَجُلًا قَدْ اعْتَرَضُوهُ فِيهَا، قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَّخَ بِهِمْ فَوَلَّوْا مَدِيرِينَ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ "هَلْ عَرَفْتُمُ الْقَوْمَ؟" قُلْنَا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ كَانُوا مُتَلَبِّسِينَ، وَلَكِنَّا قَدْ عَرَفْنَا الرِّكَابَ، قَالَ "هَؤُلَاءِ الْمُنَافِقُونَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ مَا أَرَادُوا؟" قُلْنَا: لَا قَالَ: "أَرَادُوا أَنْ يَرْحَمُوا رَسُولَ اللَّهِ فِي الْعُقْبَةِ فَيُلْقُوهُ مِنْهَا" قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ لَا تَبْعَثْ إِلَى عَشَائِرِهِمْ حَتَّى يَبْعَثَ إِلَيْكَ كُلُّ قَوْمٍ بِرَأْسٍ صَاحِبِهِمْ؟ قَالَ "لَا، أَكْرَهُ أَنْ يَتَحَدَّثَ الْعَرَبُ بَيْنَهَا أَنَّ مُحَمَّدًا قَاتِلَ لِقَوْمِهِ، حَتَّى إِذَا أَظْهَرَهُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ يَقْتُلُهُمْ" ثُمَّ قَالَ "اللَّهُمَّ ارْزُقْهُمْ بِالْذُّبْيَلَةِ" قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الذُّبْيَلَةُ؟ قَالَ "هِيَ شَهَابٌ مِنْ نَارٍ تَقَعُ عَلَى نِيَّاطٍ قَلْبٍ أَحَدِهِمْ فَيَهْلِكُ وَفِي صَوِّحٍ مُسْلِمٍ: مِنْ طَرِيقِ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَصْرَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ، قَالَ قُلْتُ لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتُمْ صَنِيعَكُمْ هَذَا فِيمَا كَانَ مِنْ أَمْرِ عَلَى أَرَأَى رَأَيْتُمُوهُ أَمْ شَيْءٌ عَهْدُهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ: مَا عَهْدُ الْيَتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَلَكِنْ حَدِيثُهُ أَخْبَرَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "فِي أَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا مِنْهُمْ ثَمَانِيَّةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَهْلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ" (وَفِي رَوَايَةٍ مِنْ وَجْهِ آخَرَ عَنْ قَتَادَةَ "إِنَّ فِي أُمَّتِي اثْنَيْ عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَهْلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ، ثَمَانِيَّةٌ مِنْهُمْ يَكْفِيكِهِمُ الذُّبْيَلَةُ، يَرَا جُحُومَ النَّارِ يَظْهَرُ بَيْنَ أَكْتَافِهِمْ حَتَّى يَنْجُمَ

مِنْ صُدُورِهِمْ". قَالَ الْحَافِظُ الْبَيْهَقِيُّ (وَرَوَيْنَا عَنْ حَدِيثَةِ أَنَّهُمْ كَانُوا أَرْبَعَةَ عَشَرَ - أَوْ خَمْسَةَ عَشَرَ - وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرَّبَ اللَّهُ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ، وَعَدَدَ ثَلَاثَةَ أَنَّهُمْ قَالُوا: مَا سَمِعْنَا الْمُنَادِيَ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا أَرَادَ، وَهَذَا الْحَدِيثُ قَدْ رَوَاهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ - هُوَ ابْنُ هَارُونَ - أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ، قَالَ: لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ بِالْعُقْبَةِ فَلَا يَأْخُذْهَا أَحَدٌ، فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُودُهُ حَدِيثُهُ وَيَسُوقُهُ عَمَّارٌ إِذْ أَقْبَلَ رَهْطٌ مُتَلَبِّسُونَ عَلَى الرِّوَا حِلْ فَعَشَوْا عَمَّارًا وَهُوَ يَسُوقُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ عَمَّارٌ يَضْرِبُ وَجْهَ الرِّوَا حِلْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيثَةَ "قَدْ قُدَّ" حَتَّى هَبَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَادِي، فَلَمَّا هَبَطَ وَرَجَعَ عَمَّارٌ قَالَ "يَا عَمَّارُ هَلْ عَرَفْتَ الْقَوْمَ؟" قَالَ قَدْ عَرَفْتُ عَامَّةَ الرِّوَا حِلْ وَالْقَوْمَ مُتَلَبِّسُونَ قَالَ "هَلْ تَدْرِي مَا أَرَادُوا؟" قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: "أَرَادُوا أَنْ يَنْفِرُوا بِرَسُولِ اللَّهِ فَيُظَرِّحُوهُ" قَالَ فَسَارَ عَمَّارٌ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ كَمْ تَعْلَمُ كَانَ أَصْحَابُ الْعُقْبَةِ؟ قَالَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَقَالَ إِنَّ كُنْتُ فِيهِمْ فَقَدْ كَانُوا خَمْسَةَ عَشَرَ، قَالَ فَعَدَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ثَلَاثَةَ قَالُوا مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا عَلِمْنَا مَا أَرَادَ الْقَوْمُ، فَقَالَ عَمَّارٌ: أَشْهَدُ أَنَّ الْإِثْنَيْنِ عَشَرَ (الْبَاقِينَ

حَرْبُ اللَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ.

ترجمہ حضرت عمرو بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک سے واپس تشریف لانے لگے تو منافقین کی ایک جماعت نے یہ ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی گھاٹی کی چوٹی سے گرا کر شہید کر دیں پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حقیقت حال کے متعلق سب بیان فرما دیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وادی میں چلنے کا حکم دیا اور خود آپ گھاٹی پر چڑھ گئے اور وہ گروہ ٹھاٹھے باندھ کر گھاٹی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلنے لگا تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار بن یاسر اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلیں حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار پکڑ لی اور حذیفہ رضی اللہ عنہ پیچھے اس کو ہانکنے لگے اسی دران وہ چل رہے تھے کہ انہوں نے لوگوں کے متعلق سنا کہ وہ ہمارے قریب آگئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلال میں آگئے جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال دیکھا تو ان کے قریب آئے اور کھوٹی کے ساتھ ان کی سواریوں کے منہ سیدھے کئے جب انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لیا تو وہ جان گئے کہ مسلمان ان کی سازش سے آگاہ ہو گئے ہیں تو وہ تیزی سے چل کر لوگوں میں مل گئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آگئے پھر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے حذیفہ کیا تم انہیں جانتے ہو؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے اپنے منہ چھپا رکھے تھے اور رات کی تاریکی کی وجہ سے میں ان کی سواریوں کے سوا کسی کو نہیں پہچان سکا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم دونوں اس قافلہ کا حال جانتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں یا رسول اللہ تو نبی غیب داں صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وہ بات بتائی جو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور ان کے نام بھی بتائے ان کو حکم دیا کہ ان کے نام ظاہر نہ کئے جائیں دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ان کے قتل کا حکم نہیں

دیتے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اس چیز کو پسند نہیں کرتا کہ لوگ آپس میں کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو قتل کرنا شروع کر دیا ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنے بارے میں سوال کرنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بار حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو قسم دے کر کہا کہ سچ بتاؤ کیا میں ان میں سے تو نہیں ہوں؟

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ نہیں آپ ان میں سے نہیں ہیں اور میں آپ کے کسی کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز ظاہر نہیں کروں گا وہ لوگ کتنے تھے؟

میں کہتا ہوں کہ وہ چودہ آدمی تھے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ بارہ آدمی تھے ابن اسحاق نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو ان کی طرف بھیجا تو آپ نے ان کو اکٹھا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کے معاملہ کے بارے بتایا اور انہوں نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اس کے متعلق بھی آگاہ کیا پھر ابن اسحاق نے ان کے نام بیان کئے اور کہا کہ ان کے بارے میں آیۃ نازل ہوئی انہوں نے اس بات کا ارادہ کیا جس کو وہ حاصل نہ کر سکے

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی مہار پکڑے ہوئے تھا اور آگے آگے چل رہا تھا حضرت عمار رضی اللہ عنہ پیچھے چل رہے تھے میں پیچھے تھا وہ آگے تھے حتیٰ کہ جب ہم گھاٹی میں پہنچے تو بارہ لوگوں نے اس گھاٹی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لکارتو وہ پیچھے بھاگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو فرمایا کیا تم نے ان کو پہچان لیا؟ ہم نے عرض کی کہ ان کو نہیں پہچانا کیونکہ ان لوگوں نے ٹھاٹھے مارے ہوئے تھے لیکن ہم نے ان کی سواریوں کو پہچان لیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ قیامت تک

منافق ہی رہیں گے اور کیا تم ان کے ارادے جانتے ہو کیا تھے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول کے ساتھ ٹکرانے اور گھاٹی سے گرا کر شہید کرنے کا منصوبہ بنایا تھا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ان کے قبیلوں کی طرف پیغام نہیں بھیجیں گے تاکہ ہر قوم اپنے ساتھی کے سر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ عرب آپس میں کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قتل کرتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ آپ کو ان پر غلبہ دے گا تو آپ ان کے قتل کی طرف توجہ دینا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ ان پر دہیلہ مار دے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ دہیلہ کیا ہے؟ تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ایک آگ کا شعلہ ہے جو جو ان میں سے کسی کے دل کی رگ پر پڑے گا تو اس کو ہلاک کر دے گا

یہ لوگ جنت نہیں جاسکیں گے

حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اپنے اس فعل کو دیکھا ہے کیا یہ تمہاری رائے ہے یا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو کوئی وصیت کی ہے؟ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو کوئی وصیت کی ہے اور نہ کسی اور کو وصیت کی ہے لیکن حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ ان لوگوں میں بارہ لوگ ایسے جو منافق ہیں ان میں آٹھ اس وقت تک جنت داخل نہ ہو سکیں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے میں نہ داخل ہو جائے

بارہ منافق جنت نہیں جاسکیں گے

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں بارہ منافق ہیں وہ اس وقت تک جنت نہیں جاسکیں گے جب تک اونٹ سوئی

کے ناکے میں نہ داخل ہو جائے ان میں آٹھ کو دہیلہ کافی ہو جائے گا وہ آگ کا چراغ ہے جو ان کے کندھوں کے درمیان ظاہر ہوگا اور ان کے سینے سے پھوٹ کر نکلے گا

اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے والے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں وہ بارہ یا پندرہ لوگ ہیں اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیاوی زندگی میں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے تک لڑتے رہیں گے اور تین نے عذر پیش کیا اور کہا کہ نہ ہم نے اعلان سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم وادی میں چلو اور نہ ہی ہم کو ان لوگوں کے ارادے کا پتہ تھا کہ وہ کیا چاہتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے تشریف لارہے تھے تو منادی نے اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی کی طرف سے جا رہے ہیں کوئی شخص گھاٹی کی طرف نہ آئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چل رہے تھے اور عمار رضی اللہ عنہ پیچھے پیچھے چل رہے تھے ٹھاٹھے باندھے ہوئے ایک گروہ آگے آیا حضرت عمار رضی اللہ عنہ ان کے اونٹوں کو مارنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا قد قذحتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی میں اتر گئے اتنے میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ واپس آئے تو نے ہم کو فرمایا کیا تم نے ان کو پہچان لیا؟ ہم نے عرض کی کہ ان کو نہیں پہچانا کیونکہ ان لوگوں نے ٹھاٹھے مارے ہوئے تھے لیکن ہم نے ان کی ساریوں کو پہچان لیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ قیامت تک منافق ہی رہیں گے اور کیا تم ان کے ارادے جانتے ہو کیا تھے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول کے ساتھ ٹکرانے اور گھاٹی سے گرا کر شہید کرنے کا منصوبہ بنایا تھا راوی بیان کرتا ہے حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے سرگوشی کی تو اس نے کہا میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں تم مجھے یہ بتاؤ وہ لوگ کتنے تھے انہوں نے جواب دیا چودہ آدمی تھے اس نے کہا اگر میں بھی ان میں شامل ہوں تو پندرہ تھے راوی کا بیان ہے ان میں سے تین آدمیوں نے تو عذر پیش کیا کہ ہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کی آواز کو نہیں سنا تھا اور نہ ہی ہم کو ان کے ارادے کا علم تھا حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ان میں سے بارہ لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا میں قیامت قائم ہونے تک لڑتے رہیں گے

البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۲۶

آخر جہ البیہقی فی الدلائل 257، 5/ وانظر المغازی للواقدي، 1044، 1043، 3/ والدر المنثور 259، 3/ وابن كثير في البداية 19، 5/ البيهقي في الدلائل 258، 5/

وہ لوگ بھی ہمارے ساتھ ہیں جو۔۔!

عن جابر رضي الله عنهما أن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - لما رجع من غزوة تبوك فدنا من المدينة فقال: «إن بالمدينة أقواما ما سرتم مسيرا ولا قطعتم واديا إلا كانوا معكم» فقالوا: يا رسول الله، وهم في المدينة؟ قال: «وهم بالمدينة حبسهم العذر»

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے جب مدینہ منورہ کے قریب ہوئے تو فرمایا بیشک مدینہ منورہ میں ایک قوم ایسی ہے جو ہر وقت تمہارے ساتھ رہی ہے جس جس وادی سے تم گزرے ہو تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ مدینہ منورہ میں ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں وہ مدینہ منورہ میں ہی ہیں مگر ان کو عذر نے روک لیا ہے اس وجہ سے وہ نہ آ سکے

آخر جہ البخاری 46، 6/ في المجاهد باب من حبسه العذر عن الغزو وفي المغازی (4423) وأبو داود (2508) وأحمد (300، 182، 106، 3/ وابن ماجه (2764) 923، 2/ والبيهقي في الدلائل 267، 5/

سبل المحدثی والرشاد جلد ۵ ص ۲۶۸

یہ مدینہ منورہ طابہ ہے

روى الإمام أحمد والشيخان عن أبي حميد الساعدي، وعبد الرزاق وابن أبي شيبة في مصنفيهما، والإمام أحمد والبغاري عن أنس والإمام أحمد ومسلم عن جابر، وابن أبي شيبة في مسنده عن أبي قتادة - رضي الله عنهم - قالوا: أقبلنا مع رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من غزوة تبوك حتى أشرفنا على المدينة قال: «هذه طابة - وزاد ابن أبي شيبة: أسكننيها ربّي - تنفي خبث أهلها كما ينفي الكبر خبث الحديد»

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مدینہ منورہ واپس آئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو دیکھتے ہی فرمایا یہ طابہ ہے میرے رب تعالیٰ نے مجھے یہاں سکونت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے یہ اپنے مکینوں کی میل کچیل اس طرح نکال دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل صاف کر دیتی ہے

آخر جہ البخاری، (4422) 125، 8/ ومسلم في الحج (503) والبيهقي في الدلائل 266، 5/ وفي السنن، 372، 6/

یہ احد ہم سے محبت کرتا ہے

فلما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم أحدا قال «هذا أحد

جبل يحبنا ونحبه

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب احد پہاڑ کو ملاحظہ فرمایا تو فرمایا یہ احد ہے یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں

آخر جہ البخاری، (4422) 125، 8/ ومسلم في الحج (503) والبيهقي في الدلائل 266، 5/ وفي السنن، 372، 6/

کیا تمھارے لئے یہ کافی نہیں؟

عن ابی قتادہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ألا أخبرکم بخیر دور الأنصار « قلنا بلی یا رسول اللہ، قال: «خیر دور الأنصار بنو النجار، ثم دار بنی عبد الأشهل، ثم دار بنی ساعدة» فقال أبو أسید: ألم تر أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - خیر دور الأنصار فجعلنا آخرها داراً؟ فأدرك سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - فقال: یا رسول اللہ خیر دور الأنصار فجعلتنا آخرها داراً. فقال: «أولیس بحسبکم أن تكونوا من الخیار؟»

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمھیں انصار کے بہترین گھروں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور آپ نے فرمایا انصار کے گھروں میں بنو نجار بہترین ہیں پھر بنو عبد الاشهل پھر بنو ساعدہ بہترین ہیں

حضرت ابواسید نے کہا کیا تم نے نہ دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے گھروں کو بہترین فرمایا تو ہم کو سب سے آخر میں رکھا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ہم کو سب سے آخر میں رکھا تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے سعد کی اتھارے لئے اتنا کافی نہیں تم بہترین میں سے ہو؟

آخر جہ البخاری، (4422) 125/8 و مسلم فی الحج (503) والبیہقی فی الدلائل 266/5 و فی السنن، 372/6

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال

روی البخاری وأبو داود والترمذی عن السائب بن یزید - رضی اللہ عنہ - قال: أذكر أني خرجت مع الصبيان نتلقى رسول الله - صلى الله

عليه وسلم - إلى ثنية الوداع مقدمه من تبوك وروی البيهقي عن ابن عائشة - رحمه الله تعالى - قال: لينا قدم رسول الله - صلى الله عليه وسلم - المدينة جعل النساء والصبيان والولائد يقلن:

طلع البدر علينا... من ثنيات الوداع

وجب الشكر علينا... ما دعا الله داع

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آج بھی یاد ہے کہ میں بچوں کے سے نکلا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے ثنیۃ الوداع تک گیا تھا امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عائشہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے تشریف لائے مدینہ منورہ کی خواتین و بچے اور بچیاں سب یہ کلام پڑھ رہے تھے

طلع البدر علينا من ثنية الوداع

وجب الشكر علينا ما دعا الله داع

البیہقی فی الدلائل 662/05 وابن کثیر فی البدایہ 5/33.

سبل الہدی والارشاد جلد ۲۶۹۵

تبوک سے واپسی پر جشن آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یاد ہے جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لانے لگے تو میں بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک استقبال کرنے آیا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر مدینہ میں قدم رنجہ فرمایا تو مدینہ کی عورتیں بچے اور بچیاں یہ اشعار گاتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے کے لئے نکل آئی تھیں اور دوسری پردہ دار عورتیں اپنے مکانوں کی چھتوں پر اکٹھی ہو گئیں وہ یہ اشعار پڑھ رہی تھیں۔

طلع البدر علينا من ثنية الوداع

وجب الشكر علينا ما دعا الله داع

ایہا المبعوث فین اجئت بالامر الطاع

صحیح بخاری حدیث نمبر 244

مسجد نبوی شریف میں جشن آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا جب بھی کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر نہ جاتے تھے پہلے اللہ کے گھر مسجد میں تشریف لاتے تھے اور دو نفل ادا کرتے اس بھی مسجد آئے اور دو رکعت ادا کئے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے حضور کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا ہے اجازت ہو تو عرض کروں؟ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”قل لا یفرض اللہ فاک“

ترجمہ: سناؤ اللہ تعالیٰ آپ کا منہ سلامت رکھے، آپ نے ایک عظیم الشان قصیدہ اس محفل میں پڑھ کر سنایا جس کی صدارت، صدر بزم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے جس کے سامعین صحابہ کرام کی نوری جماعت تھی اور اس محفل کا انعقاد مسجد نبوی میں ہوا اس قصیدہ کے چند اشعار نقل کئے جاتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق کرام کیسے محبوب دو جہاں کی ثنا خوانی کرتے تھے اور کس عزت و احترام کے ساتھ آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتے تھے۔

من قبلها طبت فی الظلال وفی... مستودع حیث یخصف الورق

ثم هبطت البلاد لا بشر... أنت ولا نطفة ولا علق

بل نطفة تركب الشفین وقد... الجم نسرأ وأهله الغرق

تنقل من صالب إلى رحم... إذا مضى عالم مضى طبق

وردت نار الخلیل مکتتما... فی صلبه أنت کیف یحترق

حتى احتوى بيتك المهيمن من... حندق علياء تحتها النطق

وأنت لها ولدت أشرفت الأبر... ض فضاءت بنورك الأفق

فنحن في ذلك الضياء وفي... النصور وسبل الرشاد نخترق

ترجمہ: دنیا میں آنے سے پہلے آپ سائے میں اور اس امانت گاہ میں تھے جہاں پتے لپیٹے گئے تھے یعنی آپ جنت میں آدم علیہ السلام کی پشت میں تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں جلوہ گر ہوئے تو آگ ان کو کیسے جلا سکتی تھی اور جب آپ کا میلاد شریف ہوا تو آپ کے نور سے زمین و آسمان جگمگا اٹھے چنانچہ ہم اب اسی نور میں ہیں اسی روشنی میں ہدایت کے راستوں میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

سبل الہدی والرشاد جلد 5 صفحہ 964

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا

قال ابن مسعود: ولما قدم رسول الله- صلى الله عليه وسلم-

المدینة قال: «الحمد لله الذي رزقنا في سفرنا هذا أجرا وحسنة»

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس ہم کو اس سفر میں اجر اور نیکی عطا فرمائی

آخر جہ البیہقی فی الدلائل 5/ 862، 762، وابن کثیر فی البدایہ 5/ 82، 72. سبل

الہدی والرشاد جلد 5 ص ۴۷۰

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اسلحہ فروخت کرنا

قال ابن سعد: وجعل المسلمون يبيعون أسلحتهم ويقولون: قد انقطع

الجهاد فبلغ ذلك رسول الله- صلى الله عليه وسلم- فنهاهم وقال: «لا

تزال عصاية من أمتي يجاهدون على الحق حتى يخرج الدجال»

ترجمہ: ابن سعد بیان فرماتے ہیں اہل اسلام نے اپنا اسلحہ فروخت کرنا شروع کر دیا انہوں نے کہا کہ اب جہاد ختم ہو گیا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو منع کر دیا اور فرمایا کہ میری امت کا ایک گروہ حق پر جہاد کرتا رہے گا یہاں تک کہ دجال کا ظہور ہو جائے گا

آخر جہاد ابن سعد (120) 1/2 سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۷۰

منافقین غم سے نڈھال

وكان قدومه - صلى الله عليه وسلم - المدينة في رمضان وكان المنافقون الذين تخلفوا عن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - يخبرون عنه أخبار السوء، ويقولون: إن محمدا وأصحابه قد جهدوا في سفرهم وهلكوا. فبلغهم تكذيب حديثهم وعافية رسول الله - صلى الله عليه وسلم - وأصحابه. فساءهم ذلك، فأنزل الله تعالى: إِنَّ تُصِيبَكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں مدینہ منورہ میں تشریف لائے منافقین جو پیچھے رہ گئے تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غلط افواہیں پھیلا رہے تھے وہ کہہ رہے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ تو تبوک میں شہید ہو چکے ہیں جب ان کو اپنی بات کا جھوٹ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عافیت کے ساتھ واپسی کی خبر ملی تو ان کو بہت دکھ ہوا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی اگر آپ کو خوشی ملے تو ان کو بہت برا لگتا ہے

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۷۰

تبوک سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

(أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ تَبُوكَ فِي

رمضان.. قال: الحمد لله على ما رزقنا في سفرنا هذا من أجر وحسنه. ومن بعدنا شر كأونا فيه» فقالت عائشة رضي الله عنها: أصابكم العسر والشدة في السفر. ومن بعدكم شر كأوكم فيه! فقال: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَأَقْوَامًا مَسْرِينًا

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک سے مدینہ منورہ واپس تشریف لائے تو رمضان المبارک مہینہ تھا تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہم کو اس سفر میں اجر اور نیکی عطا فرمائی اور ہمارے شریک جو ہمارے پیچھے رہ گئے تھے ان کو اجر دیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کو سفر میں تنگی اور تکلیف پہنچی ہے اور وہ لوگ کون ہیں جو آپ کے شریک ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک مدینہ منورہ ایسی قوم ہے جو ہمارے ساتھ جان نہ سکی۔

انارة الدجی فی مغازی خیر الوری جلد ۱ ص ۷۲

مسجد ضرا کا تعارف

وَلِذَیْنِ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضَرًّا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَارْضَادًا لِّیَمْنِ حَارَبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ قَبْلُ وَلَیَحْلِفَنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ یَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿۱۰۷﴾

اور وہ جنہوں نے مسجد بنائی نقصان پہنچانے کو اور کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے قسمیں کھائیں گے ہم نے تو بھلائی چاہی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بیشک جھوٹے ہیں

لَا تَقُمْ فِیْهِ أَبَدًا ۖ لَمَسْجِدٍ أُسِّسَ عَلَى الثَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ یَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِیْهِ ۚ فِیْهِ رِجَالٌ مُّحِبُّونَ أَنْ یَتَطَهَّرُوا ۗ وَاللَّهُ یُحِبُّ الْمُطَهَّرِیْنَ

اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا بیشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پر ہیز گاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں

شان نزول:

یہ آیت ایک جماعت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مسجد ثبا کو نقصان پہنچانے اور اس کی جماعت متفرق کرنے کے لئے اس کے قریب ایک مسجد بنائی تھی۔ اس میں ایک بڑی چال تھی وہ یہ کہ ابو عامر جو زمان جاہلیت میں نصرانی راہب ہو گیا تھا، سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے پر حضور سے کہنے لگا یہ کون سا دین ہے جو آپ لائے ہیں، حضور نے فرمایا میں ملت حنیفیہ، دین ابراہیم لایا ہوں، کہنے لگا میں اسی دین پر ہوں، حضور نے فرمایا نہیں، اس نے کہا کہ آپ نے اس میں کچھ اور ملا دیا ہے، حضور نے فرمایا نہیں، میں خالص، صاف ملت لایا ہوں۔ ابو عامر نے کہا ہم میں سے جو جھوٹا ہو اللہ اس کو مسافرت میں تنہا اور بیکس کر کے ہلاک کرے، حضور نے آمین فرمایا۔ لوگوں نے اس کا نام ابو عامر فاسق رکھ دیا، روزِ اُحد ابو عامر فاسق نے حضور سے کہا کہ جہاں کہیں کوئی قوم آپ سے جنگ کرنے والی ملے گی میں اس کے ساتھ ہو کر آپ سے جنگ کروں گا چنانچہ جنگ حنین تک اس کا یہی معمول رہا اور وہ حضور کے ساتھ مصروفِ جنگ رہا، جب ہوازن کو شکست ہوئی اور وہ مایوس ہو کر منکبِ شام کی طرف بھاگا تو اس نے منافقین کو خبر بھیجی کہ تم سے جو سامانِ جنگ ہو سکے قوت و سلاح سب جمع کرو اور میرے لئے ایک مسجد بناؤ، میں شاہِ روم کے پاس جاتا ہوں وہاں سے رومی لشکر لے کر آؤں گا اور (سید عالم) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ان کے اصحاب کو نکالوں گا۔ یہ خبر پا کر ان لوگوں نے مسجدِ ضرار بنائی تھی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تھا یہ مسجد ہم نے آسانی کے لئے بنادی ہے کہ جو لوگ بوڑھے، ضعیف، کمزور ہیں وہ اس میں بہ فراغت نماز پڑھ لیا کریں، آپ اس میں ایک نماز پڑھ دیجئے اور برکت کی دعا فرما دیجئے۔ حضور نے فرمایا کہ اب تو میں سفرِ تبوک

کے لئے پابرجا ہوں، واپسی پر اللہ کی مرضی ہوگی تو وہاں نماز پڑھ لوں گا جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس ہو کر مدینہ شریف کے قریب ایک موضع میں ٹھہرے تو منافقین نے آپ سے درخواست کی کہ ان کی مسجد میں تشریف لے چلیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے فاسد ارادوں کا اظہار فرمایا گیا تب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اصحاب کو حکم دیا کہ اس مسجد کو جا کر ڈھا دیں اور جلا دیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ابو عامر راہب منکبِ شام میں بحالتِ سفر بے کسی و تنہائی میں ہلاک ہوا

کنز الایمان مع خزائن العرفان سورۃ توبہ

مسجدِ ضرار بنانے کی وجہ جو انہوں نے ظاہر کی تھی

وروی ابن ابی شیبہ، وابن ہشام عن عروۃ عن أبیہ قال: کان موضع مسجد قباء لامرأة یقال لها لیہ کانت تربط حمار الها فیہ، فابتنی سعد بن خیشمة مسجدا، فقال أهل مسجد الضرار: نحن نصلی فی مربوط حمار لیہ، لا لعمر الله، لکننا بنی مسجدا فنصلی فیہ، حضرت عرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ مسجد قباء کی جگہ ایک مائی صاحبہ کی تھی جس کا نام لیہ وہ وہاں اپنے گدھے باندھا کرتی تھی سعد بن خیشم نے وہاں پر مسجد بنادی تو مسجدِ ضرار کے نمازی بولے کہ اللہ کی قسم ہم تو اس مسجد میں نماز نہیں پڑھیں گے جہاں گدھے بندھے رہے تھے اللہ کی قسم ہم اپنی مسجد بنائیں گے اس میں نماز ادا کیا کریں گے

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۷۲

مسجدِ ضرار بنانے کی اصل وجہ

قال ابن النجار: هذا المسجد بناه المنافقون مضاهیا لمسجد قباء، وكانوا مجتمعين فيه يعيبون النبی- صلی اللہ علیہ وسلم- ویستہزئون بہ،

ابن نجار فرماتے ہیں کہ منافقین نے مسجد ضرار مسجد قباء کے۔ مقابلہ میں بنائی تاکہ اس میں جمع ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عیب نکال کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑایا کریں

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۷۲

گستاخ کے قدموں کی نحوست

أعطه ثابت بن أقرم فإنه لا منزل له. فأعطاه رسول الله - صلى الله عليه وسلم - ثابت بن أقرم. فلم يولد في ذلك البيت مولود قط. ولم ينعق فيه حمام قط ولم تحضن فيه دجاجة قط.

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ جنکا گھر نہیں تھا فرمایا کہ مسجد ضرار کی جگہ گھر بنا لو انہوں نے وہاں اپنا گھر لیں انہوں نے اپنا گھر بنایا تو جب تک اس گھر میں رہے ان کے ہاں اولاد ہی نہیں ہوئی اور ان کے گھر ایک کبوتر تھا وہ نہیں بولا ان کے ہاں ایک مرغی تھی اس نے انڈے نہیں دئے

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۷۲

ایک مرغی تھی کہ جواتی سمجھ دار تھی کہ اس نے جہاں پر گستاخ کے قدم لگے تھے انڈہ نہیں دیا اور ایک ہم ہیں خود جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو فتنہ دے آتے ہیں

مسجد ضرار دودن رہی

قال ابن جريج: فرغوا من إتمام ذلك المسجد يوم الجمعة، فصلوا

فيه ذلك اليوم ويوم السبت والأحد، وانتهوا في يوم الاثنين

امام ابن جریج نے کہا ہے کہ منافقین جمعہ کے دن اس مسجد کو بنا کر فارغ ہوئے تھے

انہوں نے جمعہ ہفتہ اور اتوار کو اس مسجد میں نمازیں پڑھیں اور پیر کے دن مسجد گرا دی گئی

تفسیر کبیر للرازی سورۃ توبہ آیہ نمبر 701

بانی مسجد ضرار کا تعارف

وكان النبي صلى الله عليه وسلم سماه فاسقاً، وقال: «لا تقولوا راهباً ولكن قولوا فاسق»، وقد كان آمن بالنبي صلى الله عليه وسلم مرتين ثم رجع عن الإسلام، فدعا عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فمات كافراً.

ترجمہ: ابو عامر راہب کا نام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاسق رکھا تھا اور فرمایا کہہیں اس کو راہب نہ کہو بلکہ فاسق کہو اور یہ فاسق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دوبار ایمان لایا پھر اسلام سے پھر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا کی یہ کافر ہی مرا تفسیر بحر العلوم سمرقندی سورۃ توبہ آیہ نمبر 701

مسجد بنانے کا مقصد

الضحاک يقول، في قوله: (والذين اتخذوا مسجداً ضراباً وكفراً)، هم ناس من المنافقين، بنوا مسجداً بقباء يضاضون به نبي الله والمسلمين

ترجمہ: امام ضحاک فرماتے ہیں اس آیت کے تحت کہ یہ وہ لوگ تھے جو منافق تھے انہوں نے مسجد بنائی مسجد قباء کے مقابلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو نقصان پہنچانے کے لئے

تفسیر طبری سورۃ توبہ آیہ نمبر 701

منافقین نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا نہیں کریں گے

وَذَلِكَ لِأَنَّ الْمُنَافِقِينَ قَالُوا كُنْزِي مَسْجِدًا فَتُصَلِّي فِيهِ، وَلَا تُصَلِّي

خَلْفَ مُحَمَّدٍ

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ منافقوں نے مسجد اس لیے بنائی کہ ہم اس میں نماز ادا کریں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا نہیں کریں گے
تفسیر کبیر للرازی سورۃ توبہ آیہ نمبر 701

مسجد کو گرانے کا حکم دیا

فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِكَ بْنَ الدُّخَشُمِ، وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ، وَعَامِرَ بْنَ السَّكَنِ، وَوَحْشِيًّا قَاتِلَ حَمْزَةَ، وَقَالَ لَهُمْ: انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الْمَسْجِدِ الظَّالِمِ أَهْلَهُ فَاهْدِمُوهُ وَاحْرِقُوهُ فَخَرَجُوا سَرِيعًا حَتَّى أَتَوْا بَنِي سَالِمٍ بْنَ عَوْفٍ، وَهُمْ رَهْطُ مَالِكَ بْنِ الدُّخَشُمِ، فَقَالَ مَالِكُ: أَنْظِرُونِي حَتَّى أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ بِنَارٍ مِنْ أَهْلِي، فَدَخَلَ أَهْلُهُ فَأَخَذَ سَعْفًا مِنَ النَّخْلِ فَأَشْعَلَ فِيهِ نَارًا، ثُمَّ خَرَجُوا يَشْتَدُّونَ، حَتَّى دَخَلُوا الْمَسْجِدَ وَفِيهِ أَهْلُهُ، فَخَرَقُوهُ وَهَدَمُوهُ، وَتَفَرَّقَ عَنْهُ أَهْلُهُ، وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَّخَذَ ذَلِكَ كُنَاسَةً تُلْقَى فِيهِ الْحِيفُ وَالثَّنُ وَالْقَم

ترجمہ: جب یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مالک اور معن بن عدی اور عامر بن سکین اور حضرت وحشی کو بلایا اور ان کو فرمایا کہ اس مسجد کی طرف جاؤ جس مسجد کے نمازی ظالم ہیں اس کو گرا دو اور جلا دو پس وہ صحابہ جلدی سے نکلے بنو سالم کے پاس پہنچے حضرت مالک نے کہا کہ تم میرا انتظار کرو میں آگ لیکر آیا تو انہوں نے ایک چھڑی پکڑی کھجور کی اس کو آگ لگائی پھر جلدی سے نکلے اور مسجد داخل ہوئے اس مسجد کے نمازی مسجد میں موجود تھے صحابہ کرام نے آگ لگادی منافق نمازی سارے بھاگ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس جگہ کو کوڑا اور بد بودار اور مردار اور گندی چیزیں پھینکنے کی جگہ بنالو

تفسیر بغوی سورۃ توبہ آیہ نمبر 701

جبریل امین علیہ السلام کا منادی کرنا

وَقَالَ الْحَسَنُ: هَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَذْهَبَ إِلَى ذَلِكَ الْمَسْجِدِ فَنَادَى جَبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا.
ترجمہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا مسجد خضر جانے کا حضرت جبریل امین علیہ السلام نے منادی کی کہ اس مسجد میں کبھی بھی قیام نہ کرنا

تفسیر کبیر للرازی سورۃ توبہ آیہ نمبر 701

ان کے امام کون مقرر ہوئے؟

وكان يُصَلِّي لَهُمْ مَجْمَعُ بْنُ حَارِثَةَ، منافقین کو مسجد خضر میں مجمع بن حارثہ نماز پڑھاتے رہے
اللباب فی علوم الکتاب سورۃ توبہ آیہ نمبر 701

امام مسجد خضر کی توبہ

مجمع بن جارية وهو كان إمامهم، وحلف لعمر بن الخطاب في خلافته أنه لم يشعر بأمرهم
مجمع بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں قسم کھائی تھی کہ میں ان کو نمازیں پڑھاتا رہا مگر مجھے ان کا علم نہیں تھا
تفسیر ابن عطیہ سورۃ توبہ آیہ نمبر 701

مسجد خضر کا امام مسجد قبا کا امام نہیں ہو سکتا

الَّذِينَ بَنَوْا مَسْجِدَ قُبَاءٍ سَأَلُوا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي خِلَافَتِهِ لِيَأْذَنَ لِمَجْمَعِ بْنِ جَارِيَةَ أَنْ يَصَلِّيَ بِهِمْ فِي مَسْجِدِهِمْ، فَقَالَ: لَا وَلَا يُعْمَلُ

عَيْنٍ! أَلَيْسَ بِإِمَامٍ مَسْجِدِ الطَّرَارِ! فَقَالَ لَهُ مُجِيبٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَا تَعْجَلْ عَلَى فَوَالِ اللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ فِيهِ وَأَنَا لَا أَعْلَمُ مَا قَدْ أَضْمَرُوا عَلَيْهِ وَلَوْ عَلِمْتُ مَا صَلَّيْتُ بِهِمْ فِيهِ كُنْتُ غَلَامًا قَارِئًا لِلْقُرْآنِ وَكَانُوا سُيُوحًا قَدْ عَاشُوا عَلَى جَاهِلِيَّتِهِمْ وَكَانُوا لَا يَقْرءُونَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَصَلَّيْتُ وَلَا أَحْسِبُ مَا صَنَعْتُ إِنْمَاءً وَلَا أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنْفُسِهِمْ فَعَدَّ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَصَدَّقَهُ وَأَمَرَكَ بِالصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ

ترجمہ: بنی عمر بن عوف جو مسجد قباء کے بانی تھے سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں آپ کے پاس حاضر ہوئے تاکہ آپ مجمع بن حارث کو اجازت دیں کہ وہ انکی مسجد میں انکو نماز پڑھایا کریں آپ نے فرمایا کہ نہیں اللہ کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا کیا وہ مسجد ضرار کا امام نہیں رہا؟ مجمع بن حارث نے عرض کیا اے امیر المؤمنین میرے بارے میں کوئی بھی فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کرنا اللہ کی قسم میں نہیں جانتا تھا جس منافقت کو وہ چھپاتے تھے اگر مجھے پتہ چل جاتا تو میں کبھی بھی ان کے ساتھ نماز نہ پڑھتا اس مسجد میں دراصل مسئلہ یہ ہوا تھا میں قرآن کا قاری تھا وہ بوڑھے تھے انکی زندگی وہی جاہلیت والی تھی اور قرآن تو بالکل نہیں پڑھنا جانتے تھے میں انکو نماز پڑھاتا تھا اور نہ مجھے خیال تھا کہ میں گناہ کر رہا ہوں اور نہ ہی مجھے انکے نفاق کا علم تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے اس عذر کو قبول فرمایا اور ان کی تصدیق فرمائی اور ان کو مسجد قباء شریف میں نماز پڑھانے کا حکم فرمایا

تفسیر قرطبی سورۃ توبہ آیہ نمبر 701 اللباب فی علوم الکتاب

تفسیر خازن سورۃ توبہ آیہ نمبر 01

میں مسجد ضرار میں نماز نہیں پڑھتا

عَنْ شَقِيقٍ أَنَّهُ جَاءَ لِيُصَلِّيَ فِي مَسْجِدِ بَنِي غَاظِرَةَ فَوَجَدَ الصَّلَاةَ قَدْ فَاتَتْهُ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ مَسْجِدَ بَنِي فَلَانٍ لَمْ يُصَلِّ فِيهِ بَعْدُ، فَقَالَ: لَا

أَحِبُّ أَنْ أَصَلِّيَ فِيهِ لِأَنَّهُ يُبْنَى عَلَى ضَرَارٍ. قَالَ عَلَمَاءُهَا: وَكُلُّ مَسْجِدٍ يُبْنَى عَلَى ضَرَارٍ أَوْ رِيَاءٍ وَسُوءِ نِيَّةٍ فَهُوَ فِي حُكْمِ مَسْجِدِ الطَّرَارِ لَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ فِيهِ.

ترجمہ: حضرت شقیق سے روایت ہے کہ ایک شخص بنی غاضرہ کی مسجد میں آیا نماز ہو چکی تھی تو کسی نے کہا کہ فلاں مسجد میں ابھی نماز نہیں ہوئی تو اس شخص نے کہا میں ایسی مسجد میں نماز نہیں پڑھتا جو نقصان پہنچانے کے لئے بنائی گئی ہو

تفسیر قرطبی سورۃ توبہ آیہ نمبر 017

مسجد ضرار میں شتھیر دینے والا

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلًا مِنْهُمْ: بِمَاذَا أَعْنَتْ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ؟ فَقَالَ: أَعْنَتْ فِيهِ بِسَارِيَةٍ. فَقَالَ: أَبْشِرْ بِهَا! سَارِيَةٌ فِي حُقُوقِكَ مِنْ تَارِيحَةٍ تَمَّا

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے پوچھا کہ تم نے اس مسجد میں کیا تعاون کیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ میں نے ایک شتھیر دیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مبارک ہو تم کو یہی جہنم کی آگ کا بن کر تیرے گلے میں پڑے گا

تفسیر قرطبی سورۃ توبہ آیہ نمبر 701

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس راستہ سے بھی نہ گزرے

قَدْ رَوَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ

كَانَ لَا يَمُرُّ بِالطَّرِيقِ الَّتِي فِيهَا الْمَسْجِدُ

ترجمہ: روایت کیا گیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اس مسجد میں قیام نہ کرو تو اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس گلی میں سے بھی نہ گزرے جس گلی میں مسجد تھی

تفسیر قرطبی سورۃ توبہ آیہ نمبر 107

منافق کے قدم کی نحوست

ثم بعد زمان أعطاه صلى الله عليه وسلم لثابت بن أرقم يجعله بيتاً
فلم يولد في ذلك البيت مولود قط وحفر فيه بقعة فخرج منها
الدخان

ترجمہ: پھر کچھ عرصہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ جگہ ثابت بن ارقم رضی اللہ عنہ کو
دید کی کہ وہ گھر بنالیں تو وہاں ان کی اولاد نہ ہوئی اور اس جگہ کھدائی کی تو اس میں سے دھواں نکلا
شروع ہو گیا روح البیان

مسجد خرا اور اُس کے نمازی

منافقین کے عقائد و نظریات

منافقین رسول اللہ ﷺ کے علم غیب پر طعن کرتے تھے

قال محمد بن إسحاق، و محمد بن عمر رحمہ اللہ تعالیٰ ثم إن
رسول الله صلى الله عليه وسلم سار حتى إذا كان ببعض الطريق
متوجهاً إلى تبوك فأصبح في منزل فضلت ناقة رسول الله -
صلى الله عليه وسلم قال محمد بن عمر: هي القصواء فخرج
أصحابه في طلبها وعند رسول الله -صلى الله عليه وسلم عمارة
بن حزم، وكان عقيباً بدرية، قتل يوم اليمامة شهيداً، وكان في
رحله زيد بن اللصيت، أحد بني قينقاع، كان يهودياً فأسلم فوافق
وكان فيه خبث اليهود وغشهم، وكان مظاهراً لأهل النفاق، فقال
زيد وهو في رحل عمارة بن حزم، وعمارة عند رسول الله -صلى
الله عليه وسلم -: محمد يزعم أنه نبي وهو يخبركم عن خبر
السماء وهو لا يدري أين ناقتة!! فقال رسول الله صلى الله عليه

وسلم وعمارۃ عنده: أن منافقا قال هذا محمد يزعم أنه نبي
ويخبركم بأمر السماء ولا يدري أين ناقتة، وإنى والله لا أعلم إلا
ما علمنى الله تعالى، وقد ذلنى الله عز وجل عليها، وهى فى
الوادى فى شعب كذا وكذا اأشار لهم اليه حبستها شجرة
بزمائها فانطلقوا حتى تاتونى فذهبوا فجاؤا بها قال محمد بن عمر -

رحمه الله تعالى - الذى جاء بها الحارث بن خزيمة الأشهلى

امام محمد بن اسحاق اور محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ تبوک تشریف
لے جا رہے تھے ایک جگہ پر قیام فرمایا تو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی مبارک قصواء کہیں چلی گئی جس کو
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھ رہے تھے حضرت عمارۃ بن حزم رضی اللہ عنہ جو بدری صحابی ہیں
اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ان کے خیمہ میں زید بن لصیت تھا جو پہلے یہودی تھا بعد میں
اس نے اسلام کو ظاہر کیا مگر تھا کافر اس کے اندر یہودیوں والی خباثت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی
اور دھوکہ دہی کا یہودیوں کی طرح ماہر تھا یہ زید اس وقت حضرت عمارہ کے خیمہ میں بیٹھا تھا ادھر
حضرت عمارہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی ابھی ایک
شخص نے یہ کہا ہے کہ محمد ﷺ باتیں آسمان کی کرتیں ہیں پتہ اپنی اونٹنی کا بھی نہیں رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا خدا کی قسم میں وہ جانتا ہوں جو مجھے میرا اللہ تعالیٰ بتاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بھی
بتایا ہے کہ میری اونٹنی کہاں ہے تم جاؤ ایک گھاٹی میں ایک درخت کے ساتھ اس کی مہار انک گئی تھی
تم جاؤ اس کو لے آؤ

محمد بن عمرو اقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت حارث بن خزیمہ رضی اللہ عنہ گئے

اور اس کو لے آئے

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۹

اس منافق کے ساتھ کیا ہوا؟

فرجع عمارۃ إلى رحله فقال: واللہ، العجب لشيء حدثنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم - أنفا عن مقالة قاتل أخبرها الله تعالى عنه، قال
كذا وكذا للذى قال زيد، فقال رجل ممن كان فى رحل عمارۃ - قال
محمد بن عمر: وهو عمرو بن حزم أخو عمارۃ - ولم يحضر رسول
الله صلى الله عليه وسلم - زيد - واللہ - قاتل هذه المقالة، قبل أن
تطلع علينا، فأقبل عمارۃ على زيد يجأ فى عنقه، ويقول: يا عباد الله،
إن فى رحلى لداھية وما أشعر، أخرج يا عدو الله من رحلى فلا
تصبحنى قال ابن إسحاق: زعم بعض الناس أن زيدا تاب بعد ذلك،
وقال بعض الناس: لم يزل متهما بشر حتى هلك.

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ سے اٹھ کر اپنے خیمہ
میں آیا تو اس وقت ان کے بھائی بھی خیمہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے
کہا ایک شخص اس طرح بات کی ہے تو ان کے بھائی فوراً بولے کہ یہ بات تو تیرے آنے سے
تھوڑا پہلے یہ زید کہہ رہا تھا بس یہی سننا تھا کہ حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ انتہائی غصہ کی حالت میں
کھڑے ہوئے اور اس کی گردن سے پکڑ کر اس کو کھینچا اور گھسیٹ کر باہر لے آئے اور زور سے پکار
کر کہا اے اللہ کے بندو مجھے تو پتہ ہی نہیں کہ میرے خیمہ میں ایک بہت بڑی مصیبت پڑی ہوئی تھی
پھر اس کو کہا نکل جا اے خدا کے دشمن اب تو کبھی بھی میرے ساتھ نہیں رہ سکتا امام ابن اسحاق
فرماتے ہیں کہ لوگوں کا گمان ہے کہ بعد میں اس نے توبہ کر لی تھی اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ اس
نے توبہ نہیں کی تھی یہ یوں ہی مر گیا

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۹

اس سے ثابت ہوا کہ تیس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے مگر کسی صحابی نے نہیں کہا کہ
رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم نہیں کہا تو صرف منافق نے کہا اس سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے

وسلم وعمارۃ عنده: أن منافقا قال هذا محمد يزعم أنه نبي
ويخبركم بأمر السماء ولا يدري أين ناقتة، وإنى والله لا أعلم إلا
ما علمنى الله تعالى، وقد دلى الله عز وجل عليها، وهى فى
الوادى فى شعب كذا وكذا اإشار لهم اليه حبستها شجرة
بزماتها فانطلقوا حتى تاتونى فذهبوا فجاؤا بها قال محمد بن عمر -

رحمه الله تعالى - الذى جاء بها الحارث بن خزيمۃ الأشهلۃ

امام محمد بن اسحاق اور محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ تبوک تشریف
لے جا رہے تھے ایک جگہ پر قیام فرمایا تو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی مبارک قصواء کہیں چلی گئی جس کو
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھ رہے تھے حضرت عمارۃ بن حزم رضی اللہ عنہ جو بدری صحابی ہیں
اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ان کے خیمہ میں زید بن لصیت تھا جو پہلے یہودی تھا بعد میں
اس نے اسلام کو طہر کیا مگر تھا کافر اس کے اندر یہودیوں والی خباثت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی
اور دھوکہ دہی کا یہودیوں کی طرح ماہر تھا یہ زید اس وقت حضرت عمارہ کے خیمہ میں بیٹھا تھا ادھر
حضرت عمارہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی ایک
شخص نے یہ کہا ہے کہ محمد ﷺ باتیں آسمان کی کرتیں ہیں پتہ اپنی اونٹنی کا بھی نہیں رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا خدا کی قسم میں وہ جانتا ہوں جو مجھے میرا اللہ تعالیٰ بتاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بھی
بتایا ہے کہ میری اونٹنی کہاں ہے تم جاؤ ایک گھاٹی میں ایک درخت کے ساتھ اس کی مہار اٹک گئی تھی
تم جاؤ اس کو لے آؤ

محمد بن عمر واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت حارث بن خزیمہ رضی اللہ عنہ گئے

اور اس کو لے آئے

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۳۹

اس منافق کے ساتھ کیا ہوا؟

فرجع عمارۃ إلى رحله فقال: واللہ، العجب لشیء حدثناہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم - آنفا عن مقالة قائل أخبرها اللہ تعالیٰ عنہ، قال
كذا وكذا للذى قال زید، فقال رجل ممن كان فى رحل عمارۃ - قال
محمد بن عمر: وهو عمرو بن حزم أخو عمارۃ - ولم يحضر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - زید - واللہ - قائل هذه المقالة، قبل أن
تطلع علينا، فأقبل عمارۃ على زید یجأ فی عنقه، ويقول: یا عباد اللہ،
إن فى رحلی لداھیة وما أشعر، أخرج یا عدو اللہ من رحلی فلا
تصحبنى قال ابن إسحاق: زعم بعض الناس أن زیدا تاب بعد ذلك،
وقال بعض الناس: لم یزل متهما بشر حتى هلك.

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ سے اٹھ کر اپنے خیمہ
میں آیا تو اس وقت ان کے بھائی بھی خیمہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے
کہا ایک شخص اس طرح بات کی ہے تو ان کے بھائی فوراً بولے کہ یہ بات تو تیرے آنے سے
تھوڑا پہلے یہ زید کہہ رہا تھا بس یہی سننا تھا کہ حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ انتہائی غصہ کی حالت میں
کھڑے ہوئے اور اس کی گردن سے پکڑ کر اس کو کھینچا اور گھسیٹ کر باہر لے آئے اور زور سے پکار
کر کہا اے اللہ کے بندو مجھے تو پتہ ہی نہیں کہ میرے خیمہ میں ایک بہت بڑی مصیبت پڑی ہوئی تھی
پھر اس کو کہا نکل جا اے خدا کے دشمن اب تو کبھی بھی میرے ساتھ نہیں رہ سکتا امام ابن اسحاق
فرماتے ہیں کہ لوگوں کا گمان ہے کہ بعد میں اس نے توبہ کر لی تھی اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ اس
نے توبہ نہیں کی تھی یہ یوں ہی مر گیا

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۳۹

اس سے ثابت ہوا کہ تیس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے مگر کسی صحابی نے نہیں کہا کہ
رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم نہیں کہا تو صرف منافق نے کہا اس سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے

علم غیب پر اعتراض کرنا مسلمان کا کام نہیں یہ مسجد ضرار کے نمازی ہی ایسا کر سکتے ہیں
پھر رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کے خلاف بات سن کر حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ کا اس
کو اپنے خیمہ سے نکالنا بھی ظاہر کرتا ہے کہ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کے خلاف بات
نہیں بات نہیں سنا کرتے تھے

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ جو رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کے
خلاف بولتا ہو تو اس کو دھکے مار کر اپنے سے دور کر دینا چاہیے

اب یہ بھی معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بے ادب کے ساتھ سختی کرنا یہ کوئی ظلم نہیں
اور اور اس کو ظلم کہنے والا خود بے دین ہے اور ان منافقوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا صحابہ کرام رضی
اللہ عنہم کی سنت ہے

رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کا مذاق اڑاتے تھے

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا
أَبُو الْجَوَيْرِيَّةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ قَوْمٌ
يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِهْزَاءً، فَيَقُولُ الرَّجُلُ:
مَنْ أَبِي؟ وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتَهُ: أَيْنَ نَاقَتِي؟ "فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ
هَذِهِ الْآيَةَ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ
تَسْأَلُكُمْ) (المائدة: 101): حَتَّى فَرَّغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا "

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک قوم ایسی تھی کہ رسول اللہ ﷺ
سے بطور مذاق سوالات کرتی تھی اور تمسخر اڑاتی تھی کبھی پوچھتے تھے کہ میرا باپ کون؟ تو کبھی سوال
کرتے کہ میری اونٹنی کہاں ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی

اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں اور اگر انہیں
اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی اللہ انہیں معاف فرما چکا ہے اور

صحیح البخاری جلد ۶ ص ۵۴

وہ لوگ کون تھے؟

علامہ مصطفیٰ البغا فرماتے ہیں

قوم أناس من المنافقين واليهود

حدیث میں جو کہا گیا ہے کہ ایک قوم تھی جو ایسا کرتی تھی وہ لوگ یہودی اور منافقین تھے
جو رسول اللہ ﷺ کے علم غیب پر اعتراض کیا کرتے تھے

صحیح البخاری جلد ۶ ص ۵۴

حضور صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

شان نزول: بعض لوگ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے بے فائدہ سوال کیا
کرتے تھے یہ خاطر مبارک پر گراں ہوتا تھا، ایک روز فرمایا کہ جو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرو
میں ہر بات کا جواب دوں گا، ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا انجام کیا ہے؟ فرمایا جہنم، دوسرے
نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے اس کے اصلی باپ کا نام بتا دیا جس کے نطفہ سے
وہ تھا کہ صداقہ ہے باوجودیکہ اس کی ماں کا شوہر اور تھا جس کا یہ شخص بیٹا کہلاتا تھا۔ اس پر یہ آیت
نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ایسی باتیں نہ پوچھو جو ظاہر کی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں۔ (تفسیر
احمدی) بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ
فرماتے ہوئے فرمایا جس کو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرے، عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو
کر دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا حذافہ پھر فرمایا اور پوچھو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے
اٹھ کر اقرار ایمان و رسالت کے ساتھ معذرت پیش کی۔ ابن شہاب کی روایت ہے کہ عبداللہ بن
حذافہ کی والدہ نے ان سے شکایت کی اور کہا کہ تو بہت نالائق بیٹا ہے تجھے کیا معلوم کہ زمانہ جاہلیت

کی عورتوں کا کیا حال تھا، خدا نخواستہ تیری ماں سے کوئی قصور ہوا ہوتا تو آج وہ کیسی رسوا ہوتی، اس پر عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ اگر حضور کسی حبشی غلام کو میرا باپ بنا دیتے تو میں یقین کے ساتھ مان لیتا۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ لوگ بطریق استہزاء اس قسم کے سوال کیا کرتے تھے، کوئی کہتا میرا باپ کون ہے، کوئی پوچھتا میری اوٹنی گم ہوگئی ہے وہ کہاں ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

تفسیر خزان العرفان سورۃ مائدہ آیہ نمبر ۱۰

مسجد ضرار کے نمازی کہتے کہ رسول اللہ ﷺ کو علم نہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أَكْثَرَ عَلَيْهِ غَضَبٌ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: أَبُوكَ خُذَافَةُ فَقَامَ آخِرُ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى غَمْرًا فِي وَجْهِهِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے سوالات کئے گئے جو رسول اللہ ﷺ کو ناپسند تھے جب زیادہ سوالات ہونے لگے تو رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے پھر جلال میں لوگوں سے فرمایا کہ پوچھو کیا پوچھتے ہو ایک شخص عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میرا والد کون ہے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے ایک اور شخص کھڑا ہوا اور عرض گزار ہوا کہ میرا والد کون ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا والد سالم جو کہ شیبہ کا آزاد کردہ ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا جلال ملاحظہ کیا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں

بخاری باب الغضب فی المواعظہ والتعلیم جلد ۳۰

اس جلال کی وجہ بھی مسجد ضرار کے نمازی تھے

امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

لأنه بلغه ان قومًا من المنافقين يسألون منه يعجزونه عن بعض

ما يسألونه فتغيظه وقال لا تسألوني عن شئ الا اخبركم به

کچھ منافقین کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوالات کئے اور کہا کہ محمد ﷺ ہمارے سوالوں کا جواب نہیں دے سکتے ان کی اس بات پر

رسول اللہ ﷺ سخت ناراض ہوئے اور منبر پر تشریف فرما ہو کر فرمایا پوچھو مجھ سے کیا پوچھتے ہو جو بھی تم سوال کرو گے میں اس کا جواب دوں گا

عمدة القاری جلد ۵ ص ۲۳

مسجد ضرار کے نمازیوں نے رسول اللہ ﷺ پر ربوبیت کے مدعی

ہونے الزام لگا دیا

قال البغوی کان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أطاعني

فقد أطاع الله ومن أجنبني فقد أحب الله فقال بعض المنافقين ما

يريد هذا الرجل الا ان نتخذه ربًا كما اتخذت النصراني عيسى

بن مريم فانزل الله تعالى.

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت

کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میرے ساتھ محبت کی اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ

محبت کی تو مسجد ضرار کے نمازی بولے کہ محمد ﷺ چاہتے ہیں کہ ہم ان کو رب مان لیں جیسا کہ

عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مان لیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ مبارک نازل ہوئی

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِظًا
جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے
تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا

تفسیر مظہری جلد ۲ ص ۱۵۹

اس سے ثابت ہوا کہ مسجد ضرار کے نمازی اپنے آپ کو پکا موحد جانتے تھے کہ ان
کو اطاعت میں بھی شرک نظر آنے لگا

مسجد ضرار کے نمازی نے کہا کیا ہم اب محمد ﷺ کو سجدہ کریں؟

ثم قال عز وجل: وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوُوا
رُؤُسَهُمْ يَعْنِي: عطفوا رؤوسهم رغبة عن الاستغفار وأعرضوا عنه.
وذلك أن عبد الله بن أبي ابن سلول قيل له: يا أبا الحباب قد
أنزل فيك آي: شداد، فاذهب إلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم يستغفر لك، فلو رأته ثم قال: أمرتموني أن أؤمن، فقد
أمنت. وأمرتموني أن أعطي زكاة مالي، فقد أعطيت. وما بقي إلا
أن أسجد لمحمد صلى الله عليه وسلم.

اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے
ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں

جب ابن ابی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جاسید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے درخواست کر، حضور تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں، تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم
نے کہا، ایمان لاتو میں ایمان لے آیا، تم نے کہا، زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی، اب یہی باقی رہ گیا
ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کروں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

تفسیر سمرقندی جلد ۲ ص ۲۵۱

صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

شان نزول: غزوہ یمین سے فارغ ہو کر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرچاہ
نزول فرمایا تو وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجیر حجاجہ غفاری اور ابن ابی
کے حلیف سنان بن دیرجہنی کے درمیان جنگ ہو گئی، حجاجہ نے مہاجرین کو اور سنان نے انصار کو پکار
ا، اس وقت ابن ابی منافق نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بہت گستاخانہ اور
بے ہودہ باتیں کہیں اور یہ کہا کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر ہم میں سے عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے
اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں، اب ان
پر کچھ خرچ نہ کرو تا کہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں، اس کی یہ ناشائستہ گفتگو سن کر زید بن ارقم کو کتاب
نہ رہی انہوں نے اس سے فرمایا کہ خدا کی قسم تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں بغض ڈالنے والا اور سید
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک پر معراج کا تاج ہے، حضرت رحمن نے انہیں عزت و
قوت دی ہے، ابن ابی کہنے لگا چپ میں تو ہنسی سے کہہ رہا تھا، زید بن ارقم نے یہ خبر حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچائی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن ابی کے قتل کی اجازت
چاہی، سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ لوگ کہیں گے کہ محمد (صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم) اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں، حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن ابی سے
دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہیں تھیں؟ وہ منکر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا، اس
کے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے، وہ عرض کرنے لگے کہ ابن ابی بوڑھا بڑا شخص ہے، یہ جو
کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے، زید بن ارقم کو شاید دھوکا ہوا اور بات یاد نہ رہی ہو، پھر جب اوپر کی
آیتیں نازل ہوئیں اور ابن ابی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جاسید عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے درخواست کر، حضور تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں، تو گردن پھیری اور کہنے
لگا کہ تم نے کہا، ایمان لاتو میں ایمان لے آیا، تم نے کہا، زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی، اب یہی
باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کروں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

تفسیر خزائن العرفان سورۃ منافقون آیہ نمبر ۵

رسول اللہ ﷺ کا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام و مرتبہ ہے مسجد ضرار کے نمازی اس کا انکار کرتے تھے

جب غزوہ تبوک میں پانی کی کمی وجہ سے پیاس نے شدت اختیار کی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ پانی نہیں ہے

فشكوا ذلك إلى رسول الله - صلى الله عليه وسلم - فقام فصلى ركعتين، ثم دعا فأرسل الله سبحانه وتعالى سحابة فأمطرت عليهم حتى استقوا منها، فقال رجل من الأنصار لآخر من قومه يتهم بالنفاق: ويحك قد ترى ما دعا رسول الله - صلى الله عليه وسلم - فأمطر الله علينا السماء، فقال:

إنما أمطرنا بئوء كذا وكذا، فأنزل الله تعالى: وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعة 82)

تو رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ایک بادل بھیجا جس سے بارش ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سیراب ہو گئے تو ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک منافق کو کہا دیکھا ہمارے نبی ﷺ کی شان کو تجھ پر افسوس ہے تو پھر بھی نہیں مانتا تو منافق کہنے لگا یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا سے نہیں ہوئی بارش بلکہ یہ تو فلاں فلاں ستارہ گزر رہا تھا اس وجہ سے ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی اور اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۳۸

مسجد ضرار کے نمازی رسول اللہ ﷺ کے اختیارات کا انکار کرتے

ذكر ابن إسحاق أن هذه القصة كانت بالحجر، وروى عن محمود بن لبيد عن رجال من قومه قال: كان رجل من المنافقين معروف نفاقه يسير مع رسول الله - صلى الله عليه وسلم - حيثما سار، فلما كان من أمر الحجر ما كان، ودعا رسول الله - صلى الله عليه وسلم - حين دعا فأرسل الله تعالى السحابة فأمطرت حتى ارتوى الناس، قالوا أقبلنا عليه نقول ويحك، هل بعد هذا شيء؟ قال: سحابة مارة

امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ مقام حجر میں رونما ہوا تھا محمود بن لبید اپنی قوم کے لوگوں سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص منافق مشہور تھا جو غزوہ تبوک میں ساتھ ساتھ چل رہا تھا جب مقام حجر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے بارش عطا فرمادی لوگ سارے سیراب ہو گئے تو ہم اس منافق کے پاس آئے تو ہم نے کہا افسوس ہے تم پر اب بھی کوئی چیز رہ گئی ہے نہ ماننے والی تو مسجد ضرار کا نمازی بولایہ تو ایک بادل گزر رہا تھا جو چند بوندیں پڑا گیا

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۳۸

اس سے ثابت ہوا کہ منافقین رسول اللہ ﷺ کی عظمت و شان کو نہ مانتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام و مرتبہ ہے اس کا انکار کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منافقوں کو ذلیل کیا کرتے تھے جیسے ہی بارش آئی تو صحابہ کرام جمع ہو کر اس منافق کے پاس گئے اور اس کو کہا کہ افسوس ہے تم پر تم رسول اللہ ﷺ کی شان کو نہیں مانتے خدا کا خوف کرو رسول اللہ ﷺ کی عظمت و شان کو تسلیم کر لو

مسجد ضرار کے نمازی یہود و نصاریٰ کی بولی بولتے تھے

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، أَوْ عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اجْتَمَعَتْ

نَصَارَى نَجْرَانَ، وَأَحْبَارُ يَهُودَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَنَازَعُوا عِنْدَهُ، فَقَالَتِ الْأَحْبَارُ: مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا يَهُودِيًّا، وَقَالَتِ
النَّصَارَى: مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا نَصْرَانِيًّا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ: يَا
أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ، وَمَا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ
إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ إِلَى قَوْلِهِ: وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ الْقُرْطُبِيُّ
حِينَ اجْتَمَعَ عِنْدَهُ النَّصَارَى وَالْأَحْبَارُ فَقَدَّاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ أَتَرِيدُ مِنَّا يَا مُحَمَّدٌ أَنْ نَعْبُدَكَ كَمَا
تَعْبُدُ النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ
نَصْرَانِيٌّ، يُقَالُ لَهُ الرَّبِّيُّسُ: وَذَلِكَ تَرِيدُ يَا مُحَمَّدٌ، وَإِلَيْهِ تَدْعُو؟ أَوْ
كَمَا قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أُعْبَدَ
غَيْرَ اللَّهِ أَوْ أُأْمَرَ بِعِبَادَةِ غَيْرِهِ، مَا بِذَلِكَ بَعْثَنِي وَلَا أَمَرَنِي، فَأَنْزَلَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِمَا: مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ
الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ
اللَّهِ، وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ
تَدْرُسُونَ، وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُمْ
بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نجران کے عیسائی جب رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو یہود و نصاریٰ نے لڑائی شروع کر دی عیسائی کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذہب پر تھے اور یہودی کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذہب پر تھے اور تمام لوگوں کی نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قریب یہودی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی اے اہل کتاب تم حضرت ابراہیم کے بارے میں

کیوں جھگڑتے ہو تو راہ اونجیل تو حضرت ابراہیم کے بعد نازل ہوئی ہیں تو حضرت ابراہیم ان کے پیروکار کیسے ہو سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو دین حق کی دعوت دی تو ابورافع قرظی بولا اے محمد آپ یہی چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کی عبادت کی تھی اہل نجران کا ایک آدمی بولا جس کا نام تھاریس کہنے لگا اے محمد ﷺ کیا آپ یہی چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں جس طرح یہودیوں نے حضرت عزیر کی عبادت کی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نعوذ باللہ میں تو خود غیر اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور نہ کسی کو اس کی دعوت دیتا ہوں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا ہے اور نہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ
كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ
الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ

کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم و پیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو

وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ
إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرا لو کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو گئے

دلائل النبوة للبيهقي جلد ۵ ص ۳۸۴

اس سے ثابت ہوا کہ شروع سے مشرکین اہل اسلام پر شرک کا الزام لگاتے آئے ہیں حالانکہ یہودی حضرت عزیز علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہہ کر مشرک ہوئے اور عیسائی حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہہ کر مشرک ہوئے اور مدینہ کے منافقین اور مسجد ضرار کے نمازی چھپے مشرک تھے یہی اہل اسلام پر شرک کا الزام لگاتے رہے اور آج بھی داعش والے جو عیسائیوں کی پیروار ہیں جس کا اعتراف خود عیسائیوں کو بھی ہے وہ بھی اب اہل اسلام کو مشرک کہہ کر قتل کر رہے ہیں اور مزارت میں آرام فرما بزرگوں کو بھی تکلیف دینے سے باز نہیں آتے۔

منافقین کو مسجد نبوی سے کیسے نکالا گیا؟

منافقین نے کس موقع پر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو تکلیف دینے میں کی کی ہے اور کتنی بار رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا ہے اور کتنی بار رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مذاق اڑایا ہے اور ان کے ساتھ جو ہوا اور جس طرح ان کو مسجد سے نکالا گیا گھسیٹ گھسیٹ کر اور ان کی داڑھیوں کو کھینچ کھینچ کر وہ اس کے مستحق تھے اس باب میں ہم منافقین کو مسجد شریف سے نکالنے کا منظر بیان کرتے ہیں تاکہ پتہ چلے کہ ان کی بدخلقیوں پر صبر کرنا خلق عظیم ہے تو منافقین کو ان کے عمل کی سزا دینا بھی خلق عظیم ہی کا حصہ ہے

منافقین کو کیوں نکالا گیا؟

وكانوا هؤلاء المنافقون يحضرون المسجد فيستمعون احاديث المسلمين ويسخرون ويستهزئون بدينهم
منافقین رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی باتیں سن کر ان کا مذاق بناتے اور دین کا استہزاء کرتے تھے

سیرۃ ابن ہشام جلد ۲ ص ۲۲۲

ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹ کر باہر نکال دیا

فقام ابوایوب، خالد بن زید الی عمر و بن قیس احد من غنم بن

مالک بن نجار کان صاحب آلتهم فی الجاهلیة فاخذ برجله
فسبحه حتی اخرجه من المسجد وهو یقول اتخر جنی یا ابا ایوب
من مرید بنی ثعلبه

حضرت ابویوب اور خالد رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور عمرو بن قیس کو ٹانگوں سے پکڑ کر
گھسیٹتے ہوئے مسجد سے باہر پھینک دیا اور وہ کہہ رہا تھا کہ یا اے ابویوب کیا تم مجھ کو بنی ثعلبہ کے
اونٹوں کے باڑے سے نکال رہے ہو؟

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۲

منافق کو چادر سے پکڑ کے گھسیٹا اور منہ پر تھپڑ مارا

ثم قام ابو ایوب الی رافع بن ودیعہ احد من بنی نجار قلبه برداءه ثم
نثره نثر اشدیدا ولطم وجهه ثم اخرجه من المسجد و ابو ایوب یقول له
اف لك منافقا خبیثا اذ راجک یا منافق من مسجد رسول الله ﷺ
پھر حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے رافع بن ودیعہ کے گلے میں چادر ڈال کر خوب
بھینچا اور اس کے منہ پر تھپڑ مارا اور مسجد سے نکال دیا اور ساتھ فرما رہے تھے اے خبیث منافق تجھ
پر افسوس ہے نکل جا رسول اللہ ﷺ کی مسجد سے

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۲

داڑھی سے کھینچ کر باہر نکال دیا

وقام عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ الی زید بن عمرو وکان طویل
اللیة فاخذ بلحیته فقاد بها عنیفا حتی اخرجه من المسجد ثم
جمع یدیه فلدمه بهما فی صدره لدمة خر منها قال یقول خدشتی
یا عمارہ قال ابعدک اللہ یا منافق فما اعد اللہ لك من العذاب
فلا تقربن مسجد رسول الله ﷺ

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے زید بن عمرو کی طرف اسکی داڑھی لمبی تھی اس کی
داڑھی کو پکڑ لیا اور اس کو کھینچتے ہوئے باہر لائے پھر دونوں ہاتھوں کو جمع کر کے اس کے سینہ پر زور
سے مکا مارا تو وہ نیچے جا کر اتو اس نے کہا کہ اے عمارہ تم نے مجھ کو بہت تکلیف دی ہے آپ نے
فرمایا خدا تجھے دفع کرے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے وہ اس سے بھی سخت ہے
آج کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے قریب نہ آنا

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۲

سر کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا اور نکال دیا

وقام ابو محمد ، رجل من بنی نجار کان بدریا و ابو محمد مسعود
بن اوس بن زید بن اصرم الی قیس بن عمرو بن سہل وکان قیس
غلاما شابا وکان لا یعلم فی المنافقین شاب غیرہ ، فجعل یدفع فی
قفاه حتی اخرجه من المسجد
حضرت ابو محمد جو کہ بدری صحابی ہیں اور ایک ابو محمد مسعود یہ دونوں کھڑے ہوئے قیس بن
عمرو کی طرف اس کی گدی میں لے مارا کہ مسجد سے باہر نکال دیا اور منافقین میں یہی جوان تھا
سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۲

توپلید ہے

اذ اسمع عبد الله بن حارث حين امر رسول الله ﷺ باخراج
المنافقين من المسجد قام الی رجل یقال له حارث وکان ذا جمعة
فاخذ بجمته فسبحه سبحا عنیفا علی مامر به من الارض حتی
اخرجه من المسجد قال: یقول المنافق: لقد اغلظت یا بن
الحارث فقال له: انک اهل لذلك: ای عدو الله لما انزل الله
فیک فلا تقربن مسجد رسول الله ﷺ فانک نجس

جب عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے منافقوں کو مسجد سے نکلنے کا حکم دیا ہے وہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک منافق جس کا نام حارث تھا اسکے سر کے بال بڑے بڑے تھے ان سے پکڑ لیا اور گھیٹے ہوئے مسجد سے باہر لائے تو منافق کہنے لگا کہ تم نے مجھے ذلیل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تو اس کا اہل ہے کیونکہ تو منافق ہے اور اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے میں قرآن نازل فرمادیا ہے آج کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے قریب نہ آنا کیونکہ تو پلید ہے (سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۲)

اپنے بھائی کو نکال دیا

وقام رجل من بنی عمر و بن عوف الی اخیه زوی بن حارث
فاخرجہ من المسجد اخر اجاعنیفا وقال : غلب علیک الشیطان
ایک صحابی نے اپنے بھائی کو پکڑ کر نہایت ذلت کے ساتھ باہر نکال دیا اور کہا کہ تیرے
اوپر افسوس ہے کہ تجھ پر شیطان غالب آ گیا ہے

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۲

مسجد ضرار کے نمازیوں کے گھر آگ لگا دی گئی

وروی ابن ہشام - رحمہ اللہ تعالیٰ - عن عبد اللہ بن حارثۃ - رضی
اللہ تعالیٰ عنہ - قال : بلغ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - ان ناسا
من المنافقین یجتمعون فی بیت سویلم الیہودی یبیطون الناس
عن رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - فی غزوۃ تبوک ، فبعث
إلہم رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - طلحۃ بن عبید اللہ - رضی
اللہ عنہ - فی نفر من أصحابہ ، وأمرہ أن یحرق علیہم بیت سویلم
الیہودی ففعل طلحۃ ، واقتحم الضحاک بن خلیفۃ من ظہر
البیت فانکسرت رجلہ واقتحم أصحابہ فأفلتوا .

عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی گئی کہ سویلم یہودی
کے گھر منافقین جمع ہو کر مسلمانوں کو غزوہ تبوک میں شرکت سے منع کر رہے ہیں تو رسول اللہ ﷺ
نے حضرت طلحہ کو ایک پوری جماعت کے ساتھ روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ جا کر ان کے گھر کو آگ
لگا دیں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے آگ لگا دی ضحاک بن خلیفہ گھر کے پچھواڑے سے بھاگنے لگا تو
گر کر اتوا اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور اس کے سارے ساتھی بھاگ گئے

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۳۷

مسجد ضرار کے نمازی مسجد میں اور مسجد کو آگ لگوادی گئی

البغوی : وعامر بن السکن و وحشی قاتل حمزۃ ، زاد الذہبی فی
التجرید : سوید بن عباس الأنصاری - فقال : انطلقوا إلی هذا
المسجد الظالم أہلہ فہدموہ و حرقوہ فخرجوا مسرعین حتی أتوا
بنی سالم بن عوف ، فقال مالک لرفیقہ : أنظرائی حتی أخرج
إیکما ، فدخل إلی أہلہ وأخذ سعفا من النخیل فأشعل فیہ نارا ، ثم
خرجوا یشتدون حتی أتوا المسجد بین المغرب والعشاء ، وفیہ
أہلہ و حرقوہ و ہدموہ حتی وضعوہ بالأرض وتفرق عنہ أصحابہ

جب منافقین نے مسجد بنائی تو رسول اللہ ﷺ کو اس میں نماز ادا کرنے کا کہا تو اللہ تعالیٰ
نے منع فرمادیا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام گئے جب وہاں پہنچے تو حضرت مالک رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ تم یہاں رکو میں آتا ہوں وہ گھر سے کھجور کی ٹہنی کو آگ لگا کر آئے جب مسجد پہنچے تو عصر
و مغرب کے درمیان کا وقت تھا اس کو آگ لگا دی اور گرا کر زمین کے ساتھ ملا دیا اور مسجد ضرار کے
نمازی سارے بھاگ گئے

سبل الہدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۷۲

منافقین کو کیسے نکالا

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ سُفْيَانُ: أَرَاهُ عِيَاضَ بْنَ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ بْنُ حَمْدَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عِيَاضَ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ مِنْكُمْ، أَوْ فِيكُمْ مُنَافِقِينَ، فَمَنْ سَمِعْتُ فَلْيَقُمْ، فَقَالَ: فَمَنْ يَأْ فُلَانٌ، ثُمَّ قَالَ: فَمَنْ يَأْ فُلَانٌ، ثُمَّ قَالَ: فَمَنْ يَأْ فُلَانٌ، حَتَّى عَدَّ سِتَّةَ وَثَلَاثِينَ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ مِنْكُمْ، أَوْ فِيكُمْ، فَسَلُّوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ، قَالَ: فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ جُلٍ مُتَقَنِّعٌ، وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ مَعْرِفَةٌ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: بُعْدًا لَكُمْ سَائِرُ الْيَوْمِ."

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا اور جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا ذکر کیا پھر فرمایا کہ تم میں سے یا تم میں منافقین ہیں جس جس کا میں نام لوں وہ یہاں سے اٹھ کر نکل جائے پھر رسول اللہ ﷺ نے نام لینا شروع کئے تو چھتیس لوگوں کے نام لئے پھر فرمایا کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنا منہ چھپائے جا رہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس کے ساتھ جان پہچان تھی حضرت عمر نے سوال کیا کہ کیا ہوا تم کو؟ تو اس نے سارا واقعہ سنایا جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دفعہ دور آج کے بعد ادھر نہ آنا۔

صفحة التفاف ولعت المنافقين لابی نعیم ص ۱۹۰

مسجد میں خوشیاں

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ حَيَّانٍ فِي قَوَائِدِهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عِيَاضٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: صَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْبَرِ، وَقَدْ عَصَبَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، فَقَالَ: "إِنَّ مِنْكُمْ مُنَافِقِينَ، فَمَنْ سَمِعْنَاهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُخْرِجْ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ، فَمَنْ فَاخْرُجْ. فَيَقُومُ الرَّجُلُ فَيُقْنَعُ رَأْسُهُ حَتَّى يَخْرُجَ، حَتَّى سَمَى سِتَّةَ وَثَلَاثِينَ رَجُلًا، كَانَ فِيهِمْ صَدِيقٌ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَخَرَجَ فَلَقِيَهُ عُمَرُ مُقْنَعٌ رَأْسَهُ، فَأَخْبَرَ عُمَرَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَعَلَّكَ مِنْهُمْ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ عُمَرُ: بُعْدًا مِنْكَ سَائِرُ الْيَوْمِ. ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبَرِ، فَقَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، أَرْضَ عَنَّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ"

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن خطبہ کے لئے منبر پر تشریف فرما ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر فرمایا کہ بے شک تم میں کچھ لوگ منافقین ہیں ہم جس جس کا نام لیتے جائیں وہ کھڑا ہو کر نکلتا جائے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمانا شروع کیا کہ کھڑا ہواے فلاں تو بھی منافق ہے اور نکل جا ایک شخص ٹھٹھا مارے نکلا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملا تو اس نے سارا قصہ سنایا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا لگتا ہے کہ تو بھی منافق ہے؟ تو اس نے کہا کہ ہاں میں بھی منافق ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً فرمایا جادفع ہو جا آج کے بعد میرے قریب نہ

غزوہ تبوک!

222

آنا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ابھی منبر پر ہی تشریف فرما تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اللہ تعالیٰ رب اور اسلام کے دین اور آپ کے نبی ہونے پر راضی ہیں آپ ہم سے راضی ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو خوش فرمادے
صفۃ النفاق ونعت المنافقین لابی نعیم ص ۱۹۰

کنز الایمان

بخاری

مسلم

ابن ماجہ

سنن نسائی

ابوداؤد

سنن ترمذی

مسند امام احمد بن حنبل

مصنف ابن ابی شیبہ

المستدرک للحاکم

دلائل النبوة لابی نعیم

ماخذ و مراجع

تفسیر روح البیان

تفسیر مظہری

تفسیر ابن عطیہ

تفسیر شعر اوئی

تفسیر درمنثور

تفسیر طبری

تفسیر روح المعانی

جامع الاثر فی مولد النبی المختار

تفسیر بغوی

تفسیر قرطبی

تفسیر نعیمی

دلائل النبوة للبيهقي

سبل الهدى والرشاد

تاريخ الخميس

ضياء النبی

سيرت سيد الوری

کتاب المغازی

المغازی

ميزان الاعتدال

تهذيب التهذيب

خاندان مصطفی صلی الله علیه و آله

طبقات ابن سعد

سيرت حلبیه

وفاء الوفاء

الکامل فی التاریخ

تاریخ الامم

تاریخ ابن خلکان

تاریخ الخلفاء

تاریخ بغداد

عمدة القاری

نعمۃ الباری

تفسير خزائن العرفان

البدایه والنہایه

الفهرس

سيرت ابن هشام

الروض الالنف

الاصابة فی تميز الصحابه

اسد الغابه

مجموع الفتاوى

تاریخ الکبیر المعروف بتاريخ دمشق

سير اعلام النبلاء

زاد المعاد

السيرة النبوية

استيعاب

مختصر سيرة الرسول صلی الله علیه و آله

المدخل لا ابن الحاج

تاریخ ابن خلدون

سنن دارى

موطا امام مالک

کتاب السیر والمغازی

کتاب الاثار ابی یوسف

عَلَّمَہ مَوْلَاہَا حَافِظ ضیاء احمد قادری رضوی کی دیگر کتب

وعظ کرنے والی انگوٹھیاں

اسلام اور عورت

اسلام اور کھیل

تاریخ اہل سنت

کس دور کا مسلمان ترقی یافتہ ماضی یا حال کا ---

کیا میلاد اور کرسمس ایک ہیں؟

فرانسیسی خناسوں کا اصلی چہرہ اور اہل اسلام کے نام اہم پیغام

قلم کا ادب

میلاد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

میلاد سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

میلاد سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

اعلیٰ حضرت اور سائنس

مسجد ضرار اور اس کے نمازی

اللہ کے نام پر اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرو

اسلامی معیشت

طلع البدر علینا

اعلیٰ حضرت کے پسندیدہ واقعات

قربانی کے فضائل و مسائل

اپنے ایمان کی فکر کیجئے

منافقین اور ان کی صفات

عظمت حبیب الرحمن من تفسیر روح البیان

صلوٰۃ علی الخیب صلی اللہ علیہ وسلم

اذان حجاز